سہ ماہی کثیر لسانی رسالہ

وراثت

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز

وراثت

جلد:3
شمارہ:4

Volume:3....No:4

VIRASAT

Designed by:Gurmeet Singh

Printed at Government Press Srinagar

VIRASAT

Quarterly Journal of Ethnic Literature

Volume:3....No:4

Editorial Staff
Mufti Shafiq-ur-Rahman
Dr. Abid Ahmad Bhat
Dr. Syed Iftikhar Ahmad
Dr. Shabnum Rafiq
Asmat Aziz

Jammu & Kashmir Academy of Art, Culture & Languages, Srinagar

سہ ماہی کثیر لسانی رسالہ

وراثت

جلد:3............شمارہ:4
(اکتوبر تا دسمبر 2024ء)

نگران

ہروِیندر کور

مجلسِ ادارت

مفتی شفیق الرحمٰن ...... اُردو
ڈاکٹر عابد احمد ...... انگریزی
ڈاکٹر سید افتخار احمد ...... کشمیری
ڈاکٹر شبنم رفیق ...... کشمیری
عصمت عزیز ...... اردو

ٹرانسلیشن ریسرچ سینٹر، کشمیر
جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

ناشر: سیکریٹری، جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز

کمپیوٹر کمپوزنگ : گورمیت سنگھ

سرورق : گورمیت سنگھ

تعداد : 100

مطبع : گورنمنٹ پریس سرینگر

قیمت :

''وراثت'' میں شائع ہونے والے مضامین میں ظاہر کی گئی آراء سے اکیڈیمی کا کُلیاً یا جُزیاً متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

خط و کتابت کا پتہ

مفتی شفیق الرحمٰن خان

انچارج آفیسر ٹرانسلیشن ریسرچ سینٹر۔

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز لال منڈی سرینگر

موبائیل نمبر:9906842887

email: syediftikharacademy@gmail.com

پیش لفظ

وراثت کا ایک اور شمارہ اپنے قارئین کی نذر کرتے ہوئے ہمیں بے انتہاء مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ اس شمارہ کے ساتھ ہی اس رسالے نے اپنے سفر کے تین سال مکمل کئے ہیں۔ جوں جوں اس رسالے میں چھپنے والے مضامین کی نوعیت سے ہمارے قلمکار حضرات واقف ہونے لگے ہیں۔ ہمارے پاس اردو، کشمیری اور انگریزی کے مضامین وافر مقدار میں آرہے ہیں۔ ان مضامین کی جانچ پڑتال کے بعد تحقیقی اور ترجمہ شدہ مضامین کو فوقیت دے کر وراثت شمارے کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے تازہ شمارہ پیش کرتے ہوئے ہمیں خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

زیرِ نظر شمارے کے اردو حصّے میں ملک حیدر چاڈورہ کی تاریخِ کشمیر کے فارسی سے اردو میں ترجمے کی مسلسل دسویں قسط شاملِ اشاعت ہے۔ علاوہ ازیں سلطان العارفین حضرت شیخ حمزہ مخدومؒ کی حیات و کارناموں پر سلسلہ وار مضمون اور دیگر مضامین و مقالات بھی شمارے کی زینت کو دوبالا کر رہے ہیں۔ تحقیقی کاموں کو وسعت دینے کے لئے گمنام شاعروں کو منظرِ عام پر لانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

اس شمارے کے کشمیری حصہ میں مسلسل غیر کشمیری زبانوں کے شہکار ادب پاروں کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرا کے کشمیری زبان کے ادبی خزانے کو زیادہ

سے زیادہ مالا مال کرنے کی کوشش جاری ہے۔اس شمارے کی خاص بات یہ ہے کہ بنگالی ناول دیوداس کے سلسلہ وار ترجمے کی دوسری قسط کے علاوہ تلگو اور اردو کے چند افسانوں کا کشمیری ترجمہ بھی شامل ہے۔کشمیری ثقافت اور تواریخ کے حوالے سے بھی کئی مضامین بھی حاضرِ خدمت ہیں۔جن کے ذریعے کئی نئی باتیں پہلی بار سامنے آئی ہیں۔

اس شمارے کے انگریزی گوشہ میں کشمیری زبان،ادب،تواریخ اور قدرتی ثقافتی ورثہ کے متعلق کارآمد مضامین شامل کر کے کشمیر کی رنگارنگ وراثت کو آفاقیت بخشنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اُمید کرتے ہیں کہ یہ شمارہ آپ کی علمیت اور جانکاری کے لئے بارآور ثابت ہوگا۔ہم آگے بھی آپ کے مضامین کے ساتھ ساتھ آپ کی آراء کے منتظر رہیں گے۔

مفتی شفیق الرحمٰن
انچارج آفیسر،ٹرانسلیشن ریسرچ سنیٹر کشمیر

فہرست

نمبر شمار	موضوع	مضمون نگار/مترجم	صفحہ نمبر
1	مولانا آزادؔ اور علامہ اقبال کے مشترکہ فکری رویئے	طارق مسعودی	6
2	میر سید حسین بخاری واصفؔ......ایک گمنام شاعر	سید سعد الدین سعدی	22
3	سلطان العارفینؒ......حیات اور کارنامے (قسط:۵)	محمد عبداللہ بٹ	39
4	سید غلام رسول غیور...... ندرتِ اُسلوب کا گنجِ شائیگان	شبیر احمد شبیر	52
5	تاریخ کشمیر از ملک حیدر چاڈورہ	ترجمہ کار مفتی شفیق الرحمٰن	60

طارق مسعودی

مولانا آزادؔ اور علامہ اقبال کے مشترکہ فکری رویئے

(قسط:۱)

تا تو بیدار شوی نالہ کشیدہ ورہ
عشق کاریست کہ بے آہ وفغان نیز کنند

یہ ثابت شدہ بات ہے کہ بیسویں صدی کے نصفِ اول میں متحّدہ ہندوستان نے دو نابغۂ روزگار صاحبانِ فہم وذکا پیدا کیے۔یعنی مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال۔دونوں متین وفطین عظمت نفس سے معمور عاشقانِ حیات تھے۔قابلِ رشک انفرادی حیثیت، شناخت اور تعارف کے مالک۔بلند پایہ فراست اور جوہرِ ادارک کی نعمت سے سرفراز، تفکّر وتدبرِّ حیات کی سرمایہ داری نے ان دونوں جیّد مدبرّین کو انفس و آفاق کے مسائل ومضمرات کا شناسا اور شناور بنادیا تھا۔علوم وفنون میں یہ دونوں بلند و بالا شخصیات جہاں قامتِ سروشمشاد کی یاد دلاتے ہیں وہیں ان کی فکر ونظر کی بالیدگی نیز حسنِ فراست کی یکتائی کے سب قائل اور معترف ہیں۔تغیرّ وتعمیرِ فکر کے ان بے مثال د اعیان نے جس مثالی انداز وآہنگ کو متعارف کیا، اس کا اعتراف مسلم وغیر مسلم اربابِ علم ودانش اور قدآور اہلِ سیاست نے نہایت احترام اور فراخ دلی کے ساتھ کیا ہے۔

جہاں مولانا آزاد اپنی جلالتِ علم اور کمالات تکلّم کے نتیجے میں ''ابوالکلام''، ''امام الہند'' وغیرہ جیسے باوقار علمی مکالمات سے جانے اور پہچانے گئے وہیں علاّمہ اقبال ایک عظیم تخلیق کار اور ممتاز فلسفی و مفکّر کے تناظر میں ''شاعرِ مشرق''، ''حکیم الامّت'' وغیرہ جیسے عظیم القاب سے سرفراز ہوئے۔ اردو زبان و ادب کی تاریخ میں ان دو شخصیات نے اپنے منفرد تخیّلات اور پر شکوہ زورِ قلم کے انمٹ نقوش چھوڑے۔ ادبی اور ادبیانہ وضع داری، طرح داری، معنیٰ آفرینی اور نقد و نظر کی ایسی جداگانہ روایت قائم کی۔ جس سے نہ صرف بڑے بڑوں نے خوشہ چینی کی بلکہ ان کے جدّت اسلوب و آہنگ کے معترف رہے۔

سجاد انصاری نے ان دو بلند قامت مفکّرین، لسانی تاجداروں اور زبان و بیان کے مجتہدین کے بارے میں درست ہی کہا ہے:

''اگر قرآن اردو میں نازل ہوتا تو اس کے لئے ابوالکلام کی نثر یا اقبال کی نظم منتخب کی جاتی''۔

مولانا عبدالماجد دریابادی ابوالکلام کے بے مثل طرزِ تحریر کا تجزیہ اس طرح کرتے ہیں:

''مولانا آزاد اپنے طرزِ انشاء کے جس طرح موجد ہیں اسی طرح اس کے خاتم، تقلیدی کوشش بہتوں نے کی۔ پیروانِ غالبؔ کی طرح سب ناکام رہے۔ اقبال کے جداگانہ مقام و مرتبہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''اقبال فلسفی اور شاعر، سو درویشوں کا ایک درویش''۔

ظاہر ہے کہ دونوں شخصیات کو یہ خوشگوار اختصاص حاصل ہے کہ برّصغیر کے بہت سے نامی گرامی سیاسی قائدین، علمائے دین، دانشوران اور ادباء ان کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کے یکسان قائل تھے۔ ان میں مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، علاّمہ انور شاہ صاحب، سروجنی نائڈو، ڈاکٹر ذاکر حسین، سیّد سلیمان ندوی، خواجہ حسن نظامی ،علاّمہ نیاز فتح پوری، عبدالماجد دریا باری، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، پروفیسر آل احمد سرور، آغا شورش کاشمیری، مولانا عبدالمجید سالک، مولانا غلام رسول مہر، خواجہ غلام السیّدین، سرتیج بہادر سپرو، علی سردار جعفری، پروفیسر جگن ناتھ آزاد، صحافی خشونت سنگھ و دیگر ممتاز و معروف شخصیات شامل ہیں۔

مولانا آزاد اور علامہ اقبال ایک جیسے ماحول کے پروردہ تھے۔ ہندوستان کی سیاسی، سماجی اور معاشی حالتِ زار کی عمومی اور مسلمانوں کے خصوصی جملہ مسائل و معاملات نے دونوں حدی خوانوں کو تادمِ آخر بے چین اور مضطرب رکھا۔ دونوں کی تعمیر و تشکیلِ فکر میں دینِ اسلام کو بنیادی اور کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہندوستانی فلسفہ وتمدّن، مغربی فلسفہ وجدید سائنس نیز یونانی فلسفہ وادبیات بھی ان کے فکری مآخذ رہے ہیں۔ دونوں اکابرین کے خیالات وافکار کا رنگ و آہنگ اگر چہ جداگانہ ہے لیکن معاملاتِ زندگی کی تفہیم وتعبیر کا غیر معمولی ادارک رکھتے تھے۔

علامہ اقبال ۱۹۳۸۔۱۸۷۷) عمر میں ابوالکلام آزاد (۱۹۵۸۔۱۸۸۸) سے دس سال بڑے تھے۔ البتہ دونوں نے بیسویں صدی کی پہلی دہائی میں سنگ سنگ خاصی مقبولیت حاصل کی۔ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے جلسوں میں اقبال عوامی توجہّ

کے خاص مرکز ہوئے تھے۔ آزاد کلکتہ میں اپنی فصیح و بلیغ تحریروں کی وجہ سے صغرِ سنی میں ہی عوامی نیز علمی حلقوں میں مولانا کہلانے لگے۔ یہاں تک کہ مولانا الطاف حسین حالی ورطۂ حیرت میں پڑ گئے۔ آزاد ۱۹۰۴ اور ۱۹۰۶ میں لاہور میں منعقدہ انجمن حمایت الاسلام کے سالانہ جلسوں میں شامل ہوئے اور مقرّرہ موضوعات پر یادگار خطابات پیش کیے۔

اقبال الہلال کی تحریروں سے متأثر تھے۔ بقولِ مولانا غلام رسول مہر علامہ نہ صرف خود اس اخبار کے خریدار بنے بلکہ دس اور دیگر خریدار تیار کروا کے دیئے۔ اقبال کی ایک مشہور نظم ''فاطمہ بنت عبداللہ'' الہلال کے مطالعہ کی دین تھی۔ طرابلس کی جنگ میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی یہ گیارہ سالہ بچی مرتبۂ شہادت کو پہنچی تھی۔ مولانا نے اس معرکے کی ساری تفصیل اس معصوم شہیدہ کی رنگین تصویر کے ساتھ الہلال میں شائع کی تھی۔

الہلال پر انگریزوں کی جانب سے پابندی لگانے کے بعد جب ابوالکلام نے البلاغ جاری کیا تو اس کے اوّلین شمارے کے سرورق پر علاّمہ اقبال کی ایک اور نظم شائع کی گئی تھی۔ جس میں عرفی کا یہ شعر بھی شامل تھا:

نوا را تلخ تر ، می زن چو ذوق نغمہ کم یابی
حدی را تیزی خواں چو محمل راہ گراں بینی

جیسا کہ تذکرہ پہلے ہو چکا ہے کہ دونوں باوقار مفکّرین کے اظہار کا اندازہ اگر چہ منفرد زبان و بیان سے مملو تھا لیکن مسائل و مشکلات کا گہرا اور جامع ادراک رکھتے

تھے۔مولانا آزاد ہندوستان کے مجموعی حالات کے پس منظر اور پیش منظر کے نتیجے میں متحدہ قومیت اور کثرت میں وحدت پر نہ صرف یقین رکھتے تھے بلکہ اس کے نمایاں ترجمان بھی تھے۔ جب کہ علاّمہ اقبال ہندوستان میں مسلم قومیت کے حامی۔آپ اورنگ زیب عالم گیر کو ہندوستان میں مسلم قومیت کے اوّلین علمبردار سمجھتے تھے۔لیکن ترانہ ہندی ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا'' سے لے کر ترانۂ ملی ''چین و عرب ہمارا، ہندوستان ہمارا، تک جیسی مقبولِ عام نظموں میں سارا اور پورا ہندوستان کسی ابہام کے بغیر علاّمہ مرحوم کی توجہّ کا مرکز اور محور رہا ہے۔مسئلۂ قومیت پر اس بحث طلب مسئلے سے قطعِ نظر دونوں معتبرینِ ملت کے بعض اکثر بلکہ اگر کہا جائے بیشتر خیالات میں ایک عالمانہ اور دانشورانہ ہم آہنگی اور یکسانیت پائی جاتی ہے۔

ابوالکلام آزاد اور علامہ اقبال دونوں کا گھریلو پس منظر مذہبی اور صوفیانہ تھا۔ مولانا کے والد مولانا خیر الدین ممتاز عالمِ دین اور زمانے کے مشہور صوفی ، ہزارہا عقیدت مندوں کے پیرومرشد۔علاّمہ کے والد شیخ نور محمّد ایک شریف، سادہ نفس اور صوفی منش انسان تھے۔دونوں گھرانے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے۔

آزاد کے بڑے بھائی غلام یاسین آہ جن کا پچیس (25) سال کی عمر میں انتقال ہوا تھا ایک شاعر، ادیب اور کہنہ مشق مترجم تھے۔ان میں پیران پیر حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی سوانحِ حیات سے متعلق امام حجر عسقلانیؒ کی تصنیف ''غبطة الناظر'' کا ترجمہ بھی شامل ہے۔اقبال کے بڑے بھائی عطامحمّد پیشے سے انجنیئر تھے۔علاّمہ کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت میں ان کا خاصا کردار رہا ہے۔بلوچستان میں

دورانِ ملازمت، عطا محمّد کو ایک فرضی فوجداری مقدّمے میں ملوث کیا گیا۔ علاّمہ تشویش میں مبتلا ہوئے۔ قانونی چارہ جوئی کے علاوہ وہ ایک نظم "برگِ گل" لکھ کر خواجہ حسن نظامی صاحب کو بھیجی کہ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مزار پر پڑھی جائے۔ چنانچہ، نظم پڑھی گئی اور اس کا ایک شعر علیٰحدہ تحریر کر کے دروازے پر لٹکایا گیا:

ہند کا داتا ہے تو تیرا بڑا دربار ہے
کچھ ملے مجھ کو بھی اس دربارِ گہر بار سے

پہلے تذکرہ ہوا ہے کہ آزاد اور اقبال کا گھریلو ماحول صوفیانہ تھا۔ اولیائے کاملین سے عقیدت وارادت رکھتے تھے۔ البتہ دونوں مفکّرین ملّت کی اصلاح کے لئے ہمیشہ مضطرب رہے، اس لئے جامد، روایت پرست نیز رسومات آمیز تصوّف سے ہمیشہ متنفّر اور بیزار تھے۔ علاّمہ نے اپنی نظم ونثر میں جابجا جلیل القدر صوفیاء کی نہ صرف تعریف کی ہے بلکہ ان کی سیرت و کردار کو نہایت ہی دل نشین پیرائے میں تصوّرِ خودی کے آئینے میں پیش کرنے کی مدبّرانہ سعی کی ہے:۔

گفت دینِ عامیاں گفتم شنید
گفت دینِ عارفاں گفتم کہ دید
سیدِ ہجو یر مخدومِ امم
مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود

فقرِ جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمال بے نقاب

ڈاکٹر اقبال تصوّف وعرفان کو اپنا خاندانی ورثہ قرار دے کرنہایت عاجزانہ انداز میں اعتراف کرتے ہیں۔

جس گھر کا مگر چراغ ہے تو
ہے اس کا مذاق عارفانہ

اسی طرح یہ بات ذمہّ داری کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ابوالکلام کے فکری ارتقاء کی ہر منزل اور گام پر تصوّف کا رنگ واضح اور نمایاں نظر آرہا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے ۱۹۱۰ء میں شہید صوفی سرمد کی سیرت پر ایک کتابچہ تحریر کیا۔ اس کتابچے کی خاص بات یہ ہے کہ مولانا نے عالمگیر اور دارہ شکوہ کے درمیان نظری اور سیاسی اختلاف کو ایک باریک بین اور ہنر مند قلمکار کی طرح دیکھنے کی کاوش کی ہے۔ بقولِ علی سردار جعفری ابو الکلام آزاد کی شخصیت کے چار میدان تھے۔ صحافت، سیاست، مذہب اور ادب۔ ان چاروں پر تصوّف کا اثر غالب رہا ہے۔ بلاشبہ مولانا کی آخری زمانے تک کی تحریریں اور تقریریں اس تجزیے کی تائید کرتی ہیں۔ اس طرح بہت سے قلمکار حضرات کا یہ تأثر بالکل غلط معلوم ہورہا ہے کہ مولانا آزاد تصوّف کے شدید مخالف تھے۔ علاّمہ اقبال فارسی صوفی شعراء سے نہایت ہی متأثر تھے۔ آپ نے ان موضوع، مضامین، تشبیہات اور استعارے لئے ہیں۔ تضمین میں خوبصورت شعر کہے ہیں۔ مولانائے روم تو علاّمہ کے مرشد معنوی ہیں اور آپ نے اُن کے کلام کو نرم ونازک تر اور بے بدل پایا:

نہ اُٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے

وہی آپ و گل ایران وہی تبریز ہے ساقی

البتہ بالواسطہ حافظ شیرازی کے خوشہ چین بھی معلوم ہوتے ہیں۔ سر عبدالقادر کے مطابق اقبال حافظ کا یہ شعر اکثر گنگنایا کرتے تھے۔

دل می رود زدستم صاحب دلاں خدارا
در داکہ رازِ پنہاں خواہد شد آشکارا

یہ بھی درست ہے کہ اقبال خواجہ حافظ شیرازی کو امّت کے لئے شجرۂ ممنوعہ قرار دیتے ہیں۔

ہوشیار از حافظِ صہبا گسار
جامش از زہرِ اجل سرمایہ دار

دلچسپ بات یہ ہے کہ علّامہ اقبال جو جرمن شعراء اور فلاسفروں گوئٹے اور نطشے سے متاثر تھے۔ لیکن یہ دونوں مفکّرین از خود خواجہ حافظ سے بہت متأثر تھے۔ گوئٹے نے تو حافظ کی شاعری کے مشاہدے کے نتیجے میں دیوانِ مغرب تخلیق کی ہے۔ سر اقبال گوئٹے سے متأثر انگیز ہو کر دیوانِ مشرق یعنی پیامِ مشرق کو معرضِ وجود میں لائے۔

اس فکری عدمِ موافقت کے باوجود اقبال کے اس زبان زدِ عام نعتیہ شعر پر حافظ کا اثر دکھائی دے رہا ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

(اقبال)

در ایں چمن گل بے خار کس نچید آرے
چراغ مصطفوی با شرار بولہبیست

(حافظ)

صوفی شاعر امام فخرالدین عراقی کی اس مشہور غزل ''من شمع جان گدازم تو صبحِ دلکشائی'' کا یہ شعر ۔

بہ زمین چو سر نہادم ز زمین ندا برآمد
کہ مراخراب کردی توبہ سجدۂ ریائی

علاّمہ فرماتے ہیں ۔

میں جو سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دِل ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

اقبال اپنے پیام کو ''نغمۂ دیگراں'' کہہ گئے ہیں۔

نغمۂ من از جہانِ دیگر است
ایں جرس را کاروانِ دیگر است

مگر حضرت شیخ احمد جامؒ بہت پہلے عشّاق کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

احمدا تاگم نہ کردی ہوش را
کایں جرس از کاروانِ دیگر است

اسی طرح ابوالکلام آزاد کی جملہ تحریروں میں صوفی شعراء کے نغماتِ زیست

سے آراستہ و پیراستہ اشعار لبالب دکھائی دے رہے ہیں۔ غبار خاطر کی نثر کو ان اشعار کی برجستگی نے ہی اردو ادبیات میں ایک منفرد، جداگانہ، بے مثال معرکے کی تحریر بنادیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال جہاں داراشکوہ کے مقابلے میں عالمگیر کو ترجیح دیتے ہیں لیکن ایک خوشگوار اعتدال کے ساتھ۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۰۵ء میں جب علامہ دلی گئے تو خواجہ حسن نظامی کی معیّت میں مغل بادشاہ ہمایوں کے علاوہ داراشکوہ کے مزارت کی زیارت کی۔

ایک تعجّب خیز واقعہ جس کا حوالہ دیتے ہوئے اقبال عالمگیر کا محاکمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بادشاہ نے دلی شہر کی طوائفوں کو ایک مقرّرہ تاریخ تک نکاح کرنے کے لئے کہا۔ مقرّرہ تاریخ کے بعد بے نکاحی طوائفوں کو دریا برد کرنے کے احکامات جاری کردیئے۔ اسی عہد میں دلی میں سلسلہ چشتیہ کے بلند پایہ ولیِ کامل حضرت مخدوم کلیم اللہ شاہجہاں آبادیؒ مسند رشد و ہدایت پر فائز تھے۔ شہر کی ایک طوائف روز آپ کی خانقاہ جاتی لیکن حضرت سے روبرو نہیں ہوتی۔ اب کی بار حاضر ہوئی۔ یہ کہتے ہوئے کہ شاہی فرمان کے نتیجے میں اب خانقاہ میں کبھی نہ آپائے گی اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔ حضرت نے توقّف کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں دریا کی طرف لے چلیں تو سب حافظ شیرازی کا یہ شعر بآ آواز بلند پڑھتی جاؤ ؎

در کوئے نیک نامی مارا گزر نہ دادند
گر تو نمے پسندی تغزیر کن قضارا

حضرت کی ہدایت کے مطابق طوائفوں نے عمل کیا اور دردناک لہجے میں سبھی نے پڑھنا شروع کیا۔ جب اورنگ زیب کے کان میں آواز پہنچی تو بے قرار ہوا۔ حکم دیا

کہ سب کو چھوڑ دو۔ یہاں اقبال واقعے کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں اور ایک صاحب شریعت بادشاہ کو اس شعر نے اس قدر ناتواں کر دیا کہ قوانینِ اسلام کی تعمیل کی ہمت نہ رہی۔

اسی طرح اورنگ زیب عالمگیر اور سرحد کے دین پسند حاکم اور شاعر خشحال خان خٹک کے درمیان مسلسل معرکہ آرائیوں میں علاّمہ اقبال ایک دل بستگی کے ساتھ خوشحال خان خٹک کی جوان مردی، خودداری اور عالی ہمتی کو اس طرح خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

محبّت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند
مغل سے کسی طرح کمتر نہیں
کہستان کا یہ بچۂ ارجمند

مولانا غبار خاطر میں کشمکشِ حیات سے متعلّق اور متضاد لیکن متحرّک کرداروں میں ''صوفی'' کی تعریف دیگر شعراء کے سنگ سنگ علاّمہ اقبال کے اس ایک شعر کے حوالے سے اپنے مخصوص پیرائیے میں پیش کرتے ہیں جو اس مضمون کے آغاز میں پیش کیا جا چکا ہے اور یہ شعر نمایاں طور دونوں مدّبرین کے تصوّف کے ساتھ ان کی درونِ سینہ تعلّق خاطر کو نہایت خوب صورتی کے ساتھ آشکار کرتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ابوالکلام مشہور صوفی شاعر اور مصنّف حضرت خواجہ فریدالدین عطّار کی ''منطق الطّیر'' کا حوالہ دیتے ہوئے قلعہ احمد نگر میں جیل کے اندر درآئی چڑیوں کی حرکات وسکنات، ان

کے رکھ رکھاؤ، برتاؤ وغیرہ کو جاذبِ نظر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ جن میں کسی کا نام ''قلندر''، کسی کا ''موتی''، کسی کا ''ملا'' اور کسی کا نام ''صوفی'' رکھا ہے۔ چنانچہ صوفی کا کرداری خاکہ اس طرح کھینچتے ہیں:

''ٹھیک اس کے برعکس ایک اور چڑا ہے۔ تُعْرَفُ اُلْاَ شْیَآءُ بِاَ ضُدَادِ ھا''۔ جب دیکھئے اپنی حالت میں گم اور خاموش ہے ۔

کاں را کہ خبر شد، خبرش باز نیامد

بہت کیا تو کبھی کبھار ایک ہلکی سی ناتمام چوں کی آواز نکال دی اور اس ناتمام چوں کا بھی انداز لفظ وسخن کا نہیں ہوتا بلکہ ایسی آواز ہوتی، جیسے کوئی آدمی سر جھکائے اپنی حالت میں گم پڑا رہتا اور کبھی کبھی سر اُٹھا کے ''ہا'' کردیتا ہو:

تاتو بیدار شوی نالہ کشیدہ ورنہ
عشق کا ریست کہ بے آہ و فغان نیز کنند

دوسرے چڑے اس کا پیچھا کرتے رہتے ہیں، گویا اس کی کم بختی سے عاجز آگئے ہیں۔ پھر بھی اس کی زبان نہیں کھلتی۔ البتہ نگاہوں پر کان لگائے تو ان کی صدائے خاموشی بن جاسکتی ہے:

تو نظر باز نہ، ورنہ تغافل نگہ ست
تو زبان فہم نہ، ورنہ خموشی سخن ست

میں نے یہ حال دیکھا تو اس کا نام صوفی رکھ دیا۔

موقعے کی مناسبت سے تصوّف کی تعریف و تفہیم کے تعلّق سے دونوں

رہروانِ بقائے حیات کی آرء واندازپر اگر ایک نظرڈالی جائے۔شاید مناسب رہے گا۔
بعض اہلِ دانش کے یہاں تصوّف مطلق ہے **Self-Effacement** سے ۔
مولانا آزاد اس بارے میں اپنا تجزیہ ایک دلنواز پیرائے میں یوں پیش کرتے ہیں:

''اورغور کیجئے تو یہ بھی ہمارے وہم وخیال کا ایک فریب ہی ہے کہ سروسامانِ کا رہمیشہ اپنے باہر سے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔اگر یہ پردۂ فریب ہٹا کر دیکھیں تو صاف نظر آجائے کہ وہ ہم سے باہر نہیں خود ہمارے اندر ہی موجود ہے۔عیش ومسرّت کی جن گل شگفتگیوں کو ہم چاروں طرف ڈھونڈتے ہیں اور نہیں پاتے۔ وہ ہمارے نہاں خانۂ دل کے چمن زاروں میں ہمیشہ کھلتے اور مرجھاتے رہتے ہیں۔لیکن محرومی ساری یہ ہوتی ہے کہ ہمیں چاروں طرف کی خبر ہے مگر خود اپنی خبر نہیں۔وَفِی اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

کہیں تجھ کو نہ پایا ہم نے اک جہاں ڈھونڈا
پھر آخر دل میں ہی پایا، بغل ہی میں سے تو نکلا

جنگل کے مور کو کبھی باغ وچمن کی جستجو نہیں ہوئی، اس کا چمن خود اس کے بغل میں موجود رہتا ہے۔ جہاں کہیں اپنے پر کھول دے گا، ایک چمنستانِ بوقلموں کھل جائے گا:

نہ باصحرائے سرے دارم، نہ باگلزار سودائے
بہ ہر جا می روم از خویش می جوشد تماشائے!''

ایک صوفی صافی عشق ووجدان کے تناظر میں معروفتِ الٰہی سے سرفراز ہوتا

ہے اور خیر و نظر کے خصوصی انعام کا حقدار بن جاتا ہے۔علاّ مہ اقبال نے ان انعامات کی حصولیابی کے لئے مختلف اصطلاحات وضع کی ہیں:

اک دانشِ نورانی ، اک دانشِ ربّانی
ہے دانشِ برہانی حیرت کی فروانی

اقبال کے یہاں تکمیلِ خودی کے لئے لازم ہے، نفس جس کی خصوصیات میں توکّل ،فقر و استغناء جیسے صبر آزما عوام شامل ہیں۔ان صفاتِ ملکیّہ سے مزیّن کبار ہستیوں سے یہ اُمّتِ مرحومہ نہایت ہی بختاور رہی ہے۔اور حکیم الاّ مت نے جا بجا انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

بلا شبہ دونوں مفکّرین کے افکار و خیالات کی تعمیر و تشکیل میں تصوّف کا خاصا کردار رہا ہے۔

جہاں تک تصوّرِ علم کا تعلّق ہے مولانا آزاد اور علاّ مہ اقبال کے موقف میں اگر یوں کہا جائے جامع اور کامل اتفاق پایا جاتا ہے۔بغیر کسی ابہام کے یہ ایک درست بات ہے۔دونوں علمِ قدیم و جدید کے درمیان کسی تفریق کے بالکل مخالف ہیں۔ان کے مطابق علمِ زمان و مکان سے ماوراء ہوتا ہے۔علم میں تسلسل تحرّک ،امتزاج اور ارتقاء ہوتا ہے۔اس کو زمانوں کے دائرے کے اندر مقیّد نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا آزاد کے خیال میں دورِ حاضر کے بعض دانشوروں اور ناقدین کے یہاں تصوّرِ علم میں قدیم اور جدید کی تفریق پائی جاتی ہے۔لیکن مولانا کے بقول اصل میں ایسی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ بلکہ کہتے ہیں کہ علمِ قدیم میرے لئے میرے اجداد کا

چھوڑا ہوا ورثہ ہے۔ اور علمِ جدید میں، میں نے خود کے لئے راستے کی نشاندہی کی ہے۔ اس کے نت نئے رجحانات ویسے ہی میرے لئے اہم اور ضروری ہیں جیسے کہ علمِ قدیم کا ہر ایک جزء اور پہلو۔ علاّمہ اقبال کے مطابق بعض لوگ مشاہدے کی کمی کی وجہ سے علم کو زمان و مکان کے حوالے سے باہم تقسیم اور بانٹنے کے حامی ہیں۔ علاّمہ کا یہ مشہور شعر کسی تشنگی کے بغیر اس تصوّر کو صاف اور واضح کرتا ہے۔

زمانہ ایک، حیات ایک اور کائنات بھی ایک
دلیلِ کم نظری ہے، قصّۂ جدید و قدیم
وہ علم اپنے بتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے خدا نے جس کو دِل و نظر کا ندیم

مولانا آزاد علاّمہ اقبال علم کے چاروں اساسی ذرائع (Sources) کی یکساں اہمیّت اور ان کے امتزاج پر زور دیتے ہیں البتّہ دونوں علم وحی کے کامل، جامع، ہمہ گیر اور آفاقی ہونے کے علاوہ اس کے تقدّم کے قائل ہیں۔

ظاہر ہے دونوں مفکرین عصری علم میں عقل و وجدان Intellect & Intuition کے درمیان تفریق و تقسیم کی نفی کرتے ہوئے ان کے ارتباط اور اتصال کی بات کرتے ہیں۔ دورِ جدید کے سیاسی و معاشی استحصال کے ساتھ ساتھ تہذیب و تمدّن، اخلاق و اقدار کی موجودہ شکست و ریخت کے لئے عقل وجدان، روح اور جسم، مادّیت اور روحانیت کے درمیان تقسیم و تفریق کو بنیادی علّت سمجھتے ہیں۔ دونوں دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ اسی مفارقت کا نتیجہ ہے کہ عصرِ حاضر میں بے پناہ سائنسی

ترقّی کے باوجود انسان یا تو ترقی یافتہ یا معاشی حیوان بن کے رہ گیا ہے۔

آزاد نے بحیثیتِ وزیرِ تعلیم حکومتِ ہند مفکّرین اور فلاسفہ کی ایک عالمی کانفرنس سے مخاطب ہو کر کہا تھا:

''ستارہویں صدی کے بعد مادّیت علم کا تصوّر انتہائی اہمّیت حاصل کر گیا۔ جدید سائنس کے نقطۂ نگاہ سے ہی اب انسان کے جملہ مسائل اور تجربے پر جدید سائنسی علم اور مناہج کا اطلاق شروع ہونے لگا۔ ڈارون کو انسان کی اصل حیوانوں میں نظر آئی۔ جب کہ مارکس نے یہ موقف اختیار کیا کہ انسان کی ذہنیت مجموعی طور پر اس کے معاشی ماحول اور صورتِ حال کی دین ہے جب کہ بیسویں صدی میں فرائڈ اپنے دعوے میں یہ کہتے ہوئے ایک قدم اور آگے بڑھ گیا کہ نہ صرف انسان کا تعلّق نسلِ حیوان سے ہے بلکہ اس کی ذہنیت کا تعلّق اسی حیوانی اصل سے ہے''۔

☆☆☆

سید سعدالدین سعدیؔ

میر سید حسین بخاری واصفؔ......ایک گُمنام شاعر

تاریخی، تحریری وتقریری روایات اور تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری وادئ کشمیر میں کریری نام کی تین جگہیں مشہور ہیں۔ ان میں سے دو جگہیں ضلع اسلام آباد میں ہیں۔ اور تیسری جگہ ضلع بارہمولہ میں موجودہ کریری بارہمولہ مشہور ومعروف جگہ ہے۔ جس کے حوالے سے ہم بات کرنے جارہے ہیں۔ کریری بارہمولہ کو تاریخوں اور تذکروں میں مراد آباد کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ کشمیر کے مشہور ومعروف مؤرّخ کلہن نے اپنی مشہورِ عالم تاریخ راج ترنگنی میں کریری کو اپنے زمانے کی علاقائی تقسیم کے لحاظ سے پرگنہ کروہن میں شامل بتایا ہے۔

یہ ایک مُسلّمہ تاریخی واقعہ اور حقیقت ہے کہ موجودہ کریری بارہمولہ کو ایک مرکزی اور علاقائی قصبہ کی حیثیت اُس وقت حاصل ہوئی جب آج سے لگ بھگ سات سو سال قبل مشہورِ عالم رُوحانی پیشوا اور مادرزاد ولی کامل جناب حضرت سیدّ حاجی محمد مُراد بخاریؒ نے اپنے جدّ امجد سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باطنی ارشاد کے مطابق وسط ایشاء کے علاقے ''بخارا'' سے آکر کریری کی موجودہ جگہ کو شرفِ سکونت بخشا

اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اسی نسبت سے کریری کو مُراد آباد کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت سیدّ حاجی محمد مراد کریریؒ کا روضۂ پُر انوار اس وقت بھی عقید تمندوں کے لئے امن وسکون کا ملجا و ماوا ی بنا ہوا ہے۔ سید امیر شاہ کریری نے حضرت سید موصوف کی شان میں کہی ہوئی ایک منقبت واقعہ کی طرف یوں اشارہ کیا ہے۔

روضہِ تُہنڈِ ے درمیانِ کریری چھُے
فأض تُہندُ ے برہمہ کشمیر چھُے
گتھ کران أندی أندی چھِ تتھ شمس و قمر
سید حاجی مُرادس عرض کرا[1]

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت سیدؒ مراد نے جس وقت زیرِ بحث کریری کے مقام پر پرورودِ مسعود فرمایا۔ اس وقت کشمیر پر مشہور ومعروف اور ہر دلعزیز حکمران سُلطان زین العابدین المعروف بڈ شاہ کی حکمرانی تھی جو اپنی گونا گوں صفات کی وجہ سے کشمیر کی تاریخ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ چنانچہ بڈ شاہ کے پاس جب حضرت سیدّ محمد مُراد بُخاری کی کریری میں تشریف آوری کی خبر پہنچی اور اُن کے کشف وکرامات اور روحانی وعلمی اور ادبی خدمات کا شہرہ سُنا تو اُنہوں نے پہلے اپنے وزیر اعظم کو حضرت سیدّ کی خدمت میں بھیجا اور اس کے بعد خود بھی کریری آ کر شرفِ ملاقات حاصل کیا اور ساتھ ہی اُن کے دست مبارک پر بیعت میں شامل ہو کر دینی و دنیوی فیوض و برکات سے مُستفید ہوئے اور اسی وقت سے کریری میں نماز جمعہ قائم کرنے کا فرمان جاری فرمایا۔

---

[1] ترجمہ: یعنی اُن کا روضہ شریف کریری بارہمولہ میں واقع ہے۔ اُن کے فیوض و برکات تمام وادئ کشمیر کے عوام پر جاری ہیں اس روضۂ مبارک کے گرد آفتاب و ماہتاب روزانہ طواف کرتے نظر آتے ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت سیدؒ کے حق میں سینکڑوں کنال زمین کی جاگیر بھی منظور کی۔

یہاں مصنّف تحفۃ المراد قدوس میر قدسیؔ نے سُلطان زین العابدین کے بجائے سلطان محمد شاہ کا نام بتایا ہے جو کہ تاریخی و تحقیقی لحاظ سے صحیح نہیں۔ جس کی تصدیق آنجہانی اوتار کرشن رہبر کی کشمیری زبان وادب کے حوالے سے لکھی گئی تاریخی کتاب سے بھی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک مسجد شریف اور ایک خانقاہ تعمیر کرنے کا حُکم دیا۔ حضرت سیدؒ مُراد نے جب وفات پائی تو سلطان زین العابدین بڈشاہ اپنے درباریوں سمیت حضرت سیدؒ مُرادؒ کی نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ تاریخ میں وفات کا سال ۸۶۱ھ ذی الحجّہ درج ہوا ہے۔ جس پر تمام موّرخین کا اتفاق ہے۔

بڈشاہ نے اپنے دور میں حضرت سیدؒ کا روضۂ پُرانوار تعمیر کرایا۔ تب سے آج تک برابر ۱۷ ذی الحجّہ کو حضرت سیدؒ کا عرسِ مُبارک عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر وادیٔ کشمیر کے اطراف و اکناف سے سینکڑوں عقیدت مند درگاہِ سیدؒ حاجی محمد مُراد بخاری پر حاضر ہوکر شب خوانی کرتے ہیں۔ وعظ خوانی ذکر واذکار، درود و نعت ومنقبت کی محفلوں میں شامل ہوکر سکون واطمینانِ قلب حاصل کرتے ہیں۔

بہرحال حضرت سیدؒ حاجی محمد مُراد بُخاری کے سانحۂ ارتحال کے بعد بالخصوص سرزمین کریری پراُن کی اوراُن کے برادر حضرت شاہ کبیرؒ کی ذرّیت سے وقتاً فوقتاً عظیم المرتبت ساداتِ کرام، روحانی پیشوا و مُبلّغین دین، علماءِ دین، شعراء وفضلاء اور مختلف علوم وفنون کے اساتذہ معرضِ وجود میں آتے رہے جنہوں نے تبلیغِ دین کے ساتھ

ساتھ علم وادب، تہذیب وتمدّن کے میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دے کر کشمیر کے علمی، ادبی، دینی اور روحانی کارناموں سے نہ صرف علاقۂ کریری بلکہ برّصغیر ہندوپاک کی تاریخوں میں اپنے لئے ممتاز مقام حاصل کیا۔ جس کے لئے یہاں کی علمی ادبی دینی وروحانی تاریخیں گواہ ہیں۔ اسی ضمن میں سب سے پہلے برّصغیر ہندوپاک کی عظیم المرتبت روحانی، علمی وادبی شخصیت جناب مخدومِ جہانیاں جہانگشت سیدّ جلال الدین بخاریؒ کا نام آتا ہے۔ جنہوں نے برّصغیر ہندوپاک کی تاریخ میں ایک غیر معمولی اور ممتاز مقام حاصل کیا ہے۔ جہاں تک مخدومِ عالم، قطب الاقطاب حضرت سیدّ حسین جہان گشت بُخاری کا تعلّق ہے وہ حضرت سیدّ حاجی محمد مُرادبُخاریؒ کریری کے جدِّ امجد کی حیثیت سے بھی جانے پہچانے جاتے ہیں۔ مرحوم ومغفور حضرت سید ثناء اللہ کریری نے سُلطان العارفین مخدوم شیخ حمزہؒ کے حوالے سے اپنی ایک منقبت میں اس کا اشارہ ان اشعار میں کیا ہے

چُھس سہر وردی کبروی قادری
از کبروی چُھم رہبری
در سلسلہ فولاد چھُم
سلطانہٖ میٗانوٕ داد چھُم
دربارٕ چانیُک چھس مرید
توّت واتنُے آسم مےٚ عید
سید جلال اجداد چھُم

سلطانہٖ میٔانوٕ داد چھُم

ترجمہ: (میں سلسلہ سہروردی اور قادری کے ساتھ وابستہ ہوں اور مجھے کبروی سلسلہ کی رہبری بھی حاصل ہے۔

روحانی طور پر سلطان العارفین سے مجھے پوری طاقت حاصل ہے اور میرے سلطان العارفین یعنی عارفوں کے بادشاہ میری فریاد پر توجہ کیجئے۔

میں آپ کے دربار کا مُرید (ماننے والا ہوں) یہاں کی حاضری میرے لئے عید کی خوشی کے برابر ہے۔

سید جلال الدین جہانگشت بخاریؒ میرے جدامجد ہیں۔ میرے سُلطان یعنی شیخ حمزہ مخدومی، محبوبی وکشمیری) میری مدد کرنا اور میری فریاد سُننا۔

یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بیجانہ ہوگا کہ وادئ کشمیر کے بلند پایہ ولی کامل حضرت مخدوم شیخ حمزہ کشمیر کے مرشد ومربی حضرت سیدّ جمال الدین بخاریؒ مخدومِ عالم حضرت سیدّ جلال الدین جہانگشت بُخاریؒ کے فرزندارجمند تھے۔

اس طرح وادئ کشمیر کے سینکڑوں روحانی طالب علم وعقیدت مند خاندانِ بخاری سادات کی ان جیسی بُلند مرتبہ روحانی شخصیات سے بالوسطہ یا بلاواسطہ مُستفید ہوتے رہے ہیں۔

زبانوں کے کہنہ مشق شاعر حضرت بابا داوَد خاکیؒ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف ''وردُ المریدین'' میں اُن کے حوالے سے رقمطراز ہیں:۔

آں بخاری نسبت و سیدّجلال الدّین لقب

قطبِ عالم بودن ومخدومیش اُشہر شُد است
بہرِ اثبات نسب از روضۂ پاکِ نبیؐ
از جوابِ یا ولد مخصوص در محضرشداست
پس از انجا بہرِ ارشاد و ہدایت سوئِ ہند
ہم مرخّص زاں رسولِ اطیب واطہر شُد است

ترجمہ: - وہ یعنی سیدّ جلال الدین ساداتِ بُخاریہ کے خاندان سے تعلّق رکھتے ہیں۔اُن کا لقب جلال الدین ہے۔وہ روحانیت کے حوالے سے قطبِ عالم ہیں اور مخدومِ جہانیاں کے لقب سے بھی مشہور ومعروف ہیں۔

اُنہوں نے تمام اولیاءِ کرام کو اپنے دست بیعت سے نوازا اور اُنہوں نے اُن سے فیض بھی پایا انہوں نے اُن کو اپنے روحانی مقامات سے بھی بہرور کیا۔اسی روحانی لین دین کے سبب تمام عالمِ اسلام میں شہرت حاصل کی۔

اپنے سیّد ہونے کے ثبوت میں اُنہیں روضۂ پاک پر حاضری کے وقت سلام کے جواب میں (ولد بیٹے کے نام سے پکارنے کا شرف حاصل ہوا) یعنی جب اُنہوں نے روضۂ پاکؐ پر السّلام علیک یا جدّی کہا تو اس کے جواب میں روضۂ مبارک کے اندر سے وعلیکم السّلام یا وَلدِی اے میرے بیٹے آپ پر سلام ہو کا جواب مل گیا۔

جب سیّد حسین جلال الدین بخاری نے مدینہ شریف میں حاضر لوگوں کو کہا کہ میں سیدّ یعنی حضور پاکؐ کی اولاد ہوں۔لوگوں نے ثبوت طلب کیا۔جس پر اُنہوں نے روضۂ اقدس کے سامنے سلام عرض کیا تو جواب میں آنحضورؐ کی طرف سے یاوَلدِیّ (اے میرے بیٹے) سُن کر لوگ مطمئن ہوگئے۔اور پھر اُن کو عزّت واحترام سے نوازا۔اس واقعہ کے بعد ہی یعنی روضہّ مبارک کے اندر سے جواب سُن کر معترض لوگ مطمئن ہوگئے اور پھر اُن کو عزت واحترام سے نوازا۔اس

واقعہ کے بعد ہی پھر وہ اپنے جدّ بزرگوارؒ کے حکم سے رخصت ہوکر ہندوستان کی طرف بغرضِ تبلیغِ دین روانہ ہوئے۔

اُن کے بعد میر حمزہ البخاریؒ المعروف میر حمزہ کریریؒ کا اسمِ گرامی آتا ہے جن کا آبائی وطن کریری ہے اور وہ حضرت سید حاجی محمد مُراد بخاریؒ کی ذرّیت میں آتے ہیں اور ریاست جموں وکشمیر کی روحانی تاریخوں میں اُن کا بڑھ چڑھ کر ذکر آتا ہے اور اُن کے علمی، ادبی و روحانی کارناموں کا تفصیلی ذکر موجود ہے اور تذکرہ نگار اُن کو حضرت ایشان یعنی حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ کے خلفاء میں شمار کرتے ہیں اور خواجہ حبیب اللہ نوشہری کے دوستوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ وہ حضرت میر حاجی مراد کے بعد اُن کے صحیح جانشین ثابت ہوئے جن کی رہنمائی میں سینکڑوں گمراہ ہدایت وفلاح دارین سے مُستفید ہوئے اور اُنہوں نے کشمیر کی روحانی تاریخ کے صفحوں میں ممتاز مقام حاصل کیا۔

حضرت سید امیر الدین بخاری المعروف سید امیر شاہ کریریؒ اپنی تصنیف ''بہارستان'' میں حضرت میر حمزہؒ کی علمی وادبی دنیاوی وروحانی شخصیت کا خاکہ ان مختصر الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

از کمالاتِ میر حمزہ ببین
در کتُبہائے زندہ و دیرین
صاحبِ الکشف و الکرامت بود
تازہ گشتہ ز رفعتِ ایشان

نامِ سید مُراد عالیشان
در ریاضات و علم ربّانی
بود در عہد خویش لاثانی

ترجمہ: (میر حمزہؒ کے کمالات کونئی اور پرانی کتابوں میں دیکھ لیجئے۔ وہ صاحبِ کشف و کرامات تھے۔ ان کی عزّت کی وجہ سے سیّد مرادؒ کا نام بھی عالی شان ہو گیا۔ ریاضتوں اور مجاہدات نیز علمِ ربّانی وہ اپنے دور میں لاثانی اور بے مثال تھے)۔

میر حمزہؒ کے حوالے سے ایک مؤرّخ مسمّٰی محمد حسن بن حافظ ولی اللہ اپنی تصنیف ''تحفۂ اشرفیہ'' میں یوں رقمطراز ہیں :

لَمْ اَرَ سالِکاً مِثْلَهُ تَحْتَ قُبَّةِ السَّمَآءِ

یعنی میں نے میر حمزہ جیسا سالک آسمان کے نیچے (روئے زمین پر) نہیں دیکھا۔

میر حمزہ کریریؒ کے ساتھ ساتھ میر یوسفؒ نامی روحانی پیشوا عالم و فاضل و مُبلّغِ دین کو بھی مقتدر مشاہیر کریری میں شمار کیا گیا ہے۔ اس لئے جہاں جہاں مؤرّخینِ کرام نے میر حمزہؒ کا ذکر کیا ہے وہاں میر یوسفؒ کا ذکر بھی لازماً آیا ہے۔ کیونکہ بموجبِ تاریخ دونوں کے مرشد حضرت ایشان شیخ یعقوب صرفیؒ تھے اور دونوں ان کے علاوہ میر محمد خلیفہؒ و باباوالیؒ جیسے، بلند پایہ روحانی پیشواؤں کے ساتھ بھی سلوک و طریقت کا تعلّق رکھتے تھے۔ اور اُن کے روحانی فیوض و برکات سے مُستفید ہوتے تھے۔ ''تاریخِ اعظمی، تاریخِ کبیر و تاریخِ حسن'' جیسی مُستند تواریخ میں ان دونوں با کمال یارانِ خدا

کے مختصر حالات اور روحانی کشف و کمالات کے حوالے سے مختصر تذکرے موجود ہیں۔ مُصنّفِ تحفۃ المراد نے میر حمزہؒ و میر یوسفؒ کے مختصر حالات اپنی کتاب میں یوں بیان کئے ہیں۔

میر حمزہ کہ پور میر سعید میر یوسف زبو سعید رشید
در زمان ہردو صاحبِ ارشاد میر یوسف، بحمزہ بُد داماد
میر محمد خلیفہؒ ایشان مرشدِ شان دار شدہ ایشان
ہر دو بودند باکمال ازوی صاحبِ کشف و اہلِ حال ازوی
روز آمد خلیفہ از کشمیر باعیال و مُلازمانِ کثیر
نصف زانش بہدیہ پیش آراست نصف از بہرِ جمعِ خویش گزاشت
بہ کمال و جلال رفعت و شان ہمہ کردند دستِ بیعت شان

☆

بعد ازاں خط نوشتہ آن مسعود میر یوسف بزود آیدزود
مثلِ طائر برفت نکرد قرار شد مشرّف بدولتِ دیدار
دادہ ارشاد مرشدِ ارشد بحصولِ سعادتِ سرمد
صد درم بہرِ خرچِ راہ آں میر دادہ گردش روانہ تا کشمیر
چار درہم خرید یک پاپوش برہ چار ہفتہ شُد بے توش
باز کریری مشرّف از قدمش گشتہ مِس را طلاشُدی بدمش
بست و شش نہ بود نیز ہزار میر حمزہ بخلد کردہ قرار

پای یوسف بجائی نہادہ در جہاں داد معرفت دادہ

ماہ عمرش جو برکمال رسید چار دہ سال پسش زوال رسید

دور مزار جوارِ جد بہ کمال مقبرہ ہر دو صاحبِ اعمال

تاریخ میں درج ہے کہ میر حمزہ کریریؒ نے اپنے مرشد حضرت مولانا شیخ یعقوب صرفی المعروف بہ حضرت ایشانؒ کے روحانی، علمی اور ادبی کمالات کے حوالے سے ایک رسالہ یعنی ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے۔ جس میں حضرت ایشان شیخ صرفیؒ کے علاوہ اُن کے خلفاء وخُدماء اور مریدان کے حالات و واقعاتِ زندگی کے بارے میں بھی لکھا ہے اور یہ رسالہ حضرت حمزہؒ کے علمی وادبی کمالات اور اُن کی روحانی زندگی کا آئینہ دار ہے۔ تاہم بدقسمتی سے اس رسالہ کا کوئی نسخہ اس وقت دستیاب نہیں ہے۔

میر حمزہ کریریؒ حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ کے خلیفہ تھے اور سالہاں سال اُن کی صحبت سے بہت فیضیاب ہوئے۔ سلوک وتصوّف کی منزلوں سے ہمکنار ہوئے اور خطِ ارشاد بھی حاصل کیا۔

حضرت ایشان شیخ یعقوب صرفیؒ نے میر حمزہؒ کی وفات پر ایک مرثیہ نما نظم لکھی ہے۔ جس میں میر حمزہؒ کی تاریخِ وصال یوں نکالی ہے۔

سوی جنت حمزہ موکب تاختہ

عارف با للہ اِمامِ را ستبین

آلِ یاسیں سیدّ حمزہ وصل یافت

قطبِ ابرار وعزیزِ عارفین

۱۰۳۲ھ

میر حمزہؒ کا خواجہ حبیب اللہ نوشہری کے ساتھ بھی روحانی تعلّق تھا۔ اُنہوں نے خواجہ حبیب اللہ نوشہریؒ کے ساتھ ایک ملاقات کو ایک عربی رباعی میں اس طرح محفوظ کیا ہے۔

یَـامَنْ عَـجَـزَ لِسَـانُـنَـا فِـیْ التَّوصِیفِ
وَالْـعَـقْـلُ تَـحَیَّـرَ کَذَا فِـیْ التَّعْـرِیْفِ
شَـرُفَـتْ مَـنَـا زِلِـیْ بُحسْنِ الطَّلْعَتِ
تَـارَیْـخُ طُـلُـوْعِکَ بِـا لتَّشْـرِیْفِ

ترجمہ: اے وہ ذات کہ جس کی تعریف وتوصیف سے ہماری زبانیں قاصر ہیں۔ اور آپ کی تعریف کے بارے میں ہماری عقل سرگردان وحیران ہے۔ آپ کی خوبصورت جلوہ نمائی سے ہمارے درجات بلند ہو گئے۔ آپ کے جلوہ افروز ہونے کی تاریخ ''با تشریف'' ہے

میر حمزہؒ کے ساتھ ہی میر مقصود بخاریؒ ایک اہم نام قابلِ ذکر ہے۔ جنہوں نے علم وادب اور روحانیت وسلوک کے میدانوں میں قابلِ ستائش کارنامے انجام دے کر کشمیر کی تاریخ میں اپنے لئے غیر معمولی مقام بنایا۔ میر مقصود بخاریؒ صاحب نہ صرف ایک بلند پایہ روحانی پیشوا تھے۔ بلکہ علم وادب میں اُنہوں نے عربی اور فارسی زبانوں میں برجستہ کلام بھی اپنے پیچھے چھوڑا ہے جس کو دیکھ کر اُن کی عربی وفارسی دانی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اُنہوں نے مشہورِ عالم قصیدۂ بُردہ کا فارسی زبان میں ایک عُمدہ ترجمہ

کر کے اپنی شاعرانہ صلاحیت کا لوہا بھی منوایا ہے۔ جو کہ زبان و بیان کے لحاظ سے ایک قابلِ قدر فن پارہ ہے۔ کشمیر کی روحانی، علمی و ادبی تاریخوں میں اُن کا نام عقیدت و احترام سے لیا جاتا ہے۔

مرحوم سید عبدالجبار خاموش کریری نے ترانۂ کریری'' کے عنوان سے اپنی نظم میں ان تمام مشاہیر زمانہ کے نام ذکر کئے ہیں جنہوں نے راہِ سلوک اور علم و ادب و فن کے میدانوں میں نام کمایا ہے۔ کریری میں شعراء وفضلاء کی کثیر تعداد کے پیشِ نظر راقم نے کریری کو شاعرِ ستان کا لقب دیا ہے۔ جب کہ خاموش صاحب مرحوم نے لکھا ہے کہ۔

ز روئے بلاغت نہ ایں کریر بود
کہ دراصل شیرازِ کشمیر بود

میر حمزہؒ اور میر مقصود البخاریؒ کے بعد کریری کی جن دو شخصیات کے نام مشاہیرِ کریری کی فہرست میں آتے ہیں اُن میں میر ثناء اللہ کریری اور میر حسین واصف بُخاری قابلِ ذکر علمی و ادبی شخصتیں ہیں جنہوں نے نہ صرف کریری کی تاریخ میں اپنے لئے جگہ بنائی ہے۔ بلکہ کریری یا کشمیر سے باہر بھی اپنی گراں مایہ خدمات خصوصاً مذہبی و دینیاتی میدانوں میں اپنے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ جہاں تک ثناء اللہ کریری کا تعلّق ہے وہ ایک بُلند مرتبہ روحانی بزرگ تھے۔ اور خواب میں اپنے جدّ امجد سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دیدار سے مشرّف ہوئے تھے۔ جس کا اظہار اور دعویٰ اُنہوں نے اپنی ایک مشہور نعتِ شریف میں یوں کیا ہے۔

یَنہٖ ہووتھم ماہِ تابان تنہٖ چُھس پھلواہ گوٚمُت

بنہٕ نا جلواہ دُبارٕ یا شفیع المذنبینؐ

میر ثناءاللہ کریری صاحبؒ دراصل ایک میر واعظ بھی تھے۔اُنہوں نے عربی و فارسی زبانیں جاننے کے باوجود قرآن و حدیث میں موجود کئی قصص اور واقعات کی ترجمانی اپنی مادری زبان کشمیری میں مثنویوں کی شکل میں کی ہے۔جن میں سے ان کی مثنوی ''احوال الآخرت'' کو بہت شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی اور آجتک اس کے درجنوں ایڈیشن شائع ہوتے آئے ہیں۔مثنوی احوال الاٰخرت کے علاوہ قصہٗ ضروان، قصہٗ سبا،قصہٗ یہود اور قطروس اور قصہٗ توبہ ان کی مشہور مثنویاں ہیں۔

میر ثناءاللہ کریریؒ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ کشمیری شعروادب کی تاریخ میں ایک گراں قدر نعت گو کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔خصوصاً اُن کی ایک صبحگاہی دُعا:

ہاواٖو واتکھنا توتے بیٚتہٕ ڈاف ترٛاُوتھ مصطفیٰؐ

کو آج تک خطہٗ جموں وکشمیر کی مساجد میں ایک نمایاں مقبولیت حاصل ہے اور یہ دعائے صبح میں مستقل طور پر شامل ہے۔کشمیری زبان وادب کے مایہ ناز بُنیادی مؤرّخ عبدالاحد آزاد اپنی معرکتہ الاٰراءتصنیف ''کشمیری زبان وشاعری'' میں ثناءاللہ صاحب کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے انہیں ان الفاظ میں خراج عقیدت ادا کرتے ہیں۔''ثناءاللہ کریری کی نعتیہ نظمیں لاجواب ہیں جواب تک ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہیں۔اوراسی جذبے سے نہ جانے کتنے عرصے تک پڑھی جائیں گی''۔

''ایک ایک لفظ گواہی دیتا ہے کہ شاعر کے دل میں عشقِ محمدیؐ کے جذبات

لہریں مار رہے ہیں''۔

خلعت الھنو د اور آئینۂ عقولِ عوام میر حسین واصف بخاری کی دو تصنیفوں کا نام ہے جو اُنہوں نے عربی و فارسی نثر و نظم کی صورت میں لکھی ہیں۔

جہاں تک میر سید حسین واصف بخاری کا تعلق ہے۔ وہ میر ثناء اللہ کریری کے بھانجے لگتے تھے۔ دین اور علم و ادب ان کا خاندانی ماحول تھا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت گھر میں ہی ہوئی۔ خصوصاً اپنے ماموں جان ثناء اللہ کریری کی رہبری و رہنمائی میں بالغ ہوئے۔ بچپن سے ہی بڑے ذہین قابل اور حاضر جواب تھے۔ قوتِ حافظہ میں بھی ممتاز تھے۔ ان دنوں بھوپال (ہندوستان) میں مشہورِ زمانہ دارالعلوم بھوپال برصغیر ہندو پاک میں ایک اہم دینی مرکز کی حیثیت سے معروف و مشہور تھا۔ واصف صاحب کو بھی اسی دارالعلوم میں بغرضِ تکمیلِ علوم دین داخلہ ملا۔ چونکہ خداداد علمی و ادبی قابلیت سے فیضیاب تھے۔ اس لئے بہت کم وقت میں دینی علوم میں غیر معمولی مہارت حاصل کی۔ آپ عربی، فارسی اور کشمیری زبانوں میں نثر و نظم کے میدانوں میں طبع آزمائی کرتے تھے۔ آغاز میں ہی ''خلعۃ الھنو د'' جیسی معرکۃ الآراء تصنیف لکھ کر علمی و ادبی حلقوں میں اپنا لوہا منوالیا۔ علاوہ ازیں اُنہوں نے کشمیری زبان کے ایک مقتدر نعت و منقبت گو شاعر کی حیثیت سے بھی کشمیری ادب کی تاریخ میں اپنے لئے ایک مخصوص مقام حاصل کیا۔ تصوّف کے میدان میں اُن کی ایک اور تصنیف ''آئینۂ عقولِ عوام'' مشہور و معروف ہے اور منقبت وغیرہ اصناف میں فنی اعتبار سے بہت عمدہ کلام تخلیق کر کے علم و ادب کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

میرے بچپن کے زمانے کی بات ہے کہ میں اپنے خاندانی ماحول کے مطابق نماز پڑھنے کے لئے ایک مقامی اور آبائی مسجد یعنی مسجدِ جامع معروف بہ خانقاہِ مُرادیہ میں جاتا تھا ہمارا محلّہ زیارتِ حضرت سید محمد مُراد بُخاریؒ کے متّصل پڑتا تھا۔ جہاں ساداتِ بُخاریہ کی اس وقت بھی اکثریت آباد ہے۔ اور جہاں آج تک صدیوں سے وعظ وتبلیغ، ذکر واذکار، درۂ دونعت اور مناقب کی مجالس ومحفلوں کا انعقاد صبح وشام کے اوقات میں معمول کے مطابق جاری وساری ہے۔ اوراس وقت بھی متبرّک ایاّم یعنی ماہِ رمضان، عیدین، میلادالنبیﷺ، شبِ برأت، شبِ معراج، شبِ قدر اور مختلف مواقع پر دینی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ میں ان محفلوں میں شامل ہوکر ذہنی وقلبی فرحت ومسرّت سے فیضیاب ہوتا تھا۔ اِن محافل ومجالس میں عام طور پر آجکل بھی تبلیغ وذکر واذکار کے ساتھ ساتھ نعت ومناقب کی روح پرور محفلوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ آجکل بھی قصبۂ کریری کی مساجد میں عربی، فارسی، اردو اور کشمیری زبانوں میں ایک خاص انداز میں چیدہ چیدہ عربی، فارسی، اردو اور کشمیری نعوت ومناجات خوانی ذوق وشوق اور کمالِ آداب وعقیدت سے ہوتی ہے۔ جہاں سے عقیدت مندوں کو ایک گونہ روحانی امن و سکون میسرّ ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی اور اہم وجہ یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کی اکثریت حنفیہ مسلک سے تعلّق رکھتی ہیں اور اُن کا راسخ عقیدہ فارسی زبان میں کہی گئی اس مشہور رباعی کا مصداق ہے۔

بندۂ پرور دگارم اُمّتِ احمد نبیﷺ
دوستدارِ چار یارم تابہ اولادِ علیؓ

مذہبِ حنفیہ دارم مِلت حضرت خلیلؑ
خاکپائے غوثِ اعظمؓ زیر سایہ ہر ولی

اُن ہی دنوں کی بات ہے کہ کریری کی مسجدِ جامع یعنی خانقاہِ مُرادیہ میں منعقد ہونے والی ہر دینی و مذہبی تقریب کے آغاز میں توبہ کے حوالے سے ایک بہت ہی متأثر کُن مناجات پڑھی جاتی تھی۔ جس کو سُن کر میں بہت ہی متأثر ہوتا تھا۔ یہ مناجات سُنتے ہی مجھ پر ایک خاص قسم کی کیفیت منکشف ہوتی تھی اور دُنیا و آخرت کا ایک نقشہ میری آنکھوں کے سامنے منعکس ہوتا تھا۔ جس کو آجکل بھی میں سُن کر یا پڑھ کر ایک گونہ روحانی کیفیت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہوں۔ دراصل یہ کشمیری مناجات کریری کے ایک مشہور و معروف دینی عالم، روحانی پیشوا عالم و فاضل، شاعر و ادیب جناب میر سید حسین المعروف واصفؔ بخاریؒ کی طبع زاد مناجات ہے جو کہ عربی، فارسی و کشمیری زبانوں کا ملا جُلا ایک نہایت ہی شاندار فن پارہ ہے اور یہ مناجات ان اشعار سے شروع ہوتی ہے۔

پادشاہا بند گی کُرہٕ نہ زانہہ
فَاعْفُ عَنِّی کُلَّ ذَنبِ یَا اِلٰہ
عمر سأرٕے راوٕرم افسوٗس آہ
فَاعْفُ عَنِّی کُلَّ ذَنبِ یَا اِلٰہ
در جوأنی کارِ شیطانی کوٗرُم
نفس کأفِر دٕہنہٕ کِس گنجس پھوٗرُم

گوم غالب غفلت و نیسان سبحٰاہ
فَاعْفُ عَنِّی کُلَّ ذَنبٍ یَا اِلٰہ

آخر پر واصفؔ بخاری اپنے نام یعنی حسینؔ کے ساتھ مقطع یوں درج کرتے ہیں۔

توبہ کردم توبہ کردم یا غفور در ندامت روئے زردم یاغفور
سوئے تو آمد حسینؔ عذر خواہ فَاعْفُ عِنِّی کُلَّ ذَنْبٍ یَااِلٰہ

جہاں تک میر سید حسین واصف بخاری کی ہمہ جہت شخصیت کا تعلق ہے اس سلسلے میں راقم اُن کی حیات اور اُن کی ادبی اور دینی خدمات کے حوالے سے الگ سے ایک کتاب کی ترتیب و تالیف میں لگا ہوا ہے اور ان شاء اللہ عنقریب اُن کے تفصیلی حالات اور علم و ادبی میدان میں اُن کی خدمات کو منظرِ عام پر لا کر تحقیق کے میدان میں وابستہ ادباء و محققین کے لئے تشفی کا سامان فراہم کیا جائے گا۔ فی الحال جہاں تک میں نے واصفؔ بخاری کا دستیاب کلام دیکھا اور اپنا ایک جائزہ پیش کیا۔ اس سلسلے میں راقم وثوق کے ساتھ دعویٰ کرتا ہے کہ مُرادآباد کریری کے باغِ مُراد کا یہ بُلبُل اپنے اعلیٰ پایہ کی عربی، فارسی، اردو اور کشمیری زبانوں کی نثری و نظمی نگارشات کی بدولت کشمیر کی علمی، ادبی و روحانی تاریخوں میں صفِ اول کے شہسواروں میں جگہ حاصل کرنے کا حقدار ہے اور علامہ اقبالؒ کے اس شعر کا مصداق بننے کے لائق ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

☆☆

محمد عبداللہ بٹ

سلطان العارفینؒ......حیات اور کارنامے

(قسط:۵)

مرشد کی ضرورت

چونکہ راہِ سلوک میں سالک کے لئے شیخِ کامل کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ اس کے راستہ کا رفیق بنے اور اس کو اونچ نیچ سمجھاتا رہے۔

چنانچہ حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا ہے:

یَآ اَیُّھَا الّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ و اُبتغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔

"اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَصْحِابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَ یِّھِمُ اقْتَدَ یْتُمُ اِھْتَدَیتُمْ

"میرے صحابی ستاروں کے مثل ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے راستہ پالو گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ راہ یابی کے لئے کسی اہلِ حق کو مُقتدا جاننا ضروری ہے

تاکہ اس کی پیروی سے منزلِ مقصود تک رسائی حاصل ہو۔امامِ غزالیؒ نے احیاء العلوم میں جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اِنَّ الشَّیْخَ فِیْ جَمَاعَتِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمّتِہٖ ۔

''شیخ اپنی جماعت میں ایسا ہے جیسا نبی اپنی اُمت میں''

اس کا مطلب یہی ہے کہ شیخِ کامل نائب بن کر نبوّت کی خدمت انجام دیتا ہے اور اپنی جماعت کو راہِ حق دکھاتا ہے۔اور گمراہی سے ڈراتا رہتا ہے۔اور اس طرح پر انبیاء کی طرح لوگوں کی نجات کا وسیلہ بنتا ہے۔

حضرت خواجہ اسحاق قاریؒ نے چلچلۃ العارفین میں لکھا ہے۔:

''زیرا کہ بعضی شیخانِ مکّار کہ در دِل حُبِّ دنیا و در ظاہر آراستہ بجبّہ و دستار و بقول و گفتار اند پس از انہا احتراز باید کرد زیرا کہ از ان کس راہدایت نبود۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّم ''مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہٗ الشّیْطَانُ'' مراد پیر ناقص است زیرا کہ چوں پیر ناقص باشد مربّیِ او شیطان است شخصے کہ مطلق بے پیر باشد او نیز شیطان است و تابعِ ابلیس است ......''

(چلچلۃ العارفین۔ص:41)

یعنی چونکہ اکثر شیخان مکّار ہیں اور دنیا کی طمع میں پوری طرح گرفتار ہوئے ہیں۔ظاہری صورت میں جبّہ و دستار سے آراستہ ہیں۔ان لوگوں سے دور رہنا اور اپنے آپ کو بچانا بہتر ہے کیونکہ ان سے ہدایت کا ملنا مشکل ہے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے

فرمایا کہ مَنْ لَّا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہٗ الشَّیطَانُ۔جس کا کوئی رہبر و مرشد نہیں ہے تو اس کا رہبر شیطان ہے یہاں اس سے مراد پیرِ ناقص ہے اور جو مطلقاً بے پیر ہوگا وہ بھی شیطانی افعال کا مرتکب ہوگا۔

(اس سے معلوم ہوا کہ بہتیروں نے راہ یابی میں دھوکہ کھایا اور قابلِ اتباع شیخ کی تلاش میں کوتاہی کی بدولت انسان صورت شیطان کے پیچھے لگ گئے جس کی شرمندگی قیامت کے دن اُٹھانی پڑے گی اور اس وقت ندامت سے بجز پریشانی وافسوس کے کچھ نفع نہیں ہوگا)

''شیخ وہ ہے جو امراضِ باطنہ، اخلاقِ رزیلہ وحمیدہ سے پوری طرح واقفیت رکھے اور ان میں آپس کے التباس اور ان کے خواص وتأثّرات کو پہچانے اور ان کے حصول وازالہ کی تدبیر پر مہارتِ تامّہ رکھتا ہو۔وہ اخلاق کے عروج ونزول سے واقف ہوکر نیز خواطرِ نفسانی وشیطانی،ملکوتی وربّانی سے پوری واقفیت رکھتا ہو کہ ان خطرات کے درمیان تمیز کر سکے۔اس لئے شیخ کا صاحبِ کشف اور صاحبِ ذوق اور مجتہد ہونا ضروری ہے اگر طریق کو محض کتبِ تصوّف دیکھ کر یا لوگوں سے سن کر حاصل کیا ہو اور تربیت کرنے کے لئے بیٹھ گیا ہو تو وہ مرید کے لئے مہلک ہے اس لئے کہ وہ طالبِ سالک کے حالات ،واردات اور تغیرِ حالات کو نہیں سمجھتا جس کو ابن عربیؒ نے شیخ کی علامات میں اجمالاً و اختصاراً بیان فرمایا ہے کہ شیخ کامل کی پہچان اجمالاً تین چیزیں ہیں۔

(1) دین انبیاء کا سا۔(2) تدبیر اطبّاء کی سی۔(3) سیاست بادشاہوں کی سی۔جن کی تفصیل یہ ہے۔

(1) بقدرِ ضرورت دین کا علم ہونا خواہ تحصیلِ علم سے یا صحبت علماءِ محققین سے۔

(2) کسی شیخ کامل صحیح السلسلہ سے مجاز ہو۔

(3) خود متقی پرہیزگار ہو یعنی ارتکابِ کبائر سے اور صغائر پر اصرار سے بچتا ہو۔

(4) کافی مدت تک شیخ کی خدمت میں مستفیض ہوا ہو خواہ بمکاتبت (خط و کتابت سے) خواہ مجالست و ہم نشینی سے۔

(5) اہل فہم و علم اس کو اچھا سمجھتے ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتے ہوں۔

(6) اس کی صحبت سے آخرت کی رغبت، محبتِ الٰہی میں اضافہ اور دُنیا سے نفرت محسوس ہوتی ہو۔

(7) اس کے مریدین میں سے اکثر کی حالت شریعت کے مطابق ہو۔

(8) اس میں حرص و طمع نہ ہو۔

(9) خود بھی ذاکر و شاغل ہو۔

(10) مریدین کو آزاد نہ چھوڑے بلکہ جب کوئی ان کی نامناسب بات دیکھے یا معتبر ذریعے سے معلوم ہو تو روک ٹوک کرے اور ہر ایک کو اس کے مطابق سیاست کرے۔ ہر ایک کو ایک لکڑی سے نہ ہانکے۔ جس میں یہ علامات پائی جائیں وہ شخص اس قابل ہے کہ اس کو شیخ بنایا جائے اور اس کو اکسیرِ اعظم سمجھے اور اس کی زیارت و خدمت کو کبریتِ احمر جانے۔ تارکِ کسب ہونے کو ہرگز نہ دیکھے کہ اس کا ہونا شیخ کامل کے لئے ضروری نہیں ہے''[1]

---

[1] شریعت و تصوّف از مسیح الامّۃ حضرت مولانا شاہ مسیح اللہ خانؒ، ص: 30-31)

بابا فریدؒ فرماتے ہیں۔

گرا ہوائے ایں سفر داری دلا دامنِ رہبر بگیرو پس بیا

بے رفیقے ہر کہ شد دراہِ عشق عمر بگذشت و نشد آگاہِ عشق

یعنی اے دل اگر اس سفر کی خواہش ہے تو رہبر کا دامن پکڑ کر چلو کیونکہ جو بھی عشق کی راہ میں بغیر رفیق کے چلا اس کی عمر گزر گئی اور وہ عشق سے آگاہ نہ ہوا۔

مولانا رومیؒ نے مثنوی میں لکھا ہے۔

پیر باشد نرد بانے آسمان

تیر پراں از کہ باشد از کماں

ترجمہ: پیر آسمان تک یعنی خالقِ افلاک تک رسائی کی سیڑھی ہے اور تیر کس سے اُڑتا ہے؟ کمان سے پس طالب و مرید کے لئے مرشد (متبعِ سنّت) سیڑھی بھی ہے اور کمان بھی ہے۔

اور کہا:

قال را بگذار صاحبِ حال شو پیشِ مردِ کاملے پامال شو

خالی باتوں کو چھوڑ دو صاحبِ حال بن جاؤ اور وہ مقام حاصل کرنے کے لئے کسی مردِ کامل (شیخِ کامل) کی جوتیاں سیدھی کرنی پڑیں گی۔

☆☆☆

حضرت مخدوم صاحبؒ اور ملاقاتِ مرشد

چونکہ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے۔ اور بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپؒ کی تربیت کا انتظام کیا تھا۔ رجال الغیب ہر وقت آپؒ کے پاس تشریف فرما ہوتے تھے۔ پند و نصائح سے بھی نوازتے تھے اور ذکر و اشغال کی تربیت بھی کرتے تھے۔ حضرت مخدومؒ خود فرماتے ہیں کہ:

''کبھی کبھی کسی پیغمبر، رسول یا ولی کو خواب میں دیکھ لیتا اور کوئی مجھے ان کا تعارف کراتے ہوئے تلقین کرتا کہ فلاں پیغمبر یا فلاں ولی ہیں خداوندِ کریم نے ان کی روحِ مقدّس کو تم سے اس لئے ملایا ہے کہ تم جو کچھ ان سے سنو گے اسے حرزِ جان بنا کر اس کے مطابق عمل کرتے رہنا''۔

کبھی کوئی بزرگ ارشاد فرماتا کہ ''فلاں سورۃ کو اتنے ہزار یا اتنے سو بار اتنی مدّت کے لئے پڑھ لینا چاہیے جس کا فلاں نتیجہ برآمد ہوگا۔ میں نہایت ہی ذوق و شوق سے اس حکم کی تعمیل کرتا اور وقتِ مقررہ پر ان نتائج کا مشاہدہ کرتا جن کے بارے میں قبل از وقت ہی نشاندہی کی گئی ہوتی![1]

حضرت مخدوم صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں اکثر و بیشتر اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتا تھا کہ اے اللہ میری ہدایت و رہبری کے لئے کسی ایسے پیرِ روشن ضمیر کو بھیج دے جو سچے طور پر آپ سے واصل ہو اور آپ کی رضامندی سے بہرہ اندوز ہو چکا ہو یہاں تک کہ حضرت سید جمال الدین بخاریؒ کی تشریف آوری سرینگر میں ہوئی۔ آپ نے پائین شہر خانقاہِ احمد یتو ملک شاہ صاحب میں نزولِ اجلال فرمایا۔

---

[1]: دستور السالکین۔ ص: 63

ادھر خواب میں مجھ سے کسی نے فرمایا کہ:

خداوند کریم نے وسائل و وسائط میں بے شمار فوائد و خواص مضمر رکھے ہیں چنانچہ جنگل اور بیابانوں کے درخت میوہ نہیں دیتے اور کہیں کوئی درخت بار آور ہوتا بھی ہے تو اس کا پھل بدمزہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس باغوں میں اُگائے گئے درخت باغبان کی نگرانی اور آبیاری کی وجہ سے شیرین ولذیذ میووں سے لد جاتے ہیں۔

بالکل اسی طرح طرح سالکِ واصل، مجذوبِ واصل سے زیادہ باکمال ہوتا ہے۔ مجذوبِ واصل بانجھ عورت کی مانند ہے، جو کچھ نہیں جنتی اور اس کی پیروی نہیں کی جاسکتی!

مردِ مجذوب کو اگر تجلّیاتِ رحمانی اور جذبۂ حق سے بھی سرشار و سرفراز کیا جائے پھر بھی اس قابل نہیں کہ کسی کی راہنمائی کرے۔ کیونکہ اس کی تربیت کسی مردِ کامل کے ہاتھوں نہیں ہوئی ہوتی ہے۔

ایسی ہی نصائح سے مجھے تیار کیا گیا کہ میں کسی مردِ کامل کی دامن گیری کروں۔ تیاریٔ ذہن کے بعد صاف ارشاد ہوا کہ:

''حمزا! تمہیں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے پیرِ روشن ضمیر حضرت سید جمال الدین بخاریؒ کو اس شہر میں پہنچایا جو آج کل خانقاہِ احمد یتو میں مقیم ہیں ان کی خدمت میں جا کر کسبِ فیض کرنا چاہیے اور بیعت کے بعد ارشادات پر عمل کرنا چاہیے۔

صبح طلوع ہوئی۔ میں مردِ حق آگاہ کے دیدار کے لئے بے تابی سے خانقاہ کی

طرف دوڑ پڑا۔ اندر جا کے موصوفِ محترم کو محوِ خواب دیکھا۔ میں تھوڑی دیر ٹھہر کر واپس پلٹا۔ دوسرے روز پھر چلا گیا اور دروازے کے پاس ہی دائیں طرف اس طرح فوراً آ بیٹھا کہ کسی نے بھی میرا پیچیدہ پاؤں نہ دیکھا مرشد نے آنکھیں کھول دیں اور گھور گھور کر مجھے دیکھ کر فرمانے لگے۔

''پیشتر بیا و بالا بنشین کہ بیگانہ وار مباش کہ حق سبحانہ وتعالیٰ مرا امشب احوالِ تو از وقتِ زادن باز بلکہ ازان پیشتر و پیچیدگیٔ پا یتو و ریاضت و وظائف خواندن ونیتِ اینجا آمدنِ تو مہ ذرّہ ذرّہ روشن گردانیدہ و ترا برایِ تربیت بمن حوالہ ساخت و من ترا بفرزندی قبول کردم میباید کہ حالا بیگانہ وار نباشی و در خدمت و اطاعت مداومت نمائی۔ پس سبدی از نان و گوسفند بریان کردہ شدہ قنوج رسیدہ بود و اہلِ مجلس بخوشی خوب خود خوردہ بودند آنحضرت بدستِ مبارکِ خود نان و پارۂ گوشت باین فقیر عطا نمودند و من بہ نیازِ تمام بدست گرفتم و در خاطر گذرانیدم کہ اینجا در ینوقت کسی دیگری چیزی نمی خورد و من تنہا چگونہ خورم نیکو ایں بود کہ در زاویۂ خود بردہ میخورم آنحضرت بکشفِ قلوبی معلوم کردہ فرمودند کہ تردّد مکن اہلِ انجمن ہمہ نصیبِ خود خوردند تو این دوناں اینجا بخور و دونان دیگر بدہم آنرا در حجرۂ خود بفراغتِ خاطر بخور پس آنروز طاقیہ بابرکتِ خود از سرِ مبارک خود فرود آوردہ مرا عنایت کردند و مشرّف و سرفراز ساختند و فرمودند کہ این طاقیہ بر سر نہادہ چند روز بخلوت باش و استخارہ کن تا چہ بینی بعد ازاں بیا''[1]

---

[1]: مطبوعہ دستور السالکین۔ ص:66

قریب ہو جاؤ۔ بیگانہ مت بنو۔ خداوند کریم نے آج رات تمہارے سارے حالات مجھ پر منکشف فرمائے۔ یہاں تک کہ تمہاری کیفیت اور پائے پیچیدہ سے بھی آگاہ فرمایا۔ تمہیں میری سپردگی میں دیا گیا ہے۔ اور ہم نے تمہیں اپنا بیٹا بنالیا ہے۔ اطاعت وخدمت پر کمر بستہ ہو جاؤ۔ لگاتار محنت کرو اور استقامت سے کام لو۔

پیر بزرگوار کی خدمت میں روٹیاں اور گوشت لایا گیا تھا۔ مجھے بھی اس میں سے کچھ عطا کیا گیا۔ میں نے اہلِ مجلس سے شرم محسوس کر کے اپنی قیام گاہ پر کھانے کا دل میں ارادہ ہی کیا کہ مرشدِ برحق فرمانے لگے۔

''نہیں ہمارے سامنے ہی کھاؤ۔ یہاں تو سب لوگ کھا چکے ہیں۔ ہم تمہیں اور دو روٹیاں دیں گے، جا کر قیام گاہ پر کھالینا!

اس کے بعد اپنی کلاہِ مقدس (ٹوپی) میرے سر پر رکھ دی اور فرمایا:

''یہ ٹوپی پہن کر چند دِن خلوت نشین ہو جاؤ اور نتیجۂ استخارہ سے مطلع کرو''۔

خداوند کریم نے ریاضت کی بدولت، جو کچھ مجھے دکھایا، میں نے اپنے پیرِ بزرگوار کو اس کی اطلاع دی۔ وہ بہت ہی خوش ہوئے اور مجھے باضابطہ اپنی تربیت میں لے لیا۔ ذکرِ خفی اور چہار ضرب کی تلقین فرما کر ارشاد فرمایا:

''یہ ذکر خدائے برتر تک پہنچنے کا بہترین اور مختصر ترین ذریعہ ہے۔ اس پر ہمیشہ لگے رہو۔ ہم ان تمام اذکار کی تلقین کریں گے جو مشائخِ کرام سے ہم تک لگاتار و مسلسل بذریعۂ تعلیم پہنچے ہیں''۔

میں نے سخت محنت و ریاضت سے کام لیا۔ بیداریٔ شب میرا معمول بن گیا۔

مجھے وردِ اعظم جو سورۂ یسٰین اور دوسرے اوراد پر مشتمل ہے کی تعلیم دی گئی۔ علاوہ ازیں حرزِ مونسِ اولیاء وغیرہ وظائف کی تلقین کی گئی اس کے ساتھ ساتھ حکم دیا گیا کہ بیعت سے قبل جن اوراد کو میں نے وظیفہ بنایا تھا انہیں چھوڑ دوں!''۔

بہرحال رہبرِ اقدسؒ چھ مہینے میری مکمل تربیت فرماتے رہے۔ میں مشاہدات وانوار اور واقعات واحوال سے انہیں باخبر رکھتا اور وہ مزید ارشادات سے نوازتے رہے۔

ایک روز ملاّ حسرت کابری ''جو علاقۂ بانگیل کے قاضی'' تھے۔ سے سلسلہ نامہ تحریر کرا کے مجھے عنایت فرمایا۔ ساتھ ہی ارشاد ہوا کہ ''جو امانت مشائخِ کرام کی طرف سے مجھ تک پہنچی تھی، تمہیں اس کا حق دار جان کر سپرد کی۔ تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ اگر کوئی طالبِ صادق تمہارے پاس آئے تو اس کی رہبری کرتے رہنا''۔

میں نے عرض کیا:

''اے رہبرِ محترم! میری کیا بساط کہ کوئی میرے پاس طلبِ ہدایت کے لئے آئے!''

فرمایا!

''مجھے خداوند کریم کے فضل وکرم اور اس سلسلۂ عالیہ کے بلند ہمت پاکبازوں کی ہمت سے اُمید ہے کہ بڑے بڑے رئیس، سردار تمہارے دروازے پر منتظرِ ہدایت رہا کریں گے!''

عرض کیا!

''ارشاد فرمائیے اگر کوئی طالب میرے پاس آجائے تو کیسے جان سکوں گا کہ مخلص کون ہے اور کون نہیں''۔

فرمایا!

''بہانہ تراشی نہ کرو۔ اگر ہم تم میں صلاحیت و قابلیت نہ دیکھتے تو، تمہیں یہ اعزاز نہ بخشتے، ہم ہر وقت تمہاری مدد کریں گے''۔

اس کے بعد رخصت کرتے ہوئے فرمایا:

''جاؤ میں نے تمہیں اور تمہارے دین کو خدائے لاشریک کے سپرد کیا''۔

یہ سُن کر خادموں نے مبارک باد دی۔

اس زمانہ میں کشمیر میں فتنۂ تبرّ ائے صحابہ کرامؓ (نعوذ باللہ عنھا)) زوروں پر تھا کوئی بھی شخص حضرت سید جمال الدینؒ کی خدمتِ اقدس میں طلبِ ہدایت کے لئے نہ آیا۔ اس لئے یہاں کی کور ذوقی اور بدخمیری سے دل برداشتہ ہو کر اُنہوں نے رختِ سفر باندھ لیا۔

میں نے عرض کیا:

''اے پیرِ روشن ضمیر! اگر آپ رخصت ہوں گے تو مجھے بھی اپنے خادموں کے ساتھ ہم رکابی کا شرف بخشیں، کیونکہ ؎

بے تو اے آرامِ جانم زندگانی مشکلست
بے تماشائے جمالت زندگانی مشکلست

(یعنی اے میری جان کو راحت پہچانے والے محبوب! آپ کے بغیر اور آپ

کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے کے بغیر میری زندگی مشکل اور درد بھری ہوگی)

آپ نے فرمایا!

''اے بابا! سفر کافی ہے سفر کے لئے ایسا قوی دِل اور مضبوط جسم والا ہونا چاہیے جو اپنے کو کفر ہائے سفر سے بچا سکے۔ تمہارے لئے سفر کرنا نہ سازگار ہے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہے، کیونکہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے، تمہارے ساتھ ہی ہوں گے ۔

گر در یمنی چو بامنی پیش منی

در پیش منی چو بے منی در یمنی

(اگر تم یمن میں ہوگے مگر میری یاد کرتے رہوگے، تو گویا میرے ساتھ ہی ہوگے، ورنہ اگر میرے ساتھ ہوگے مگر مجھ سے بے نیاز ہوگے تو گویا یمن میں ہوگے)

ہمارے ساتھ تمہاری باطنی صحبت، ظاہری ہم نشینی سے زیادہ مفید ہے۔ میں نے جن اوراد و وظائف کی تلقین کی ہے استقامت سے اُن پر کاربند رہوگے۔ ان شاء اللہ ترقیات و کمالات سے بہرہ ور ہو جاؤ گے ۔

نیست پایا نے بہ درگاہِ الہٰ

ہر کہ افزوں رفت، افزوں یافت راہ

(اللہ کی بارگاہِ عظمت کی کوئی انتہا نہیں، جو جتنا آگے بڑھا اس نے، اتنا ہی آگے کو راستہ بھی پایا)

یہ فرما کر مجھ سے رخصت ہوئے اور مجھے خداوند کریم کے سپرد کر کے خود سفر پر

روانہ ہوئے، پیرِ کاملؒ نے باطنی کمالات اور انوار و فیوض کے متعلّق جو پیشن گوئیاں فرمائی تھیں، عنایتِ ربّانی سے اُن کا برابر مشاہدہ کرتا آیا ہوں۔[1]

☆☆☆

[1] مطبوعہ دستورالسالکین۔ص:64 تا 68)

شبیر احمد شبیر

سید غلام رسول غیور......نُدرَتِ اُسلوب کا گنجِ شائیگان

یِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ کے مُسلمہ اصول کی رو سے کوئی بھی انسان کمال کی حد تک کسی ایک ہی فن میں مہارت کا اظہار کر سکتا ہے۔مگر ہر فن مولا مقولے کے تفہیمی آیئنے میں کبھی کبھار اِس مسلّمہ اصول میں بدلاؤ کا مُشاہدہ بھی ہوتا رہا ہے۔ایسے ہر مشاہدے کو منطقی سطح پر استثنائی صورت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس طرح کی استثنائی صورتوں میں کوئی یا کئی افراد یا ایسے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو مختلف فنون میں یکساں اور کامل مہارت کے حامل ہوتے ہیں۔

ہر فن مولا کا یہ خاص اعزاز اور انفرادی اکرام دراصل بارگاہِ ایزدی سے وَدیعت شُدہ وہ بیش قیمتی عطیہ ہے جس کی اہمیت وافادیت مولانا جلال الدین رومیؒ نے مثنوی کے دو مصرعوں میں یوں بیان فرمائی ہے۔ے

دادِ اورا قابلیت شرط نیست بلکہ شرط قابلیت دادِ اوست

آج کی پُر وقار محفل کا انعقاد ایک ایسے ہی استثنائی فرد کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہوا ہے جس کی شخصیت نے بارگاہِ خداوندی سے کثیر الوصف ملکہ پا کر

جامع الفنون ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔خدائی عطیہ سے مُشرّف ہوکرکئی فنون میں بقدرِ استعداد دسترس عیاں کرنے والی اس استثنائی شخصیت کا نام سید غلام رسول اور تخلص غیوّر تھا۔جنوبی کشمیر کے پلوامہ ضلع سے مُلحق قصبہ رتنی پورہ میں متولّد سید غلام رسول غیوّر کے کئی منشور و منظوم مجموعات اُن کی فنکارانہ گونا گونی کے دستاویزی ثبوت ہیں۔غیوّر کے کئی تحریری نمونوں سے قصبہءِ رتنی پورہ کی دیرینہ تاریخ میں سُنہری باب کی حیثیت سے شامل اُن کے گوہرِ نُمہ خاندانی علم اور فہم وفراست کی تابندگی کا واضح احساس جھلکتا ہے۔موروثی علم اور فہم وفراست سے مُستفید ہوکر غلام رسول اپنے نام سے تخلّص کی پیوستگی کے تناظر میں بار ہا اسمِ بامسمّٰی ہونے کی دلیلیں پیش کرتے رہے۔ولادت سے انتقال تک کے مختصر عرصہءِ حیات میں شائع ہونے والی غیوّر کی کچھ علمی تحریرات اور ادبی تخلیقات اس طرح کئی دلائل کی آئینہ دار ہیں۔سیدّ غلام رسول غیوّر کی ادیبانہ صلاحیتوں کا اعتراف جن مشاہیر اور مقتدر ادبی شخصیات نے کیا ہے اُن میں حکیم منظور، رحمان راؔہی، محمد یوسف ٹینگ، جاوید قدوس، غلام نبی خیاؔل، رفیق راؔز، محمد زمان آزردہ، شبیب رضوی، مرغوب بانہاؔلی، مظفر ایرج، شفق سوپوری، غلام نبی آتؔش، نذیر آزاد، ظریف احمد ظریفؔ، ستیش ومل، بشیر احمد نحوی اور غلام نبی حلیم قابلِ ذکر ہیں۔سید محمد اشرف اندرابی جیسے باکمال عالم اور شوکت حسین کینگ جیسے مُسلم تاریخ دان بھی غیوّر کی علمی اور ادبی صلاحیتوں سے متأثر رہے ہیں۔

سیدّ غلام رسول غیوّر علمی، ادبی اور خطابی تینوں اقسام کے اسالیب سے روشناس تھے۔سہ قسمی اسالیب پر دسترس وقدرت کی بدولت غیور کی شخصیت کئی جہات

پر محیط تھی۔غیوّر کا وجود معلّمانہ صلاحیت سے بھی معمور تھا اور خطیبانہ لہجہ بھی اُن کا خاصہ بن گیا تھا۔ یہ دونوں اوصاف وسیع اور گہرے مطالعہ سے مشروط ہیں۔ ایسے میں غیوّر کی کتب بینی کا شوق و اشتغال بھی امر بدیہی کے طور پر عیاں ہوجاتا ہے۔غیوّر کے اندرونی وجود پر ضیاء بار خورشیدِ علم کا اثر اُن کے بیرونی وجود پر بھی آشکار تھا۔تحریری مَلکے کے متوازی غیوّر تقریری نیرنگیوں سے بھی آراستہ تھے۔تقریر کی یہ نیرنگیاں مرحوم حکیم منظور کی علمی اور باوقار ادبی مجالس میں اظہار پاتی تھیں۔ اس طلسماتی اظہار کے دوران غیوّر کا بیانی انداز دیدنی ہوتا تھا۔غیوّر کی محفلِ آرائی اور محفل کو اپنی جانب مائل کرنے کا گُن بھی قابلِ تذکرہ ہے۔

غیوّر دانشور بھی تھے اور صحافی بھی، بیک وقت ادیب بھی تھے اور شاعر بھی۔ غیوّر کی نثری تخلیقات میں موضوعات کا انتخاب اور اُن کی بقدرِ ظرف تشریح وتفسیر اور شاعرانہ سوغات میں خیال بندی کئی مقامات پر توجہ طلب ہونے کا عندیہ دیتی ہے۔ غیوّر کے شاعرانہ اسلوب میں میری رائے معروف ومقتدر شاعر اور نامور تنقید نگار حامد کشمیری کے اس خیال سے متفّق ہے کہ غیوّر کی شاعری میں متعدّد اشعار خودرو ہیں اور مطلوبہ تراشیدگی سے محروم ہیں۔مگر جن اشعار میں شعری لوازمات کی پاسداری ملتی ہے وہ شعری تجربے کی تہہ داری کا احساس دِلاتی ہیں۔

غیوّر کی ذولسانی شاعری جہاں مادری زبان سے غیور کی والہانہ محبت کا برملا اظہار ہے وہیں اردو زبان کی اہمیّت کا اعتراف بھی ہے۔دونوں زبانوں کا شعری اثاثہ غیوّر کی تخیلی زرخیزیت کی نشاندہی کرتا ہے۔اپنی شعری تخلیقات کو شائع کرنے کے تئیں

غیوّر نے حیاتی دور میں لا اُبالیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ بقولِ شبیب رضوی ''غیوّر اپنی زندگی میں بحیثیتِ شاعر اپنے کو نمایاں نہ کر سکے۔ تساہل پسندی اور فرصت کی کمی تھی یا پھر شرمیلا پن اور بے اعتمادی مجھے معلوم نہیں'' غیوّر صاحب کے اس لا اُبالی پن کا بوجھ اُن کے فرزندِ ارجمند شوکت غیوّر کے شانوں پر پڑا۔ شوکت غیوّر نے فرزندانہ ذمہّ داریوں سے عہدہ برآ ہو کر سیدّ غلام رسول غیوّر کے کئی نثر پارے اور شعری مجموعے شائع کر کے غیوّر کی شاعرانہ اور ناثرانہ صلاحیت کو متعارف کرایا۔ شوکت غیوّر کی پیہم کاوشوں کے نتیجے میں سید غلام رسول غیوّر کے منظرِ عام پر آنے والے تخلیقی مجموعات میں ''سنگ وسمن، شفق منظر، فکری زاویے نثری خاکے، سیّل وصحرا'' اور ''سرَ س چھا جامہ نألی'' شامل ہیں۔

سیدّ غلام رسول غیوّر کے اشعار سے اُبھرنے والے واردات اور اُن واردات کی پاداش میں اُن کے احساس اور خارجی حرکات وسکنات پر مرّتب ہونے والے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ انتقادی سطح پر یہ امر محورِ بحث رہا ہے کہ غم وآلام کے نرغے میں محصور شاعر کی طبیعت سے اُبھرنے والے اشعار پُر گداز ہوتے ہیں۔ اوائلی مراحل پر غموں سے نڈھال یہ اشعار شاعر کی اضطرابی اور اضطراری کیفیت کے غمّاز ہوتے ہیں۔ مگر تدریجی ارتقاء سے گزرتے ہوئے یہ اضطرار اور اضطراب عادت میں بدل جاتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ شاعر غم وآلام کا خوگر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مواقع پر ان غموں کو اپنے حوصلوں کی تقویت کا وسیلہ بھی گردانتا ہے۔ اس تمہید میں غلام رسول غیوّر کے یہ اشعار اُن کے جذبات واحساسات کے ترجمان ہیں۔

لحظہ لحظہ غم دوراں نے ستایا مجھ کو دِل کا خون آنکھ کے رستے سے بہایا میں نے

یہ فصلِ زیست، یہ چھائی اُداسیاں اور ہم یہ سیل مرگ ، یہ ہمّت کا بادباں اور ہم

وہ غم نہیں وہ درد کا اب سلسلہ نہیں اے زندگی ، تیری تو کوئی اب دوا نہیں

سنگِ کہسار بھی سرگوشیاں کرتے ہیں یہی ابنِ آدم کے بھی کیا قلب وجگر ہوتے ہیں

شاعرانہ حساسیت کی واضح نشانی گردونواح کے حالات سے شاعر کی ہمہ وقت آگاہی ہے۔اس بارے میں بھی غیور کی زُود حسی اِن اشعار کے سیاق وسباق سے عیاں ہے۔شاید ایسے ہی اشعار کی بناء پر مبینہ طور رحمان راہیؔ صاحب نے غیوؔر کو صوتِ کشمیر یعنی کشمیر کی آواز کہا تھا۔

موت کی دہلیز پر پھر زندگی رقصاں ہے آج
خامشی سے ساحلوں پر سوچنا طوفان ہے آج
کیف آور آنکھ تر ہے گردشِ ایام سے
ساغر و مینا کی دُنیا میں بپا طوفان ہے آج
برزخ میں کیا گُزرتی ہے کیسے کہے کوئی
انسانیت فرار ہے برصغیر سے

حسرت ویاس کے اندھیروں میں کبھی کبھار گردشِ زمانہ سے خلافِ توقع تابناک مواقع کے قوی امکانات بھی ہویدا ہوجاتے ہیں۔ان نادر مواقع کو بھانپنے کے لئے انسان کا زود فہم ہونا لازمی ہے۔جن افراد میں زُودفہمی کا جوہر موجود نہ ہو وہ اچانک عیاں ہونے والے ان تابناک مواقع سے مستفید ہونے کے تئیں نا اہل ٹھہرتے ہیں۔

اسی حقیقت کی جانب اشارہ کر کے غلام رسول غیوّر کہتے ہیں۔

؎ گو تیرگی سے اُگنے لگی ہے سحرِ نو اس شہر میں خوابیدہ ہیں اب تک کئی رَہرو

غیوّر کا تخیّل اس مُسلّمہ حقیقت کا بھی قائل ہے کہ نا اہل افراد کے سامنے عشق و محبت کی قندیل فروزاں کرنا اندھوں کی بستی میں آیئنے فروخت کرنے کے مترادف ہے۔اس تعلّق سے غیوّر کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔ ؎

فانوس محبت کا نہ روشن کرو اے دوست

عنقا ہے شہر میں ابھی انسان کا پرتو

قول وعمل کی ہم آہنگی اور یکسانیت کا درس بھی غیور کی شاعری کا خاص موضوع رہا ہے۔اس تناظر میں یہ شعر تمثیلاً پیش کرتا ہوں۔ ؎

سودا نہ ہوا اور نہ ہوگا کبھی اُن سے گندم جو دِکھاتے ہیں مگر بیچتے ہیں جُو

غیوّر کی شاعری میں صوفیانہ موضوعات کے جلوے بھی نظر آتے ہیں۔اس تعلّق سے خلوت وجلوت کی اصطلاحیں قابلِ توجہ ہیں۔ ؎

میری فطرت میں نہیں ہیں خلوتیں جب بھی دیکھا سینکڑوں محشر ملے

اس شعر میں غیوّر خلوت پسندی کو اپنی فطرت سے بعید قرار دیتے ہوئے اپنے مشاہدے سے سینکڑوں محشر قریب ہونے کا عندیہ دیتے ہیں۔مگر تصوّف کے عنوان سے لکھی ہوئی ایک نظم میں خلوت وجلوت کے تئیں یوں رقمطراز ہیں:

''صوفی صرف خلوتوں کا مکین نہیں،جلوتوں میں بھی اُس کو یکسوئی حاصل رہتی ہے''۔

بادیٔ النّظر میں خلوت وجلوت کے بارے میں غیوّر کے مضمونی سیاق وسباق

میں تضاد دِکھائی دیتا ہے۔ مگر گہری نظر ڈالنے پر عیاں ہوتا ہے کہ غیوّر اپنے شعری مضمون میں دراصل خلوت در انجمن کے صوفیانہ رمز کی گرہ کُشائی کرتے ہیں۔ اس دعویٰ کی دلیل غیوّر کا یہ شعر ہے۔

میں نے کثرت میں بھی خلوت کا بھرم رکھا ہے
رات میں گُم ہوں مگر نُورِ سحر ہے مجھ میں

یہ وہی مضمون ہے جو میرزا اسداللہ خان غالبؔ نے یوں ادا کیا ہے۔

ہے آدمی بجائے خود اک محشرِ خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

تصوّفی سطح پر جُز کو کُل کے تعارف کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے اپنی شاعرانہ ذات کے توسّط سے غیوّر کہتے ہیں۔

میں وہ قطرہ ہوں کہ قُلزم کا اثر ہے مجھ میں
رات میں گُم ہوں مگر نورِ سحر مجھ میں ہے

غیوّر کی کئی اشعار اُن کی خدمتِ خلق کا بے لوث جذبہ آشکار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں جذبۂ خدمتِ عام سے محروم افراد کو غیوّر بے ثمر درختوں کے مُشابہ مان کر بے توقیر قرار دیتے ہیں۔

جن کی شاخوں میں صحت بخش ثمر ہوتے ہیں
بس وہی لائقِ توقیر شجر ہوتے ہیں

یہاں غیوّر ''صحت بخش'' سے لانفع بخش'' مراد لیتے ہیں۔

سید غلام رسول غیوّر نے نعتیہ شاعری بھی کی ہے۔ جب اپنے مخصوص اور اثر انگیز لحن میں اپنی لکھی ہوئی نعتیں پڑھتے تھے تو سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر غیوّر کی نعت نویسی اور نعت خوانی کی اثر آفرینی کے تعلّق سے مرحوم حکیم منظور کی اس عبارت پر اختتامِ گفتگو کروں گا۔

''وہ (یعنی غیوّر) عالمِ دین، تاریخِ محمدیؐ سے واقف ہونے کی طرح واقف تھے۔ وہ جب بھی ذکرِ رسول اللہ ﷺ نعت کی صورت میں اپنے بے حد دلکش لحن کے ساتھ کرتے تھے۔ تو سامعین کو اشکبار کرتے تھے۔ جب وہ نعت پڑھتے تھے تو لگتا تھا کہ اُن کا پورا وجود مُجسمِ عقیدت واحترام بن گیا ہے۔

☆

اصل: فارسی
اردو: مفتی شفیق الرحمٰن

تاریخ کشمیر......(قسط:۱۰)

از

ملک حیدر چاڈورہ

صحیح علمِ نجوم کی بات غلط نہیں ہوتی اور یوسف شاہ نے اپنے بیٹے کو تحائف دے کر روانہ کردیا لیکن وہ شاہی دربار میں قبول نہ ہوسکا۔ایک سال کے بعد اس کو وہاں سے رخصت کردیا گیا اور شاہی دربار سے دوبارہ حُکم نامہ جاری کیا گیا کہ اگر تم نے آستان بوسی کا شرف حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو شاہی دربار میں حاضر نہ کیا تو تمہارے خلاف ایک بڑا لشکر روانہ کردیا جائے گا۔اس خبر سے یوسف شاہ کے ہوش اُڑ گئے اور مجبور ہوکر اس نے پہلے کے مقابلے میں سو گنا زیادہ تحائف دے کر اپنے ہونہار بیٹے یعقوب خان کو بادشاہِ اکبر کی خدمت میں روانہ کردیا جس کو وہ اپنا ولیٔ عہد بنانا چاہتا تھا۔یعقوب خان نے مسلسل دو سال تک فتح پور میں بادشاہ اکبر کے نوکروں کے ساتھ قیام کیا۔شاہی دربار کے غلام بار بار ذکر کرتے تھے کہ یوسف خان ہماری بارہ

گاہ سے عزت پا کر اپنے ملک چلا گیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو گیا۔اس نے اس دوران کبھی بھی عقیدت اور غلامی کا اظہار نہیں کیا حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ملک کو فتح کرنے کے بعد اس کو اکبر بادشاہ کی بارہ گاہ میں سر جھکا کر حاضر ہونا چاہیے تھا۔حالانکہ ہماری طرف سے جنابِ والا شان کا فرمان اس کو طلب کرنے کے لئے صادر ہوا تھا کہ وہ آکر بادشاہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینے کا شرف حاصل کرے مگر وہ خود حاضر نہ ہوا اور اس نے اپنے ایک ایسے بیٹے کو بھیج دیا کہ جس میں بادشاہ کی غلامی کرنے کی صلاحیت نہیں تھی ہم نے اس کو رخصت کر دیا مگر وہ خود پھر بھی نہ آیا اور اپنے بڑے بیٹے کو بھیج دیا کہ جو دماغی فتور اور پاگل پن سے خالی نہیں ہے اور اسی بناء پر حکیم علی کو شاہی دربار سے حکم ملا کہ بادشاہ کے غلاموں کے دار الخلافہ میں جلوہ افروز ہونے سے پہلے وہ یوسف خان کو کشمیر سے اپنے ہمراہ لاکر بادشاہ کی چوکھٹ کو چومنے کے شرف سے بہرہ ور کرے اور اگر وہ اس مرتبہ بھی آنے کے سلسلے میں لاپرواہی اور عذر وحیلہ پیش کرے تو پھر وہ اس کے احوال تفصیلاً لکھ کر بادشاہ کی درگاہ عالیہ میں پیش کرے تاکہ اس کا علاج کیا جائے۔

چونکہ یعقوب خان نے اس حقیقت کو بادشاہ کی زبانی براہِ راست سنا تھا لہٰذ اس نے یہ احوال ہو بہو لکھ کر یوسف شاہ کے پاس بھیج دیئے۔اس خط کے مضمون کو پڑھ کر یوسف شاہ بہت فکرمند اور غمگین ہو گیا اور اس نے اپنی حکومت کے خیر خواہوں کو طلب کیا اور ان سے اس بارے میں رائے اور مشورہ طلب کیا کہ اکبر بادشاہ کے غلاموں نے ملکِ کشمیر کو فتح کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔اس جماعت نے باتفاق عرض کیا کہ ہم اسی سے پہلے اس وجہ سے کچھ گستاخیاں کر رہے تھے کہ آپ فکرمند اور

ہوشیار ہوجائیں اور غفلت کو اپنے پاس نہ آنے دیں اور اپنے عیش وعشرت کو تج دے کر گزشتہ بادشاہوں کی طرح فوجیوں کی تربیت کرنے اور ملک کی حفاظت کرنے میں مشغول ہوجائیں تا کہ ہم جنگ کرنے کے لائق ہوجائیں۔ جو کوئی اس طرف سے آئے گا ہم کوہستان کی تنگنائی میں اس کے ساتھ لڑائی اور جنگ کریں گے۔ چونکہ یوسف شاہ کا ارادہ اور اس کی آرزو یہی تھی کہ بادشاہ اکبر کے دربار کے غلاموں کی طاقت دیکھے۔ لہٰذا اس نے ایک مخصوص اور متعین جواب دیا کہ کیا تم نے بارہا اکبر بادشاہ کا لشکر نہیں دیکھا ہے۔ اگر اس کے لشکر نے کشمیر کا رُخ کرلیا تو ایک ہی دن میں کشمیر میں چارے، پانی اور جنگل کا کام تمام ہوجائے گا اور دوسرے دن ان چیزوں کا نام ونشان تک نہ ہوگا اور اس کے علاوہ میرا بیٹا جنابِ والا کی بارگاہ میں موجود ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ضائع ہوجائے۔ بہتر یہ ہے کہ حضورِ والا کے لاہور سے گزرنے سے پہلے ہی ان کی بارگاہ میں چوکھٹ کو چومنے کا شرف حاصل کرلیں۔ اگر وہ ہمیں یہ ملک عطا فرمادیں تو بہتر ہے ورنہ اس کے برابر کوئی اور جگہ عطا کردیں گے۔ یہ جماعت یوسف شاہ کی زبانی یہ باتیں سُن کر پوری طرح نا اُمید ہوگئی اور اُنہوں نے کہال کے پہاڑوں پر ٹھہرنے کا ارادہ کرلیا۔ دوسرے دن تمام چھوٹوں اور بڑوں، بوڑھوں اور جوانوں، کمینوں اور شریفوں نے حاضر ہوکر التماس کی کہ زولچو کی دست درازی سے یہ ملک تباہ وبرباد ہوکر ابھی تک اپنی اصل حالت پر نہیں آیا ہے۔ اگر اب یہ ہاتھوں سے نکل گیا تو پھر قیامت تک کبھی بھی ہاتھ نہیں آئے گا اور رہتی دنیا تک بدنامی رہے گی۔ بہتر یہ ہے کہ تمام لوگ بہادری اور جانبازی کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں۔

فتح وکامیابی کے بعد حالات کے مطابق جس کسی کو چاہیں شاہی عنایات اور مہربانیوں سے سرفراز اور ممتاز فرمائیں۔

مگر یوسف شاہ کی دلی خواہش یہ تھی کہ بادشاہ جلال الدین اکبر کے غلاموں کی طاقت دیکھنی چاہیے اور اسی اثناء میں حکیم علی بھی لاہور سے گزر کر پہنچ گیا تھا اور بادشاہ اکبر کے غلامون نے لاہور میں داخل ہوئے بغیر نور پور کے قلعہ کے بیچ میں سے کابل کی جانب رُخ کیا اور جب وہ خواص پور کے مقام پر پہنچے تو یعقوب خان نے موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے وہاں سے کشمیر کا رُخ کیا۔ اگرچہ شاہی نگران اس پر نظر رکھے ہوئے تھے مگر وہ ان کو بے خبر رکھ کر پوری تیزی کے ساتھ پادشاہی قلمرو سے باہر نکل گیا۔ وہ جماعت کا جداری پہاڑ سے گزر کر حیدر چک کے لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نو شہرہ کو دائیں طرف چھوڑ کر راجوری شہر میں جا کر ٹھہری اور وہاں سے کوچ کر کے ہستالوت کے مقام پر پہنچی اور ان سے پہلے حکیم علی جو تھانہ کے مقام میں داخل ہو گیا تھا اس نے دیکھا کہ سواروں کی جماعت ہستالوت کے مقام پر پہنچ گئی ہے۔ حکیم علی نے تھانہ کے باشندوں سے اس جماعت کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ یعقوب خان شاہی دربار سے روگردان ہو کر کشمیر کی طرف جا رہا ہے اور حکیم علی نے سوچا کہ وہ مجھ کو قتل کرنا چاہے گا مگر یعقوب خان فراست سے حکیم علی کے اضطراب اور اس کی پریشانی کو جان گیا اور اس نے اس کے پاس اپنا آدمی بھیج کر اور اس کو دلاسا اور اطمینان دلایا کہ وہ مطمیئن ہو جائے۔ اگرچہ لوگ حکیم علی کو تسلّی دے رہے تھے مگر وہ بے جان لاشہ ڈرتا لرزتا راستے پر چل رہا تھا اور یعقوب خان یوسف شاہ کے پاس پہنچ گیا۔

یوسف شاہ یعقوب خان کے پہنچنے سے بہت غمگین اور فکر ہو کر چاہتا تھا کہ اس کو قید کر لے۔ چونکہ لوگ اس کو بہت چاہتے تھے لہٰذا وہ یوسف شاہ کے لئے رکاوٹ بن گئے اور حکیم علی کے پہنچنے تک یوسف شاہ نے اس کے معاملے میں کوئی دخل نہیں دیا اور اس کے کام پر اس کی پکڑ نہیں کی اور جب حکیم علی خانپور کے مقام پر پہنچا تو یوسف شاہ نے وہاں آکر اس کا استقبال کیا اور بادشاہی کے شیوہ کے مطابق اس کی تعظیم و تکریم اور آداب کے قواعد بجالایا۔ حکیم علی شہر میں جلوہ نما ہوا اور اس کے ٹھہرنے کے لئے سید علی خان کا گھر متعین کیا گیا اور اس نے دو ماہ تک یہاں قیام کیا اور اس مدت کے دوران یوسف شاہ اکثر اس کو دیکھنے کے لئے جاتا اور اس کی خاطر داری کرتا اور کہتا کہ یعقوب خان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کو آپ کے ہمراہ بادشاہ کے دربار میں بھیج دوں گا اور جب حکیم علی سمجھ گیا کہ یوسف شاہ کا کشمیر سے نکلنا مشکل سے خالی نہیں ہے تو اس نے بادشاہ کی خدمت میں لکھا: چونکہ تمام فوج اس سے روگردان ہو گئی ہے اور کوئی بھی شخص اس کا ساتھ نہیں دے رہا ہے لہٰذا یوسف شاہ کا خدمت میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہے۔ شاہی دربار کے غلاموں نے علی شاہ کے خط کے مضمون کی اطلاع پا کر راجہ بھگوان داس کچوا کے ہمراہ تقریباً پچاس ہزار مسلح سواروں کو اٹک سے بارہ مولہ کے راستے کشمیر بھیج دیا اور خود وہیں ٹھہر گئے اور جب وہ وحشت ناک خبر یوسف شاہ نے سنی تو اس نے بے دست و پا اور مجبور ہو کر حکیم علی کو جانے کی اجازت دے دی اور جنگ اور لڑائی کے تمام اسباب سے وہ دستبردار ہو گیا۔ یہاں تک کہ اکبر بادشاہ کا زبردست لشکر ''پنبہ درنگ'' سے گزر کر وچینہ اور کہاورہ کی تنگنائے میں داخل ہو گیا اور کشمیر کے تمام چھوٹے اور بڑے

لوگوں نے یوسف شاہ کے پاس آکر اس سے التماس کی کہ کاشغریوں کے فتنے میں اس ملک کے لوگ اسیر وقید ہو گئے تھے اور آپ کے بزرگوار دادا کی وجہ سے اُنہوں نے اس سختی سے نجات پائی تھی۔ اگر آپ اس وقت اپنے پاؤں مضبوط رکھتے ہیں اور کوہستان کی تنگنائے میں جنگ شروع کرتے ہیں تو دشمن کی فوج جنگ میں ٹک نہ سکے گی۔ یوسف شاہ بظاہر ان لوگوں کو اطمینان دلا رہا تھا لیکن اس کی دلی خواہش یہ تھی کہ وہ اکبر بادشاہ کے غلاموں کے ساتھ چلا جائے اور شاہی چوکھٹ کو چومنے کا شرف حاصل کرے وہ شہر سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرح نکلا گویا کہ وہ شکار کے لئے جا رہا تھا مگر وہ اسی دن بارہمولہ پہنچ گیا اور اس نے وہیں سے فوج کے تین حصے مقرر کئے۔

چنانچہ اس نے یوسف خان ولد حسین شاہ اور شمس چک ابن دولت چک اور ملک حسن چاڈورہ ولد ملک محمد ناجی اور عالم شیر خان ماگرے کا ہراول دستہ بنا کر اس کو درے میں روانہ کر دیا۔ اپنے فرزند اور متوقع ولی عہد یعقوب خان اور سید مبارک کے فرزندوں سید حسین اور میر ابوالمعالی اور حسن خان ولد ایبہ شاہ اور ایبہ خان ولد ابدال خان اور تورنگ خان اور لوہر ملک تورچی وغیرہ کو لشکر کے یمین (داہنی ٹکری) میں تعینات کر کے دچنو پہاڑ کے اوپر روانہ کیا اور بابا طالب اصفہانی اور محمد بٹ کے بھائی حسین بٹ کو کنیان اور لکیان کی جماعت کے ساتھ لشکر کے یسار یعنی بائیں جانب کی ٹکڑی میں تعینات کر کے کھاورہ کے بیچ میں تعینات کر دیا اور دوسرے دن وہ کوارہ مست پر پہاڑ پر منتقل ہو گیا اور وہاں سے خواجہ ملک خواجہ سرائے کو شہر کی طرف روانہ کر دیا کہ عیال اور بچوں کو نجی رینہ کے پاس پہنچا دو۔ اس خبر سے سارا لشکر یوسف شاہ سے نا

اُمید ہو گیا اور وہ سب سمجھ گئے کہ یوسف شاہ کی یہ آرزو اور خواہش ہے کہ وہ اپنے لشکر کو چھوڑ دے اور ہندوستان کی طرف روانہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ ہر روز بہادر جنگجو اور بہرام صفت نڈر جوان دونوں جانب سے لڑ رہے تھے اور اکثر دشمن کی طرف کے لوگوں کے کشتوں کے پشتے لگا رہے تھے۔ غلے کی سی مہنگائی، سخت برف باری، ہوا کی سخت ٹھنڈک کی وجہ سے مغل فوج درماندہ و عاجزہ ہو گئی تھی۔

چنانچہ کشمیر کے لوگ گھڑیاں دیکھ رہے تھے کہ کب مغل فوج شکست کھا جائے گی۔ اسی اثناء میں مغل فوج کی طرح سے دو شخص باہر نکلے اور کشمیری فوج کی طرف آنے لگے راہداروں نے اُن کو پکڑ کر یوسف خان قورچی کے پاس حاضر کیا۔ کھود کرید اور تحقیق کرنے کے بعد اُنہوں نے یوسف شاہ کے نام لکھا گیا ایک خط ظاہر کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ اگرچہ یہ لشکر شکست کھائے گا مگر تمہارے خلاف اس سے دوگنا لشکر دوبارہ مقرر کر دیا جائے گا۔ یوسف خان نے اس خط کے مضمون سے آگاہ ہونے کے بعد ان دو شخصوں کو قتل کر دینے کا حکم دیا مگر بعض اہم لوگوں نے التماس کی کہ ایلچی کو قتل کر دینا شاہی آداب سے بعید ہے اور یہ بات ملک کے شایانِ شان نہیں ہے۔ آپ ان کو یوسف شاہ کے پاس بھیج دیں وہ جو کچھ بہتر سمجھے گا کرے گا۔ جب ان دونوں کو خط کے سمیت یوسف شاہ کے پاس لے جایا گا۔ اس خط کو کھولے بغیر ہی اس کے مضمون سے آگاہ ہوئے بغیر ہی یوسف شاہ کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ اپنی مجلس سے اُٹھ گیا اور تمام لوگوں کو روانہ کر کے ان دو کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ گیا، خط کے مضمون سے آگاہ ہوا اور کوارہ مست پہاڑے سے اُٹھ کر روچی کے مقام جا پہنچا۔ وہاں پر تھانہ کے لوگوں کو

دیکھ کر پرہ کے مقام پر جا پہنچا اور اپنے لشکر کا حال پوچھا تو اس کو بتایا گیا کہ تقریباً پندرہ ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ اور سات ہزار بندوق بردار فوج کی تعداد قلم بند کی گئی ہے جیسا کہ یہ تعداد آپ کی نظر شریف سے بھی گزری ہے۔ یوسف شاہ اپنے لشکر کے بارے میں آگاہی پا کر بہت پریشان اور غمگین ہوا اور کسی کو اطلاع کئے بغیر ہی اس نے تمام نوکروں چاکروں کو چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور ۹۹۴ھ میں مغل لشکر کے ساتھ جاملا یعقوب شاہ نے اس دن فوج کے ہراول دستے کی سربراہی کرتے ہوئے میدانِ کارزار کا رُخ کیا اور دشمن کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ ایک رہبر کو ساتھ لے کر بولپاس تنگنائے کا رُخ کیا مگر بابا طالب اصفہانی جو بہادر اور جوانمرد ہونے کے ساتھ ساتھ تمام اچھے اوصاف سے آراستہ تھا باوجویکہ وہ کشمیری نہیں تھا لیکن اس نے چند سال یہاں گزارے تھے اور آرام کیا تھا۔ لہٰذا اس نے احسان مندی کا ثبوت دیتے ہوئے ورہ پرگنہ کے دریا کے اس پار سے مغل فوج پر بندوقوں اور تیروں سے اتنا شدید حملہ کیا کہ پولپاس کے میدان تک پہنچتے پہنچتے تقریباً دو ہزار فوجیوں کو اس نے مار ڈالا اور اُن کو آگے قدم نہیں بڑھانے دیئے۔ ایک ماہ تک مغل فوج وہاں رُکی رہی اور اس ایک ماہ کے دوران کشمیری فوج برابر لڑائی اور جنگ کرتی رہی۔ مغل فوج زبردست عاجز، حیران و پریشان ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء قہر سے اس قدر برسات ، برف باری اور بادل پھٹنے کا مظاہرہ ہوا کہ سردی سے بچاؤ کرنے کے لئے انہیں کوئی بھی ٹھکانہ نہیں ملا۔ وہ انتہائی درجے کی سردی کی وجہ سے ہاتھیوں اور گھوڑوں کے شکم چاک کرتے اور اُن کے اندر پناہ لیتے مگر انہیں پھر بھی آرام میسر نہ ہوتا اور اس میدان میں ایسا دلدل بن

گیا کہ ہاتھی وغیرہ اس میں سینے تک دھنس جاتے۔ اس ہلاکت گاہ میں ان کے اکثر جانور مارے گئے اور اسی اثناء میں پتنبہ درنگ کے دریا پر بنے ہوئے پُل کو پانی بہالے گیا اور ایسی قحط سالی ہوئی کہ وہ اشرفیوں میں بھی غلّے کا ایک سیر دستیاب نہیں ہوتا تھا۔ اکثر راجپوت گھوڑوں کا گوشت کھا رہے تھے جس کی وجہ سے اُن کی جان چلی جاتی تھی۔ فاضل و بلیغ شاعر ملّا احمدی نے اس واقعے کو بیان کرنے کے لئے یہ نظم لکھی۔

چوں نظر بر ہلال می کروند لب نانے خیال می کردند
گردنِ خود دراز می کروند دھن آز بازمی کردند

ترجمہ: جب وہ نیا چاند دیکھتے تو اس کو روٹی کا ٹکرا سمجھتے وہ اپنی گردنیں اوپر اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے اور حرص میں اپنا منہ کھولتے۔

آخر راجہ بھگوان داس سمجھ گیا کہ اس لشکر کو شکست ہوگی۔ لہٰذا اس کو راہِ فرار اختیار کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں دکھائی دیا اور اس نے مصالحت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے ایک نامور امیر کی بیٹی کو یعقوب خان کے نکاح میں دے دیا اور یہاں سے کوچ کرنے کا بگل بجا دیا اور وہیں سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب وہ پکھلی پہنچا تو اس نے یوسف شاہ کو گرفتار کر لیا اور اکبر بادشاہ کے پاس اٹک پہنچا۔ وہ دارالسلطنت لاہور تک رام داس کچواہہ کی تحویل میں رہا اور لاہور میں اس کو راجہ نو درمل کے تحویل میں دے دیا گیا۔ اس نے دو سال نامرادی کے ساتھ قید میں گزارے۔ جب راجہ مان سنگھ کچواہہ کابل سے واپس آیا اور اکبر بادشاہ کی پابوسی سے مشرّف ہوا تو اس نے بادشاہ سے یوسف شاہ کی رہائی کی التماس کی۔ بادشاہ کی بارگاہ سے راجہ مان

سنگھ کی التماس کوقبولیت کا شرف حاصل ہوااور یوسف شاہ کوقید سے رہا کر دیا گیا۔اس کے لئے یومیہ ایک سوروپیہ کا وظیفہ مقرر کر کے اس کوراجہ مان سنگھ کے ساتھ بنگال میں تعینات کر دیا گیا اور چونکہ اس نے کشمیر میں اپنی حکمرانی کے دوران عیش وعشرت کے ساتھ زندگی گزاری تھی جب کہ اب وہ پیالہ بھی ٹوٹ گیا تھااور ساقی بھی نہیں رہا تھااور عیش وعشرت تنگی اور بدحالی میں تبدیلی ہوگئی تھی اور حادثات کے طوفانوں نے اس کے دماغ کے مکان کوڈھا کر اس کو پاگل کر دیا تھا۔لہٰذا وہ اللہ رب العزت کی طرف (اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ)''لوٹ اپنے پروردگار کی طرف'' کی صدا سُن کر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔جب کہ ۹۹۴ھ میں یعقوب شاہ نے اس قسم کے بڑے لشکر کوشکست دی۔یوسف خانِ خاناں ولد حسین شاہ جو یوسف شاہ کا چچیرا بھائی تھا اُس نے یوسف شاہ کی موت پر کہا کہ قادرِ قدیر اور حیِّ بے نظیر خدا کی قدرت سے وہ ظہور کے میدان میں جلوہ گر ہوا، یوسف شاہ اپنی زندگی میں محتاجوں پر خرچ کرتا رہا وہ کسی بھی وقت داد و دہش سے فارغ نہیں ہوتا تھا۔جیسا کہ اس کے بارے میں کسی شاعر نے کہا

بود زبس مائلِ احسانِ زر　　چوں کفِ گل بود کفش کانِ زر
گرنبودے اہل نیازے بدرش　　دادے ازین کف بکف دیگرش
کس نشدے از کرمش تنگدل　　بود چوں کان ونہ چوکان سنگدل

ترجمہ:''وہ (یوسف شاہ) سونے کے ذریعے (لوگوں کے ساتھ) احسان کرنے کی طرف مائل تھااس کی ہتھیلی پھول جیسی تھی جوسونے کی کان تھی۔

اگراس کے دروازے پر کوئی محتاج نہ ہوتا تو وہ اپنے اِس ہاتھ سے دوسرے

ہاتھ کو دے دیتا۔

اس کے کرم سے کوئی بھی تنگ دِل نہ ہوتا، وہ کان جیسا تھا مگر کان جیسا سخت اور سنگ دِل نہ تھا۔

اس نے لوگوں کو جو چیز نہیں دی وہ مضرّت اور تکلیف تھی۔ اس کو وہ اپنے رحلت کر جانے کے بعد چھوڑ گیا۔

اِنّالِلّٰہِ وَنّا اَلَیْہِ رَاجُعوْنَ

ترجمہ: بے شک ہم سب اللہ کے ہیں اور بے شک ہم سب کو اسی کی طرح لوٹ کر جانا ہے۔

یعقوب شاہ نے فتح و کامرانی اور گھوڑوں اور فوج کے ساتھ سرینگر کا رُخ کیا، تختِ شاہی پر بیٹھ کر سکہ جاری کیا اور اپنے نام کا خطبہ پڑھا، اس نے ایک سال چھ ماہ تک حکومت کی اور اس مدت کے دوران اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو اسے کام آتا۔ بلکہ سب سے پہلا کام اس نے یہ کیا کہ اکبر جیسے پورے ہندوستان کے بادشاہ کو اس نے اپنا دشمن بنایا اور اس جیسے بڑے لشکر کو شکست دے کر اس نے کوہستان کے راستوں کو بند کرنے کی فکر نہیں کی اور یہاں کے فوجیوں اور زمینداروں کی اس نے عزّت افزائی نہیں کی بلکہ اس نے خرگوش کی نیند سونے کا فیصلہ کر کے بے ہوشی اختیار کی اور ظلم و جبر اختیار کر کے اس نے تمام چھوٹے بڑے لوگوں کو ناراض کیا۔ وہ کسی کا مشورہ قبول نہیں کرتا تھا بلکہ وہ مغرور تھا اور اپنی ہی رائے چلاتا تھا۔ یعقوب شاہ نے جس ملّا عینی اندھے کو تبرّ اخوانی کے لئے خاص کر رکھا تھا اس کو بلا کر حکم دیا کہ قاضی موسیٰ کے پاس

جاؤاوراس سے کہو کہ وہ اذان کے ساتھ ''عَـلِـیٌّ وِلِـیُّ اللّٰہِ'' ملادیں۔ چونکہ اس بات کی تحریک ملاّ عینی نے ہی دی تھی لہٰذا اس نے یہ بات قاضی موسیٰ کے پاس پہنچائے بغیر ہی ان کی طرف سے یعقوب شاہ تک یہ بات پہنچائی کہ اس قسم کی اذان پڑھنا اہلِ السنتہ والجماعتہ کے مذہب میں رافضیت ہے اور یہ دوشعر ملاّ عینی اندھے کی تخلیق ہیں۔

ہنوز آن ابرِ رحمت دُرفشان است   مئے و میخانہ بامہرو نشان است
دریں دیرِ مسدّس خم تہی نیست   تہی گفتن بغیر از ابلہی نیست

ترجمہ: ابھی وہ رحمت کا بادل موتی برسا رہا ہے۔ شراب اور شراب خانہ دونوں ابھی محبت اور اپنی پہچان کے ساتھ موجود ہیں۔

اس مسدّس بت خانے میں مٹکا خالی نہیں ہے۔ اس کو خالی کہنا سراسر بے وقوفی ہے۔

اس کے بعد اس نے شریعت شعار قاضی موسیٰ کو اپنی مجلس میں طلب کر کے ان سے مذہب کے بارے میں بحث ومباحثہ شروع کر دیا۔

نہ در ہر سخن بحث کردن رواست   خطا بر بزرگان گرفتن خطا است

ترجمہ: ہر کسی بات کے بارے میں بحث ومباحثہ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ بزرگوں اور بڑوں کی غلطی پکڑنا غلط ہے۔

ہر چند کہ قاضی موسیٰ نے التماس کی کہ بادشاہوں کو مذہبی شدّت پسندی سے کیا لینا دینا ہے۔ مگر (ان کے فرمانے کا) کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اس بحث و مباحثہ کی وجہ سے قاضی موسیٰ کے مخلصین خصوصاً شمس چک، ملک حسن چاڈورہ ولد ملک

محمد ناجی، علم شیر خان ماگرے اور علی ڈار وغیرہ جیسے سرداراس دوران جب وہ ''اچھول ناگ'' چشمے کی سیر کے لئے گئے ہوئے تھے یعقوب شاہ سے علاحدہ ہو کر اُنہوں نے کوہستانِ ہند کا رُخ کیا اور جب وہ ہیرہ پور پہنچے تو حسن ملک جس نے دُنیا کے گرم وسرد کو دیکھا تھا اور جہاں آزمودہ ہونے کے علاوہ اس کو ملک محمد ناجی جیسے یگانۂ روزگار شخص کی صحبت حاصل تھی اس نے شمس چک سے کہا کہ ہم لوگوں کا کوہستان کی طرف جانا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ برسات کا موسم آنے والا ہے۔ اور لوگ پانی کے خوف کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہونے کی ہمت نہیں کر سکیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ ہم شہر سرینگر چلے جائیں۔ اگر ہم پہلے پہنچ گئے تو ہماری فتح یقینی ہے اور اگر یعقوب شاہ پہلے پہنچ گیا تو فتح اس کی ہوگی۔ چونکہ سب سردار شاہِ شاہان ملک محمد ناجی کی عمدہ مشاورت اور اس کی کرامتوں سے واقف تھے اور حسن ملک مردانگی اور بہادری دلیری اور مشاورت میں بے مثال تھا۔ لہٰذا اُنہوں نے اس کی بات کو قبول کرتے ہوئے شہر سرینگر کا رُخ کیا اور یعقوب شاہ کو ان سرداروں کے علیحدہ ہونے کی خبر مچھہ بون ناگ کے مقام پر پہنچی۔ وہ بے دست و پا ہو کر حیران ہو گیا کہ کیا کرنا چاہیے۔ آخر اس نے اپنے قید خانے میں بند محمد بٹ کو طلب کر کے اس کے پاؤں سے بیڑی نکال کر اس سے کہا کہ حسن ملک چاڈورہ ان کے ساتھ ہے وہ اس کے مشورے پر عمل کریں گے۔ چونکہ حسن ملک بارہا کام کر چُکا ہے اور آزمودہ کار ہے۔ لہٰذا وہ انہیں ہندوستان جانے سے روکے گا البتہ وہ شہر سرینگر کے طرف جائیں گے۔ لہٰذا آپ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی سرینگر پہنچ جائیں، فتح آپ کی ہوگی بلکہ جو بھی پہلے پہنچے گا اسی کی فتح ہوگی۔ یعقوب شاہ نے اب کی بار

اس کی بات پر عمل کیا اور پوری تیزی کے ساتھ سرینگر پہنچ گیا اس کے پہنچنے کے بعد جب کہ دن کا ایک پہر گزر گیا تھا اور اس کا رُخ مشرق کی جانب تھا لہٰذا وہ نیچے اُتر آئے اور دونوں فوجیوں کے درمیان تیر و بندوق چل پڑے۔ سات دن اور رات اُنہوں نے اسی طرح گزارے۔ آخر کار بابا خلیل اور یعقوب شاہ کے پیر شیخ حسن جڈی بل نے صلاح کی پیش کش کر دی کہ سوپور سے علاقہ کمراز کے حدود کا تعلّق ان سرداروں سے رہے گا اور باقی ماندہ کشمیر یعقوب شاہ کی حکومت کے تحت رہے گا اور اس جماعت کے بسنے کے لئے سوپور کو مقرر کیا گیا تاکہ یہ کسی جگہ دخل اندازی نہ کریں۔ اس قرادارد کے ساتھ وہ شہر سرینگر کو چھوڑ کر سوپور کی طرف روانہ ہو گئے اور جب وہ ہارہ ٹھٹھ کے دریا سے گزر گئے تو اُنہوں نے اس عہد کو توڑ کر یہ چاہا کہ وہ شیخ حسن اور بابا خلیل کو قتل کر دیں۔ ملک حسن کو اس بات کی اطلاع مل گئی وہ لشکر سے باہر نکل آیا اور اس نے ہارہ ٹھٹھ کے دریا کو عبور کیا اور کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر سرینگر شہر پہنچا۔ دوسرے دن شمس چک اور دوسرے سردار سوپور کے دریا کا پُل کاٹ کر دریا کے اس پار کمراج میں بیٹھ گئے اور شیخ حسن اور بابا خلیل نے یہ حقیقت پوری طرح سے یعقوب شاہ سے بیان کر دی۔ یعقوب شاہ نے اسی وقت جنگ کا بگل بجا دیا اور جنگ کرنے کے ارادے سے دشمن کی جانب روانہ ہو گیا۔ جب یعقوب شاہ کا لشکر سوپور پہنچا تو اُنہوں نے وہاں پُل ٹوٹا ہوا دیکھا۔ دریا تاخیر کا سبب بن گیا۔ یعقوب شاہ نے وہاں پر لشکر کا جائزہ لیا۔ جس کی مقدار دو ہزار سوار اور بیس ہزار پیادہ اور چھ ہزار بندوق بردار قلمبند کی گئی دوسرے دن بہت سی کشتیاں جمع کر کے یعقوب شاہ کے لشکر نے دریا کو عبور کیا اور وہ گروہ مقابلہ اور جنگ کی

تاب نہ لاتے ہوئے شکست خوردہ ہوکر شہر کی طرف دوڑ پڑا۔ محمد بٹ نے دوبارہ پہلی رائے دی کہ جس شخص کے قبضے میں شہر آجائے گا فتح اس کی ہوگی۔ کوہامہ کی طرف سے شہر تک مسافت زیادہ تھی لہٰذا شمس چک شہر تک نہیں پہنچ سکا اور یعقوب شاہ پوری تیزی سے ساتھ سیدھے راستے پر چل کر اس گروہ کے شہر میں وارد ہونے سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ شمس چک پریشان ہوکر جڈی بل محلّہ میں شیخ ابراہیم کے گھر میں روپوش ہوگیا دوسرے دن اس کو وہاں سے باندھ کر یعقوب شاہ کے پاس لایا گیا اور قید خانے میں بند کر دیا گیا۔ اس گروہ کے بعض لوگ ہندوستان کی طرف چلے گئے اور بعض کہیں اور چلے گئے۔ روایت ہے کہ یعقوب شاہ نے سب کے جرم اور سزا کو معاف کر دیا۔ یہاں تک کہ قاضی موسیٰ کے ساتھ جو بحث ہو چکی تھی اس نے اس کو دوبارہ شروع کر دیا اور ان کو طلب کر کے کہا کہ ''عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ ''کو نماز کی اذان میں داخل کرو۔ قاضی صاحب سُنّی تھے اور اس طرح کا کلمہ اذان میں کہنا شریعتِ غرّا کے مطابق جائز نہیں سمجھتے تھے۔ لہٰذا اُنہوں نے یعقوب شاہ کی بات کو قبول نہیں کیا اور اکثر اُمرا، وزرا، علماء وفضلا نے اس کو نصیحت کی کہ جہاں کہیں جان کا ڈر ہو تو وہاں اپنے مذہب کو چھپانا جاسکتا ہے۔

☆☆

حصہٕ کشمیری

فہرست

نمبر شمارٕ	موضوع	مصنف	صفہٕ نمبر
1	زندگی ہُنڈ ڈھونگ	ترجمہ: غلام نبی آتش	76
2	کأشِر شأعری روایتی تناظرس منٛز	سید اختر منصوٗر	92
3	کٔشیرِ ہٕندی کینٛہہ توٲرٲخی قلعہٕ	ڈاکٹر حسرت حُسین	109
4	امرناتھ......روایت تہٕ توٲریخ	رتن تلاشی	117
5	ژاٹہٕ کورِ	علی احسن	130
6	سِوٕ سرُ پھ	کأشُر: شہزادہ رفیق	138
7	دیوداس	ترجمہٕ: ڈاکٹر سید افتخار احمد	114

☆

مولہٕ زبان: تیلگو
اصل: مدورانٹاکم راجارام
ترجمہ: غلام نبی آتش

زندگی ہُنٛد ڈھونگ

وَنے کیا! أزِچ کتھاہ ! مےٚ چھِنہٕ لفظٕے سمان۔ بوزن وأٲلی تہٕ وُچھن وأٲلی أسی خاموش، اچھِ دارٕن ہٕنٛدی پأٹھی بوزان''۔ پینا پیڈا اوینکٹاداری نیوڈ ہشن و ٚون۔

''کیا ساپوٚ زُے چھُکھِ وَنان۔ پٕزی آساسو کتھاپیٚرِژ''۔
خوش گٕژھِتھ وٚونس ہری ناراینا شرما بھاگاوتھرن۔

سامی! ژٕ کیا زِیوٚت نرمی سان بولان۔ پٕزٕ ہتھ کاٗنہہ کتھ أس موٚختہٕ پھوٚل ہِش۔ بہٕ چھُس نہٕ ئلیٚ خوشی سان یم تعریف کران۔ ڈرپوٚ پدمایہِ متعلق میٲنی لفظ۔ بہٕ چھُس أکھِتھ مأ کھِتھ تھٲنی کران۔ بھاراتم کتھاہ چھےٚ صرف وُہن مِنٹن ہٕنٛز پیش کش۔ مےٚ چھےٚ بھاگاواتھارس نِش پرٛانین کلاسکی واقعن ہٕنٛز کتھایہِ بوزٕنٛ۔ مگر کاٗنہہ چھُم نہٕ وُچھمُت یُتھ یُس أمی ہٕنٛدِ ہِوِ جوشہٕ تہٕ جذبہٕ سان وُژھِ وُژھِ زار ہِش کھیل پیش کُرِتھ

ہیکہِ......"

"شکریہ، نیوڈو، بہٕ اوٗسس گوڑ پیٹھے پریشان، تِکیازِ سون بول چال چھُنہٕ تُہنٛدِس بول چالس ستؠ رَلان۔ فأیدِ کیا چھُ میانین زوردار کرٕکن ہُنٛد اگر نہٕ تِمہٕ بوزن والین فِکرِ تَرن۔ جانٕے گوٚ وژےٚ وٚنتھ تی یہِ دِلس اوسُے۔ یُتھ خوش گوس زنتہٕ ہٲسی تِس پیٹھ سوار سپدِس۔ ژٕ آسکھ حٲران گوٚمت زِ بہٕ اوٗسس ژھلبٲزی کٔرِتھ زار گنٛدنچہٕ کھیلِہ متعلق زیادٕے پرژھان۔ مےٚ نِش چھُ امہِ باپتھ واریاہ وجہ۔ تِم وَنے پتہٕ پٔہن۔ بٕیہہ تامتھ پتھن۔ بہٕ یِیے پوٚت آنگنہٕ منٛزٕ کھور چھٕلتھ"۔

"یہِ ژٕ یِژھکھ" وینکا ٹاڈاری نیووڈٕ ہن وٚنس کُرسی پیٹھ بٕیہان بٕیہان۔ ہری نارائنن کوٚڈ کامہِ دار پلو نالہٕ تہٕ تھوٗن رکِہِ الونٛد۔ رؠشم دوتہِ لأجن معموٗلی سوٗتی دوٗتی تہٕ دژاو پوٚت آنگن کُن۔ یِیلہِ تا پٕک تژٕر تیزان چھُ، ناگن تہٕ تالابن چھُ آب کم گژھان۔ گُلین چھُ پَن ہَران تہٕ گرٕیسی چھِ روٗدس پژاران، تِمن دوٚہن دوران چھےٚ مہابھارت چہِ کتھایہِ تہٕ تِمن متعلق کتھ باتھ بوزناونہٕ باپتھ پروگرام گرٕنی سہل تہٕ عام کتھ۔ رٲژن دوران چھِ یوان کوچن منٛز ناٹک گنٛدنہٕ۔ مہابھارت کہِ جنٛگلکی پٲٹھی چھُ یہِ پروگرام اردا ہن دوٚہن چلان۔ مہابھارژ تِژ ڈٲلیل چھےٚ سارِنٕے معلوٗم۔ اکھ مُڈٕ بُڈٕ زنٛی تہٕ ہیکہِ یہِ ڈٲلیل وٕنِتھ۔ بھاگا واتھا کتھٕ ہیکہِ بوزن والین متأثر کٔرِتھ پوٗرانن ہنٛز کتھا یوٗستؠ؟ یِمہٕ کتھایہِ چھےٚ شُرٕ ہن، بڈٕ ہن، زنٕن مردن تہٕ بُڈن کیٛو وِبجن سارِنٕے وِیٛزبلکہِ تِہنٛزن زندگین ہُنٛد حصہٕ بنیمٕژ۔ أمِس گژھِ فطری جوہر آسُن، ظرافت تہٕ چالأکی ہُنٛد فن آسُن، دُنیاوی علم آسُن تہٕ موسیقی ہنٛز ہونٕز تہٕ دانأئی آسنؠ۔ تِمس منٛز گژھِ شک دوٗر کرنٕچ صلأحیت

آءسنۍ۔ یێلہِ تِتھِس کتھاہ کارس متعلق ژھأرشرۄع گیہِ۔ وینکٹاڈاری نیوِوڈہس گۄو گوڈنچہِ لٹہِ ہری نارائن شرماسُنٛد ناوکنن۔ اماپۆز زاز ماونہٕ ورأے کتہِ نیرِ پزٕ رنۆن۔

''ہیے، مےٚ ووت شُری پانہٕ پٮ۪ٹھٕ پۄ رانن ہنٛز ڈلیلہٕ بوزان۔ أمس چھاار پیڈو سُبارام داس ہنٛدِ کھوتہٕ زیادٕ بڈٕہی۔ یہِ چھاسنتھاپیٹا تھِر ووٹلا داس ہنٛدِ کھوتہٕ زیادٕ ہونر منٛد؟ تہٕ سوماپلاتی سوریانارائن شاستری ہنٛدِ کھوتہٕ زیادٕ اثر دار؟ یہٕ چھُس زانُن یژھان زِسبارام داس، کتھٕ کُنۍ چھُ یمن شخصن ہنٛدِ کھوتہٕ زیادٕ اثر دار؟ یہٕ چھُس زانُن یژھان زِ سبارام داس، کتھٕ کُنۍ چھُ یمن شخصن ہنٛدِ کھوتہٕ بہتر''۔ نیوِوڈوہن پرژھُس۔ پٔنُن وقار رچھنہٕ خأطرٕ چھُکھ بیٚہن تھُر کھالان۔ ''ہیے نیوِوڈو، مےٚ کُن وُ چھ۔ مےٚ کیا ہری نارائن شرماچھا رشتہٕ دار؟۔ ہرگزنہٕ! مگر کھنٛڈٕ ہۆپ أسس تژ اَوِتھ وَنکھ نازِ کھنٛڈ چھُ ٹیۆٹھ! مےٚ وۆن پۆز۔ مےٚ کیا مجبۆری چھےٚ تسُنٛد ایجنٹ بنہٕ نچ۔ میچھ انہٕ ہُنٛد مزٕ بیان کرنُک کیا فأیدٕ چھُ؟ انسانس پزِ یہِ فورن عنگلاوُن۔ ژےٚ چھُتھاہ زانہہ ادپتھا ٹلاہ نارائن داس سُنٛد ناو بۄزمُت؟ سُہ چھُ یِوان ہری کتھایہِ ہُنٛد بب ماننہٕ۔ سُہ اوس ہری داس تہٕ گوڈژھن ءستی گِندان۔ مگر یہِ شرماچھُ گوڈژھورۆستُے۔ یہِ چھےٚ موخصر زان یوسہٕ یہٕ تِمس متعلق دِتھ ہیٚکہٕ۔ زیادٕ تفصیلات ہے منلکھ تم تی دِمے۔ ہرینارائن شرماچُھنہٕ۔ ہری نارائن شرماچُھنہٕ ہژہن سونہٕ ہنٛدی کُری لاگان۔ یاہژی تہٕ نرِ چُھنہٕ سونہٕ ہنٛز وبنگر بۄءستی سجاوان۔ پزٕ بتھ کُنہِ ا ۆنگجہِ چُھنہٕ واجہِ لاگان۔ یہِ تہِ سۄنچ زِنہٕ زِتِمس کیا چھِنہٕ یم زیور! تم کُری گھنہٕ گڑمالس تہٕ پأراوِ کہن سارِنے چیزن پھٕٹج تہٕ سُہ بُرِن برأری کأنٛی پٮ۪ٹھ۔ ووں چھُ سُہ عام تہٕ سادٕ برہمن۔ اسہِ چھُ پۆ رمُت یێلہِ کانہہ جودگار کرتب تہٕ ژھل بأزی کران اوس قصبکہٕ

سأری شُری أ سِس پتہٕ پتہٕ پکان۔ووں ییٚلہِ سُہ گوٚن ہیٚیہِ ہے لگہٕ ارساتھ اوس سمان ۔ژٕ دَ پکھ ییم تفصیلات کتھٕ چھِ مےٚ معلوٗم۔ اکہِ لٹہِ گوس بہٕ پلنا دلدٕ رِموٚلی اننہِ۔ اکھ راتھ دِژٕم وِنو کونڈا جایہِ۔ بوزُم اتہِ چھےٚ ہرِ کتھاہ پیش یِوان کرنہٕ، گوس تہٕ بیوٗٹھُس بوزن والین تماشہِ گیرن منٛز۔ اہتماموٕ یوٚ ژھ تُمس امتحان کرُن، دوٚپہس، بوز ناوسا سیتا کلیانم کتھاہ، مویوٗس کرن وأ لِس انداز س منٛز۔ سأری أسی حأران ''مویوٗس کران وأ لِس انداز س منٛز ہا سیتا کلیانم!'' پےَ چھیہِ شرماہن کیا کوٚر؟ تُمیٚ ٹُل کتھایہِ ہُنٛد سُے حِصہٕ ییٚلہِ زن کہ رازن سیتایہِ خاندر کوٚر تہٕ سوسوٗزن وأ رو۔ تُمی زن چیرِ لوٗکن ہٕنٛدی دِل۔ ییمو نہٕ با کہٕ ژھچہِ تہٕ ا وٚش ہورِتم أسی پأ پی۔

وینکٹا داری نیوڈو سُنٛد اراد اوس یوٗت دوٗر، زنتہٕ کینٛکہٕ لچہِ کُنہِ چیزس کپن سوپان چورمُت اوس۔ تُمس چھُنہٕ توٚ تام نٕندرِ یوان یوٚ تام نہٕ پنٕنٛز خأہش پوٗرٕ گژھِہس۔ تُمی ہیوٚت سابقہٕ مُصنف اپا جی ریڈی پانس ستھ تھرومالا اکسپرس ریلہِ منٛز سوار سپدِتھ ژھی تِم وِجے واڑہ سٹیشنس پیٹھ۔ اتہِ پیٹھ ووت بسہِ منٛز گڈلا ویلیرو۔ امہِ جایہِ پیٹھ چھُ ہری نارائن شرما سُنٛد گام زٕ ےمیل دوٗر۔ اتھ گامس منٛز وأتِتھ سپُدس معلوٗم زِ شُرما چھُ بھگوان ستیہ نارائن سامی ہٕندِس ووٗرسس منٛز شریک سپدنہٕ خأطرٕ اناوارم ووتمُت۔

''اپا جی! ووں کیا کرو؟ سامی چھُنہٕ ییٚتہِ!''۔

''ییٚتہِ کیا چھُ اسہِ کرُن۔ أسی چھِ یوٗت سفر کرِتھ آمتی ، واپس گژھوا ژٔھری۔ أسی ژھارون اناوارام گام۔''

تُمی سُنٛد درشُن تہٕ تُہنٛز زیوٚ بوز کتھاہ۔ بہٕ چھُس نہٕ زیادٕ تعلیم یافتہٕ۔ توہہِ ستی تہٕ

توہہِ متعلق کتھ کرنس لایق تہِ چھُس نہٕ ۔ بھارتا کتھاہ خاطرِ أنی تو یوٚہس سون کُن تشریف ۔ أسی ہکو نہٕ پوٗزایہِ خاطرِ تیتی پوٚتر پنہٕ ؤتھر پیش کٔرِتھ ۔ أسی کَرو پنہٕ بِترِ مطأبق تُہنٛد عزت ۔ یہِ چھُنہٕ کأفی زِ أسی بوزو توہہِ نِش کتھاہ ، یہِ گژھن تتہِ سأنی سأری لۄکھ بوزِنی ۔ یو ہے چھُ توہہِ میوٗن عرض ''نیوڈو ہن وۄنس گلو گٔنڈِتھ ۔

نیوڈو ہٕنز شکل صوٗرت وُچھِتھ تہٕ تسُنٛد کتھ سمجأوِتھ عرض کرنک انٛدازٕ باسیو سامی یَس کیہتام عجیب ہیوٗ ۔ نیووڈو ہٕنٛدِس پھیکس پٹھ اتھ تھأوِتھ وۄن سأمی ین ۔ ''ژٕ چھکھ عجیب نفر ، ژٕ گوکھ مےٚ سہل پأٹھی رز کرنس منٛز کامیاب ۔ بہٕ چھُس سوٗنچان انکار ہیٚکے نہٕ کٔرِتھ ۔ بہٕ ژاس سیتہ نارایَن سوامی ہٕنٛدِس مندرس منٛز ۔ ژٕ زان بہٕ چھُس نہٕ کتھاہ ونہٕ باپتھ زانہہ تہِ نیرو لے نیبر گوٚمُت ۔ مےٚ چھُنہٕ تُہنٛزن ریٖژن روایژن ہُنٛد تہِ پَے ۔ کتھ باتھ کرنہٕ رِکس لٲجس منٛز تہِ چھےٚ توہہِ تہٕ اسہِ بارٕ فرق ۔ مےٚ چھُ باسان پوٗرانن ہٕنٛز کتھ یہِ ہکن تتہِ لۄکن جان پأٹھی فِکرِ ترِتھ'' ۔ شرماہن بأوی تِمس پننٕ شک ۔

''سامی ! تِتھٕ پأٹھ مہٕ سوٗنچو ! اسہِ ووت ووٚنی ترٛےٚ رأژ تُہنٛز کتھاہ بوزان ۔ اسہِ توٚ رپوٗرٕ پأٹھی فِکرِ ۔ سانہن لۄکن تہِ ترِ فِکرِ'' ۔

شرماہن ترٛ ووٚٹھاہ ٹھاہ کران اَسُن ''ژٕ ہے اوسکھ دپان شوٗٹھ چھُنہٕ زیادٕ تعلیم یافتہٕ ۔ مگر کتھ وارٕ پأٹھی فِکرِ تارنس منٛز چھُکھ ژٕ زبر مأہِر ۔ خأر ، بہٕ یِمہٕ ضروٗر ۔ ؤنو مےٚ کر چھُ تو رواتُن تہٕ کیأ ری چھُم یُن'' ۔

''بہٕ دمہٕ ہوو توہہِ سأرِے تفصیلات'' ۔

ہری نارایَن شرما ووت بگا اگراہارم ۔ وینکٹا دأ ری ہٕنٛد ہن گٔری متین انتظامن

پٹھ اوس سُہ بڑٕ مطمین۔ ہیڈ ماسٹرٕ سنٛدِ تبدیل گژھنہٕ سبہٕ اوس تسُنٛد مکانہٕ خأ لی۔ نیوڈ ہن کوٚ رشرماسٕنٛدِ روزنہٕ خأطرٕ یوٚ ہے مکانہٕ مقرر۔ تِم کھٔتی ریلہِ تہٕ وأتی اناوارام۔ تتہِ أسی پروراہکی ترٛ ے دوہ ہہ موکلیمتی۔ ووٚں أسی ژوردوہ باقی۔ ترٛ ہن رأژن أس کتھاہ چلیمٕژ۔

''اپا جی! وُڈر، مندرتہٕ ٹینک چھےٚ بڑٕ خوش یِونی۔ أسی کونہٕ روزوٚ ییتی۔ کتھاہ بوزنہِ''۔

''اہنسہ، یِٔتی ٹھہٕرو۔ صُبحن تہٕ شامن کرو بھگوان سُنٛدر درشن۔ راتس آسو کتھاہ بوزان۔ امِہ کھوتہٕ کیاہ ییٚکہِ جان أسِتھ!'' اپا جی ریڈی ین مون۔

ترٛ ے دوہ دژ ایہِ ترٛ ہن منٹن ہنٛدی پأٹھی۔ أخری رأژ کوٚ رشرما ہن منگلم پیش۔ یام سُہ سٹیجہٕ پیٹھہٕ بوٚ ن وَسُن ہوٚ ان اوس، وینکٹا ڈاری نیڈ ودوریوتہٕ ووت تس بروٚنٛہہ کُن۔ اپا جی اوس پتہٕ پتہٕ۔ نیوڈرو دشرماہس گُلی گنٛڈِتھ اِستادٕ۔ شرما گوٚ وحأران۔

''ہے ژٕ کیاہِ کران؟

''شرما ہن وُچھ نیوڈ ویشنوی آیہِ ڈکبس ٹیوٚک کٔرِتھ، گنہِ گوٚژھہٕ تھأوِتھ، طاقتور شخص، دوٚتی أ ٕسس گوڈن تام ٕقمیضہِ أ سِس زٔ ٹھی ژٔری، اتھس منٛز اوُسس چاندِ کھٔژ کٔرِتھ عاصہٕ یتھ چاندِ ہُنٛد پھوٚل بنأوِتھ اوس۔

زِ بہٕ وَنوٕ، بہٕ ونوٕ، تُہی جناب کٔرِ وقبوٗل، نیوڈ ہن کوٚ رعرض۔

شرماہن ووٚنُس۔ بے وقوف انسانہٕ، ژٕ کیا زِ بہِ سوٗرے مےٚ وَنان۔ یِمن پانہٕ ؤتھرن چھا ڈوٗنی تہِ ستی۔

''بہٕ وَنوبہٕ وَنوٕ! أسی چھِ چتور ضلعہِ کس رایلا سیما علاقس منٛز مغربی تروپاتھی

کُن پنداہ میل دوٗر بگا اگر ہارس منٛز روزان۔ یہِ چھُم ساٲبقہٕ منصف اپاجی ستی۔ پننہٕ نِس گامس منٛز چھُ اسہِ دھرم راجا مندر۔ ٲسی چھِ پرٛتھ ؤرِیہ تتہِ مہابھارتس متعلق، پروگرام کران۔ دوہلہِ پوٗ رانم تہٕ راتس ویدی ناٹکم۔ ٲسی ٲسی اورٕ یورٕ پھیران برٛہمن ژھارنہِ، تیٚمِس یہِس کتھایہِ باپتھ دعوت دِمو۔ اسہِ بوٗزتوہہِ متعلق۔ ٲسی وٲتی تُہند گرٕ مگر تُہی ٲسی وِنہٕ تتہِ۔ ترٛیہِ دوہہ بروٗنہہ وٲتی ٲسی یور۔ ییٚتہِ کوٚر اسہِ مندرس منٛز بھگوان انہٕ نوٗن ترِوپتھی پپٹھِ۔ شرماہس آیہِ امہِ جایہِ ہنٛز خوبصوٗرتی سخ پسند۔ خوش گوٚو بارتھاہ پوٗرانم باپتھ لوٗکن ہُند شوق وُچھِتھ۔ ٲندی ٲندی ٲسی سبز گاسہٕ ستی بٔکہٕ ہال۔ کولہٕ ہناہ ٲس بالو پپٹھِ وادی کُن وَسان۔ کولہِ اکہِ انٛدٕ ٲسی سبزا سبز کھہہ تہٕ موٗ گُلبن ہنٛدی باغ۔ وادی سمٛنزس اوس بٔڈِس بنٛڈِس پپٹھ، یُس ہناہ تھوٚد تہِ اوس۔ اگراہارم گاہ گامہٕ نبر اوس تہمبر ہنٛدی گُلبن ہنٛدِس گنبرس منٛز دھرم راجا سُند مندر۔ مشرقہٕ کُنٛیٔ ٲس اتھ مندرس گٗلی گولایہِ منٛز کھڑا۔ اتھ زن ٲسی مندر رَنان مگر اوس سُہ بالا خانہٕ وول مکانہٕ ہیوٗ۔ ستن حصن ہنٛدِس اتھ بٔڈِس مکانس اوس ترٛین حصن پپٹھ ورنڈا۔ مندرس منٛز ٲسی پانٛژن پانڈون تہٕ دروپدی ہنٛدی پوٗتلی۔ یِموٗنِش رژھاہ دوٗر پہن اوس اکھ پوٗتُل بھگوان کرشن سُند تہٕ بیٛا کھ پوتھار جوسُند۔ یِم ساٲری پوٗتلی ٲسی ہچوٕ۔ اکھا ایکٹرز منٛیس پپٹھ ٲسی کھزٕ گُلبن ہنٛدِ پنٛچ تہٕ کھزٕ ردبلن ہنٛز بٔڈ ڈیڈی بناونہٕ آمٕژ۔ اتھ ڈیڈِ تل اوس اکھ ٹریکٹر سکھ چھُکراوان۔ اتہِ پپٹھِ گرٛزہتھاہ دوٗر اوس ڈراما گِنٛدنہٕ باپتھ سٹیج بناونہٕ آمُت۔ سٹیجس دوہو انٛد وآسہٕ ہٹہٕ بنأوِتھ یِم بِلکُل ژمہٕ چالہِ آسہٕ۔ یِمن منٛز ٲسی رنگہٕ رنگہٕ کھیٚنہٕ چیز کِننہٕ یِوان۔ شرماہن یِیلہِ سٹیجس پپٹھ کھٔسِتھ دوٗر تام نظر ترٛٲوٕ سبٹھاہ خوبصوٗرت نظارٕ اوس درٛینٛٹھی گژھان۔

ژُمس زنتہٕ بے خودی ہٕنٛدِس حالتس منٛز بھگوان ویاس آو بوزنہٕ تہٕ موسیقی ہٕنٛز سو راگ کنن منٛز گر بزیس یوسہٕ ترٛ ہن سازن پٹھ وُزان چھےٚ۔ أمی بھگوان ویاسن اوس مہابھارت تلیگو زبأنی منٛز بوومُت تہٕ شرماژاوزن پۄنٛژِ مس وید بھارتیہِ ہس منٛز۔ گوڈنچہِ رأژ دوران آو بھارت کتھاہ باوتھ اراد کرنہٕ۔ بھرت کتھاہ (بھارت کتھاہ) وأژ پانٛژِ د وٚہی انٛد۔ اتھ منٛز آیہِ مینکایہِ، ویشو امیترس، شکنتلایہِ، دُشینتس متعلق پرٛ ہتھ کانٛہہ کتھ باونہٕ۔ پتہٕ سپُد بھرت ہٕنٛدِس ذیہنس متعلق، گنگایہِ تہٕ شانتنایہِ ہُنٛد پۄرٕ تفصیل پیش۔ بھیشم ہٕنٛز دٔلیل تہِ آیہِ باونہٕ۔ ستیہِ ولی ہُنٛد خاندر تہٕ باقٕے سأری راونہٕ باوِ کی یۄ تام کھنٛڈ وانس تار دِیٚنچ دٔلیل ادِ پرواہ تہِ مارٕ گژھنگ واقعہٕ، سوٗرے کینٛہہ باونہٕ آو۔ شیُم دوہہ اوس راجیسو یہِ بگاہ تہٕ ششوپال ہٕنٛد بو واقعاتو خأطرٕ۔

''وَن سانیڈو، جمہٕ جیاہن کیازِ کۄ رسر پھ یوگا؟''

''مےٚ کیازِ آسہِ نہٕ خبر، تُہنٛدِس مألِس أس سرپھن ٹۄ پھ دِژٕمژ، تَوے یۄ ژھُرٕ زِاکھ تہِ سرُ پھ گژھِنہٕ زِنٛدٕ روزُن''۔

''آ......آ......تہِ تھے پأٹھی چھسے بہٕ زارٕ گنٛدنس نفرت کران۔ اتھ منٛز چھِ واریاہ خرأبیہِ، حالانکہِ بیٚیہِ تہِ چھےٚ واریاہ ناکارگیہِ یِمہٕ مُلکس خرأبی کران چھےٚ مگر سارِوے، کھوتہٕ بٔڈ ناکارگی چھےٚ زاربأزی۔ انسانس چھےٚ کینٛہہ فطری کمزۄریہِ۔ یِمہٕ ناکارٕ گیہِ دۄر کرنٕچ ذمہٕ دأری چھےٚ فیملی پٹھ، تعلیمی ادارن پٹھ تہٕ سرکارس بیترِ پٹھ، یُتھ کانٛہہ فرد مثألی تہٕ معیأری انسان بٕنتھ ہیٚکہِ۔ اگر دیوارٕ ے کھہ ڈۄ رِس ڈاس گرِ، فریادکس نِش گری زِ؟''۔

بہٕ چھُس اکھ سوال یژھان پرژھُن ،ژٕ ے تہِ تہٕ لۄکن تہِ ۔

''ہاکم بخت انسانہٕ ! چانہِ باپتھ چھُ ناممکن زندگی منٛز تھزر بجر پراوُن ۔، زبردست محنت کرتہٕ ، پزٕ رتہٕ اخلاق ورتاوتہٕ ، تِکیازِ یمو چیزو چھُ دیو ول کۄ ڈمُت ، امہِ رٕنگٕ چھُ انسان کنگال ،سُہ چھُ ووٕنۍ صرف ژھوچہِ وَتہٕ ژھانڈان ۔ژٕ چھُکھنا ژۄ رِژھپہِ یوہے طرٖیقہٕ ورتاوان ۔اتھ ژھوچہِ وَتہِ چھِ ونان لاٹری، محنت نہٕ کرِنۍ ، بے ایمانٔی تہٕ بددیانتی ورتاوِنۍ مگر روپیہِ حاصِل کرنہِ ۔ ہریانہ لاٹری، آندھرا لاٹری، منی پور لاٹری، میگھالیہِ لاٹری! کانٛہہ صوبأیی سرکارہ چھا یمیٚ نہٕ لاٹری چالوٗ کٔرمٕژ چھےٚ ؟ لچھہٕ بٔدۍ لۄکھ چھِ پننہِ اوٚنگجہِ زالان ۔تہٕ صرف چھُ اکھ نفراہ لکھ پٔتی بنان ۔سرکار چھُ یژھان یَژھو کامو سٟتۍ مُلکس منٛز خوشحأ لی تہٕ آسایش! یتھ مُلکس رام جین راج کۄر ، رامُن راج ، نایڈو! ژٕ چھُکھاہ بوزان میانہِ کتھہِ ،سنان چھُکھ تہٕ چھُس یہِ ڈٟلۍ زِتہِ باورِ گژھان ۔لاٹری ہُنٛدے مارِفتہٕ گٔرمیأنۍ أکی بأے پننۍ فیملی بُرباد.....''۔

''افسۄس ! سامی ، ژٕ چھُکھ زانن وول ، ژٕ ے کیازِ پھیرُتھ نہٕ سُہ تمہِ نِشہِ واپس؟ نایڈوہن کۄر افسۄس۔

''یمو تس نصیحت کٔر تِم زأنۍ تٔمۍ دُشمن ۔لاٹری ٹِکٹہٕ کنن وأ لی بنیٚیہِ تس چیرٕ دوس۔ تٔمۍ اوس پلان بنوومُت ۔دۄن لچھن بناوِ مکانہٕ ،ترٛے لچھ تھاوکھ بنکس منٛز فِکسڈ ڈِپازٹ۔ نوکری ژھنہٕ ترٛ أوِتھ، امہِ معموٗلی نوکری منٛز کیا چھُ حاصِل یوان ۔أمۍ خیأ لی پلانن مٔشرو وٕ تٔمِس پٔنُن عیال ۔تٔمس رۄ دنہٕ کانٛہہ توجہ زنانہِ پیٹھ ،شُرٕ ہن پیٹھ تہٕ نوکری پیٹھ ۔زندگی ہٕنٛدی سأری معاملہٕ باسیٚس معموٗلی تہٕ ٔلۍ ۔اسہِ چھُنہٕ پَے زِ تٔمۍ کٔژاہ لاٹری ٹِکٹہٕ ہیٚژ ایہِ مٔلۍ

تہٕ اتھ پٮ۪ٹھ ؠکژاہ روپیہِ خرچاوٕن ۔مگر سُہ اوس صرف قرضہٕ تُلِتھ اَنان۔ ٹِکٹہٕ مٕلی ہیٚنٛز چھےٚ اکھ کتھ مگر لاٹری رزلٹس پرارُن آس خاص کتھ ۔میۆن بوے اوس تتھ جایہِ کأم کران، یتھ جایہِ بس اخبار ہٮ۪تھ یِوان آسی ۔بس آسی بعضے نصف رأژ تہِ واتان مگر سُہ اوس برابر توٚ تام پڑاران۔ؠِتھٕ کھ شخصس، ییٚمِس لاٹری ٹِکٹہٕ ہیٚنٛز ژاپھ ژاہٕژ آس، بنیٚو وُتمس دوس۔ اکہِ دوہہ دِژس تمی یارن پام زِ ژٕ اگر کلہٕ نومرِ تھ پتھ تہِ کرکھ، توتہِ زینکھ نہٕ لاٹری ہُنٛد فسٹ پڑایز۔ میأنِس بأیس گوٚ تسلی، دأر زیٹھ راوٕنی ، گوٛنٛژھہ گُنزاوٕن ۔ دفترس منٛز أسس کتھ تام پڑ أنی پوٚنسہٕ، تم دژ أیس تمہٕ نےٚ دوہن۔ تمن سارِنٕے پوٚنسن ہیٚژن ہتہٕ واد پڑ أنی پوٚنسہٕ، تم دژ أیس تم نےٚ دوہن۔ تمن سارِنٕے پوٚنسن ہیٚژن ہتہٕ واد لاٹری ٹِکٹہٕ مٕلی، واریاہن لاٹری کمپنین ہنٛز مختلف سیرِیزن ہنٛز ٹِکٹہٕ"۔

"ییژٕ ٹِکٹہٕ مٕلی ہٮ۪تھ تہِ زیٚوٚن ناتمی پڑایز"۔

"تمی ہوٚر دوٚیم انعامہٕ تہٕ معموٗلی فرق پنہٕ ستی"

افسوٗس!

میۆن بوے ژالہِ ہے یہِ صدمہٕ مگر ییٚمی شخصن وأتِتھ وۆنمُت اوس زِ ژٕ ہیٚکھ نہٕ یہِ انعامہٕ زِیٕنتھ، تِہنٛدِ ستی گےٚ میأنِس پانس سوے باش یوسہٕ دریوٚدھنس مایا سبھایہِ منٛز گمٕژ آس۔ تنہٕ پٮ۪ٹھ چھُنہٕ تسُنٛد کانٛہہ پَے پتاہ۔اسہِ کٔر پولیسس نِش شکایت درٕج، اخبارن منٛز دِتی اشتہار مگر سُہ دژ اونہٕ کُنہِ نوٚن۔

ییٚمی شخصن انعام زیٚوٚن تس تہِ دژ اونہٕ انعامہٕ زیٛنٕن پھیرٕ وٕژ۔ سُہ گوٚ وانعاچ ٹِکٹ ہٮ۪تھ شہرواریہن ستی کوٚرُن مشورٕ زِ ٹِکٹ کتھٕ پأٹھی یِیہِ بنکس منٛز جمع کرنہٕ۔ییٚمن

ہتی مشورٕ کۆ رُن تموٕ منٛزٕ اوس اکھاہ زبردس چال باز، أچھ منٛز نِیِہ ہے لال کڈِتھ تہٕ پیٚی لگِہ ہے نہٕ۔ تٔمۍ نیٚیس پتہٕ اصلی ٹِکٹ تہٕ تمہِ بدلہٕ تھاوٕنس نقلی ٹِکٹ چنٛدس منٛز۔ انعام زینن وول، گۆ ودوکھ لٔگِتھ تھانہٕ پتہٕ تھانہٕ مگر۔ پولیسن تہِ ہیوٚ کُس نہٕ مدد کٔرِتھ۔ أکس رتٕس پھیوٚ رہٹٕر ہٹرِ تہٕ آخرس کٔرِن خودکشی۔

”افسوس! کۆ تاہ بدقسمت اوس بچور!“

امہِ باپتھ کس کھألی زِرٹہٕ؟

مےٚ ہے پزٕ ژکھ، یہٕ وَنے زِیمو زار گٔنڈٕ نچ شہمتھ یورأنی تہٕ پھہلاو، رٹہٕ چھُ تمہٕ نٕے توہہٕ چھُ طاقت، فأصلہٕ ہے کٔرِوتھٕ ہیکو رشوت خوری، ناانصأفی، زار گٔنڈنس تہٕ باقٕے خراب کامن پابنٛدی لگأوِتھ۔ مگر تُہی چھُنہٕ اتھ متعلق سوٗنچان، تُہی چھِو نان انسانن منٛز گرٛۄ طبقہٕ بندی آسنۍ۔ تُہی چھُوٕ چھان پزٕ بتھ طبقہٕ چھُ بیٚین طبقن ہنٛز خأصیت رٹان ۔ اکھ أکس پیٹھ امتیاز پزٕ اونہٕ باپتھ۔ تھدٕ بن طبقن ہنٛد بن لۆکن باپتھ گُری سوار، گُری دوراونچہٕ کھیلہٕ تہٕ بوٗنی مٕمن طبقن باپتھ لاٹری ٹِکٹہٕ، زار تہٕ یچھ کامہِ۔ امیرن ہنٛز کرونہٕ أسی فِکر۔ مگر رِکھشہٕ چلاون وألی، چاپہِ وان چلاون وألی، پان بیڑی کٔنن وألی، پھیرِ وألی، ہوٹلن ہنٛدی بہرٕ، ڈۄن وألی نوکر۔ یم سأری چھِ زار گٔنڈِتھ گاٹہٕ ٹُلان تہٕ ذٔلیل گرٛھان۔ دوٚہلہِ چھِ یم کأم کٔرِتھ پوٗنسہٕ زینان تہٕ روٚتلہِ چھِ زار گٔنڈِتھ پھانگرٕ گرٛھان ۔ پگاہ صُبحن چھِ دُبارٕ کأم شروٗع کران، بیٚیہِ زینان، بیٚیہِ زار گٔنڈان تہٕ بیٚیہِ پھانگرٕ گرٛھان۔ اوہنٛد یہِ زہر بۆ رمُت کارگرٛھیا ہمیشہِ چلہٕ وُن روزُن!

سامی! أسی ہکو نہٕ وٕنِتھ شکھے چھُ زِیہِ کارٕ رُکیاہ۔

اَوے چُھس بہٕ ناراض ۔ زار ِگنڈٕ نُک وبا پھہلیو وُکل عالمس ۔ أمِۍ وۆل سوُرے سماج جنٛگلِٕ نارِ کِی پأٹھی ۔ انسأنی سماجس ڈٕل صوٗرت، یتھٕ پأٹھی راژٕنل سُنٛد بُتھ کارکوٹ ناگہٕ سنٛزٕ وٹو پھوٗستی بدصوٗرت بنیو مُت اوس ۔ أسۍ ہکو نہٕ اتھ مرضس کتھوٗستی علاج کٔرِتھ ۔ اسہِ پَزِ جنٛمے جیاۓنٛدی پأٹھی سرپھ یکیہِ ہُک انتظام کرُن ۔ اتھ پۆ وتر نارس منٛز پزن تِم سأری دأزِتھ دِنی ، یِم زار ِگنڈ نُک پلان کران آسن، یِم بیٛین زار ِگنڈنس پٔٹھ آمادٕ کران آسن تہٕ زار ِگندن والین مٔتھِ مٔتھِ دوان آسن ۔

ژون پانٛژن ِمنٹن روٗدی تِم دونٕوے ژھوپہٕ کٔرِتھ ۔ پتہٕ پرُژھس شرماہن

”مےٚ باسان یہٕ آسہِ چانہِ ازرأ ژہنٛدِ ڈرامہُک اکھ منظر تہٕ ۔

”آ......آ......سامی......ژُ چھ زِضرٕ رڈراما۔ ازرأ ژمنٛز یہٕ ڈراما ِگندن وألی چھِ گانگنڈلوٗکھ۔ تِم چھِ ڈراما ِگندن گٔری آسنہٕ کِنی عالمس منٛز زانہٕ یِوان“۔

یۆ دوَے مےٚ تِم وُچھمتی چھِنہٕ مگر تِہنٛدی بأتھ تہٕ مکالمہٕ چھِم بوٗزی متی ۔ وُڈٕ ر ٹہنگرٕ بن پٔٹھ چھَوٕ توہہِ آوازن ہنٛدِ بازگشت باپتھ مایکہٕ لاجمٕژ ، زِنتہٕ بہٕ یِم آوازٕ ریڈیو پٔٹھ بوزان چُھس ۔ ووں گۆ ومیوٗن تجرُبہٕ روزِ تۆ تام اڈلیوٗک یۆ تام نہٕ بہٕ تِم اسٹیجس پٔٹھ ایکٹنِگ کران وُچھکھ ۔ ساڑِ نوِ بجہِ تام روزوٗتی تہٕ أڈِس گانٹس وُچھِو اداکأری......“

تھوٗ دووتھان ووتھان وُنُس ونکاٹا ڈاری ناڈوہن‘

”چلو، تِی کرَوٚ“۔

بھارتم ِمتا جاے أس کتھایہِ خأطرٕ ژارنہٕ آمٕژ ۔ یہِ أس کرِہیٛنو پرٛدوٗستی ولنہٕ آمٕژ ، یمن پٔٹھ تیز گاش پیوان اوس ۔ ہچہِ کوٗٹھن بأنٛسہٕ ڈنڈن تہٕ گُلی لگن الونٛد بجلی بَتہِ آسہٕ

زنتہٕ بٔڈس سرس منٛز، پمپوش ہشہٕ باسان۔ بے مقصدتہٕ فکرِ نہٕ ترن والہِ لگاتار کرٛ بکہٕ نادتہٕ کتھنِ ہُنٛد گرٛ بزٕ اوس کھلہٕ زۆنہٕ گاشس منٛز سمندرس منٛز آبُک گرہٕ بزُن یاد پاوان۔ أنٛدۍ پکھۍ کوٚ ستوأ ٹھومپلو پپٹھِ آءتۍ گأمی أسۍ پٹ سن ٹھیلن کُن ڈاپھ ترٛ أوِتھ، یم تمو پانس ستۍ أنٛۍ ءتۍ أسۍ۔ لۆکن اوس سخ جوش۔ تم أسۍ حدٕ روٚس خوش۔ تہٕنٛد بو اسن کھنٛگالو ستۍ اوس ماحول سبٹھاہ خوبصوٗرت زنتہٕ گُنہِ باغس منٛز برجستہٕ پھٔلے لُجمٕ أس۔ تہنٛزٕ کرٛ بکہٕ آسہٕ ڈولہٕ ٹھس چہِ آوازٕ۔ وینکاٹا ڈرامے نائیڈو آو ہری نارا ینم شرماہس ستۍ تہٕ شرما ہیٚہنوٗن مندرس بروٚنٛہہ کنہِ أکس آرام دہ جایہِ۔ امی ساعتہٕ گوٚ وگوٚنُک تہٕ ادکأری ہُنٛد پروگرام ''یکشا گانام'' شروٗع۔ زیوٗٹھ جُبہٕ لأگتھ ڈول واین وول اداکار کھوٚت سٹیجس پپٹھ، جُبس أسس چاندِ ہنٛز زٕژ ووتھان۔ گردنہِ اوُسس پلوٕ لِتھ یتھ کُن خنجر الونٛد اوس۔ اتھ منٛز اوس ڈنٛڈٕ۔ سہٕ گریٚز ہو۔

خبردار، ہُشیار

ہے تماشہِ وُچھن والو

خبردار روٗزو

ہُشیار روٗزو

یوٚ تام یتھن چھو

سبھا گرٛ ژہِ شروٗع

تہٕ رازٕ انہِ تشریف

وُچھوٗ چھو رازن اوٚن تشریف

رازن اوٚن تشریف

ڈولہٕ وول اوس سٹیجہِ کہِ اکہِ انڈہِ پیٹھ بیٚیس انڈس دوان، زنتہٕ پزٕی کانٛہہ رازٕ پنہٕ وول اوس۔ یہِ وُچھتھ آو شرماہس اَسُن ''پڈٕ رُت...... پڈٕ رُت ''تُہنٛد ڈول واین وول چُھ ڈراماہس منٛز زِنٛدٕ کردار۔

''پرار، گوڈٕ ہاوِن مناسوامی پان، اِدٕ کر کتھ!'' نیوڈوٚہن وٚون۔

''ایڈالامناسوامی؟'' سُہ کُس ساچُھ؟ مہابھارتس منٛز چُھنہٕ کانٛہہ کردارٕ ے!

ایڈالامناسوامی چُھ دریودن سُنٛد کردار ادا کران۔ تیٚتھ کوٹ لاٗ گتھ یتھ زِتنہٕ ووتھان چھےٚ، ہیوٗ گرلاٗ گتھ، بوٚٹھ لاٗ گتھ تہٕ اَچھن پیٹھ گاگل۔ ییٚلہِ سُہ سٹیجس پیٹھ نوٚن گژھان چُھ، نیٚنٛد رٔہتی تماشہِ بین چھِ تھوٚد گژھان وُتھتھ''۔

شرما گوٚ وغوطن ہیوٗ۔

مہارشی ویاس تہٕ آسہِ ہے نہٕ ہیوٗ کمُت انداز کرِتھ زِ دریودھنس کیا آسہِ ہے اَچھن گاگل لاٗ گتھ تہٕ ہیٗوس گرگنٛڈِتھ۔ ووں گوٚ وفن تہٕ ہُنر چھِ وقتس سٍتی سٍتی بدلان۔ بھارتھ کتھایہ ہُنٛد چُھ ترجمہٕ پیش یوان کرنہٕ، اِدٕ بولن واٗلی زن چھِ تلفظس اَدرٕ کھلے کران، کردارزن چھِ عجیب عمل ہاوان۔ پکو پوشا کھ چھکھ محض واہیات، اتھ چھنہٕ کانٛہہ سنان۔ اگر بوزن واٗلی تہٕ وُچھن واٗلی مہا بھارت کہِ پیغامہٕ سٍتی متاثر سپدن تہٕ چُھ کاٗفی۔

شرماہس گوٚو سامعینن کُن دیان۔ لوٗکھ اَسی دوکانن بروٚنٛہہ سٹیجکہِ اکہِ طرفہٕ دیوارٕ کی پاٗٹھی اِستادٕ۔ تمہ اَسی گرم گرم ضیافتھ کھیوان۔ چاے چینہٕ والین، پان ہیٚنہٕ والین،

گوجہِ رٹن والین ،پھوکہٕ بالہٕ مٔلی ہہنہٕ والین ،سٹیلو بانہٕ مٔلی ہہنہٕ والین تہٕ رِبن رَٹن والین ہٕنز ہیرٕ بارَے أس۔ اتہِ پیٹھ ہنا دٔر رپہن وُچھ تمی بجہِ ہٹہٕ ،یمن منز گاشہٕ گاش اوس۔ لۆکھ أسی اور یِوان تہِ تہٕ گرٛھان تہِ۔

وُچھ سا! وینکٹا داری ناےڈو! ہُمہٕ بجہِ ہٹہٕ تہِ چھا دوکان؟'' شرما ہن پرٛژھُس ۔ پکھ سا۔ أسی تہِ دِموتتہِ نظراہ۔

ناےڈو تہٕ شرما لگی پکنہِ۔لۆکوتزٛ أ وأہنٛدٕ پکنہٕ خاطرِ وَتھ۔اتہِ أسی سخ ہیرٕ بارَے۔ تھمبر ہندی گُلین منز تہِ أسی لمپ دَزان تہٕ ہٹن ہٕنٛدٕن براندٕن پیٹھ تہِ۔

''وُچھ سا! کانٛہہ دھوکہٕ بأزی چھنہٕ ،کانٛہہ جادٔ گٔری چھنہٕ۔ انعام چُھ خوش قسمتی میلان ۔اتہِ چُھ ہستہِ سُنٛد ،وٕنٛٹہٕ سُنٛد ،ہہہ سُنٛد ،گاوُ سُنٛد تہٕ گُری سُنٛد تصویر بنأوِتھ۔ تھَو پوٛنسہٕ تتھ تصویرس پیٹھ یُس ژےٚ پسند آسی۔ اگر نٔژوُن فریم چأنِس پسندیدٕ جانور سنٛدِس تصویرس نِش رُکہِ ،أسی دِموے ژےٚ پٔنٛژ ژور آنہٕ تہِ تہٕ چأنٛی ژور آنہٕ تہِ یعنی پانٛژن روپین پانٛژ ھ تہٕ داہن روپین داہ علاوٕ۔یہِ چُھ قسمت!'' یہِ شوShow چلاون وول اوس مگافونس پیٹھ کرٛہکہٕ دِوان۔لۆکھ أسی حیوانن پیٹھ پوٛنسہٕ لایان۔فریم اوس گوڈٕ تیز نژان، پتہٕ رفتار کم کران تہٕ أخرس رُکان۔یم پوٛنسہٕ لاین وألی کامیاب گرٛھان أسی تِمن أسی دوگنہٕ پوٛنسہٕ میلان، یم ناکام أسی گرٛھان تِہنٛدی پوٛنسہٕ أسی شوShow کرن وألی نِوان۔اتھ گیمہِ چھِ وَنان ''ڈلینگر'' مگر ہٹہِ انٛدٕ رکیا چُھ سپدان

''ہٹہِ منز چُھ Pin Board گِنٛدنہٕ یِوان'' ناےڈو ودرٛاو ہٹہِ کُن۔

شرما پوٚکُس پتہٕ پتہٕ۔ہٹ أس لۆکوٕ ستی بٔرِتھ۔اتہِ اوس ٹیبل پنٛہکی پأٹھی اکھ

گول فریم نژان۔ اتھ اوس بأنسہٕ ستۍ بناونہٕ آمتِس دیوارس ستۍ گنڈ کٔرِتھ۔ فریمس پٮ۪ٹھ أسی مختلف رنگن ہنٛزٕ ٹیچہِ۔ گندن وألی أسی تیر چلاوان اتھ فریمس۔ أکی نفرن دِژ ووزجہِ ٹیچہِ پٮ۪ٹھ تیر لایِنچ بۄلی پانٛژہ روپیہِ، ترٛے تیر چلأوِنۍ۔ ووزجہِ ٹیچہِ لۄگ نہٕ اسُنٛد کہنٛی تیر۔ اگر زِ تیر ووزجہِ ٹیچہِ لگہٕ ہن تس نفرس میلہٕ ہَن ؤہ روپیہِ، اگر ترٛنہٕ وٕے تیر لگہٕ ہنس تیٚلہِ میلہِ ہنس ژتجہِ روپیہِ۔

”باقٕے ہٹن منٛز تہِ چھایژھے کھیلہٕ“ شرما ہن پرژھُس۔

”نہ نہ، تتہِ چھےٚ امہِ کھوتہٕ بجہِ گیمہٕ ”چنتا جنجا لٹا“ چھےٚ وُنۍ کھٮ۪ن چلان“ نایڈو ہن وۄنُس اتھ گیمہِ منٛز ہکٮ۪ن ۲۴ نفر حصہٕ نِتھ۔ یہے چھےٚ تمبر ہندی بیٛاکھ گیم“۔

شرما ہن وۄنُس، تھووِوِنۍ، مےٚ کۄرُن کلہٕ دود۔

”نہ ساتہٕ بیٛا کھ گیم چھےٚ سارِوٕے کھوتہٕ بۄڈ، تتھ وَنان ”اندر تہٕ نبر“۔

”نہ نہ، مےٚ چھنہٕ ووٕنۍ کانٛہہ گیم وُچھنۍ تہٕ بوزٕنۍ“۔

یہِ وَنان وَنان نۍ شرما ہن سڑکہٕ کُن دو۔ نایڈو ہن اۄن واپس تہٕ دۄپنس یۄت زیادٕ چُھیاہ کلہٕ دود؟ شرما ہن وۄنس نہ نہ ژٕ وَنتہٕ مےٚ ژےٚ کیا خیال چھےٚ مہا بھارت یگنس منٛز پیٚژ زأری گیمن متعلق؟ نایڈو زردیو تہٕ وۄننس وُچھ سایہِ چُھ کرُن پیوان، لۄکن چھےٚ روپیہِ داہ بنان۔ اسہِ چھِ ووٕنۍ ژےٚ یوت روپیہِ دِنۍَ!

شرما ہن کٔرِس بتھس نظراہ۔ پتہٕ دِژ اوسہٕ گامس کُن کلہٕ بۄن کُن ترٛأوِتھ زنتہٕ سُہ دنیاہس منٛز کُن تہٕ کیٛول اوس۔

☆☆☆

سید اختر منصوٗر

کاشِر شاعری روایتی تناظرس منٛز

روایت گیہِ کانٛہہ عمل، دستوٗر، طریقہٕ کار، رسم یا کرتوٗت یُس موجوٗدٕ زمانہٕ بروٗنٛٹھٕ کنہِ سببہٕ زایُن آسہِ لوٚبمُت۔ روایتن ہٕندِس وِحاطس منٛز چھِ الہٕ پلہٕ سماجُک پرٛ ہتھ کا شعبہٕ اکہِ نٕہ تہٕ بیٚیہِ رنگہٕ یِوان۔ گوکہِ کٔہی یاہ روایتہٕ چھ زأنتھ مأنتھ قأیم کرنہٕ یِوان اما پوٚز کٔہی یا روایتہٕ چھِ نہٕ شوٗنکھ پأٹھی تٔمی انمانہٕ وجوٗدٕ کی جامہٕ لاگان یِیٚمہِ انمانہٕ پأنٔی پانٔے لکہٕ بأتھ وجوٗد کس دأیرِس منٛز أڑِتھ پھأنٛپھلان چھِ۔ روایتن چھِ باضے ماحولٕچ موافقت وانگ پھالاوٕنکی سنٛزٕ تہٕ سامانہٕ فراہم کران تہٕ باضے چھِ ماحولٕچ غیر موزونیت یَمن وانگ وَٹنس پیٹھ مجبوٗر کران۔ یَمن روایتن چھُ وقتُک واوڈٕہتھ نِوان پتہٕ اگر کتھ چھَ روزان سو چھےٚ تحرٖرس تام محدوٗد آسان اتھ پیٹھ چھِ یِنہٕ والہِ زمانٕکی آدم گاہے حأرأنٔی ہُنٛد مظأہِرٕ تہِ کران۔ روایتن ہُنٛد وجوٗد چھُ اختتام چھِ ہَنہِ ہَنہِ سپدان۔ یُس اکھ عام انسان سیٚدِ سیٚوٚد محسوٗس چھُنہٕ کران۔ اگر اسلأمی نظریہٕ ہیٚچ کتھ گرواتہِ چھُ روایتن بیٚاکھ اکھ مفہوٗم تہِ۔ سُہ گوٚو حدیث نقل کرٕنی۔ ووٚنی گوٚو أسی گرو عام زبأنی ہُنٛد معنہ مطلبہٕ حوالے روایتن ہنٛز کتھ۔ یِیٚمیُک تاثُر سمأجی تہٕ ادبی پوٚت منظرس منٛز گاہ بگاہ دِرٛینٛٹھی چھُ

گژھان۔

ادب چُھ روایتن ہُنٛد مٔنزل ۔اتھ اَنٛد رچھِ روایتہٕ ووتلان، پھٲلان، کھوٚچہِ کھسان تہٕ کُنہِ وِزِ مران تہِ ۔ روایتن چھِ شاعری ہٕتی دوٚیہِ انٛدٕ وابستگی ۔ اکھ گٔیہِ تِمن روایتن ہُنٛد تناظرس منٛز یمہٕ شاعری ہٕنٛدِس تخیلس تہٕ تخلیقس پٮ۪ٹھ اثر انداز چھِ سپدان۔ یتھ اَنٛد راسلوٗب ہیت، عروٗض تہٕ صفتن ہُنٛد ورتاو یا تخیّلی اعتبارٕ موضوعی انتخاب تہٕ بُرژر شامل چُھ ۔شاعری یوٚسہٕ دوٚیم وابستگی روایتن ہٕتی چھِ سو چھِ شاعری اَنٛد ر روایتن ہُنٛد ورتاو نفسِ مضموٗنہٕ رٔنگی ۔ امہِ وابستگی ہٕنٛدِ وساطتہٕ چھِ کٲہ یا روایتن رژھراو حاصِل سپدان ۔تِمے عناصِر، تمہٕ عملہٕ یا تِم ناو چھِ ہٕدری اظہارٕکس روپس منٛز کُنہِ کالچ ترجمٲنی کران تہٕ پٔنٛنی یادتہِ سأمتھ تھاوان۔

یمن سمأجی منظر نامن منٛز ساخت یا اہمیت ختم چھِ سپدان یم تحریر چھِ نٔوِس زمانس اکہِ رنگہٕ گذریامتہٕ زمانک اٰنہٕ ہاوان تہٕ کُنہِ کُنہِ موڈس پٮ۪ٹھ باور کران زِنو وِزِ مانٛچ جدیدیت چھِ یمٕنے عملن، تجربن تہٕ عنصرن ہُنٛد ڈ۪وکھرٕٹھ موجوٗد ہیتس وأ ژھٕٹ ۔شعری روایتن ہٕنٛدی حوالہٕ اگر کتھ کَرو حضرت شیخ العالمؒ تہٕ لل دیٚدِ بروٗنٹھ وجوٗد س آمٕژ شاعری ہُنٛد مواد چُھ اسہِ نِش نہ آسنس برابر موجوٗد داوِ کٔنی چھ امہِ کالہٕ چھن شعری روایتن ہُنٛد تذکرٕ کَرُن مُشکل ۔مگر لل دیٚدِ تہٕ حضرت شیخ العام ہٕنٛدِس دورس منٛز سپٕز واکھن تہٕ شرٔ وکھن ہٕنٛز روایت قٲیم امہِ کالہٕ بروٗنٹھ یُس شتی کنٛٹھن شعری مواد میسر چُھ تتھ اگر چہِ بیٚیہِ حسابہٕ شرٔ وکھن ہٕتی ہناہشر تہِ چُھ ۔اما تیٚچ زبان چھَ بیٚو ن تہٕ بدٔ ن تہٕ از کہِ شعری مزاژٕ حسابہٕ فہم وادراکو دأ یرو نبر ۔شرو کھن ہٕنٛز زبان چھِ امہِ نِشہِ قابلِ فہم ۔ یژر چُھ یِ زِ زبأنی ہٕنٛدِ

ورتاوِ چ روایت چھِ وقتی تقاضو تہٕ زبأنؠ ہٕنٛدِ معیارٕ حسابہٕ پژٕتھ زمانس منٛز قأیم سپدان زبأنؠ ہٕنٛدِ معیارٕ چ تہٕ ورتاوِ چ روایت چھِ پانے قأیم تہٕ سپدان تہٕ پانٕے نۆو روٗپ تہٕ لبان۔ وقتہٕ کِس رفتارس سٟتؠ چھِ لہجہ تہٕ بدلان ، علامتی تہٕ استعاری ول تہٕ ژھل تہٕ۔شُروکھن تہٕ واکھن ہٕنٛز روایت تہٕ گٔیہِ نۆو ورنگ رٹان تہٕ وژنن ہٕنٛز روایت آیہِ وجوٗد دِس یوسہٕ پتہٕ غزلہٕ صنفہٕ ہٕنٛز بنیاد بنیایہِ۔ وژان کال روٗ دواریاہس کالس قأیم یوٚ تام کیٛژھن نقادن ہٕنٛدِ وَننہٕ کِنؠ محموٗد گأمؠ ین فارسی کس اثرس تل غزلن دِس ٹُل بقولِ مشعل سلطان پوری ”فارسی غزلہٕ ہٕنٛدؠ مخصوٗص تکنیک تہٕ امچہِ اہم خصوٗصیژ نظرِ تل تھأوِتھ ہکو وٕنِتھ زِ کأشرِ شأعری منٛز ٹُل محموٗد گأمؠ یِنے اتھ دِس (سون ادب:۱۹۷۲) امہِ قولہٕ حسابہٕ چھِ یہِ کتھ صاف سپدان زِ خیالہٕ کہِ صورژ کِنؠ چھُ فارسی کِس اثرس تل غزلہٕ صنفہٕ ہٕنٛز روایت قأیم کرن وول شأعر محموٗد گأمی۔ حالانکہ بغور اگر جأیزٕ ہیمو غزل آیہِ وژنن ہٕنٛزٕ ے ہنا نۆو و شکل بٕنِتھ وجوٗد دِس۔ موضوعی اعتبارٕ گٔیہِ نہٕ اتھ اندر ریکدم کانٛہہ نۆو واہم روایت شأمِل مگر نٔوؠ موضوٗع روٗدؠ ہَنہِ ہَنہِ غزلن اندر رجاے رَٹان۔ أتھؠ سٟتؠ سپزٕ غزلن اندر حُسن ، عشق ،ہجر ووصال ہِوؠ موضوٗع ورتاوِنچ یہِ ڈٕلؠ زِ تہٕ اکھ روایت قأیم۔ شاید ے آسہِ ہے سُہ کانٛہہ کلام یتھ اندر رنہٕ یمن موضوعن ہُنٛد ورتاو آسہِ ہے گٔرِتھ۔ حُسن وعشق تہٕ ہجر ووصال ہی یِمے موضوٗع بنیاے۔ غزلہٕ ہٕنٛز پرزنتھ تہٕ برابر چھِ یِم موضوع۔ یتھ جدید زمانس منٛز تہٕ رواأیتی انمانہٕ پانوٚن تجربن ہٕنٛدِس وٕلِنس منٛز پیش سپدان۔ زبأنؠ ہُنٛد ورتاوِ یوسہٕ روایت اتھ شأعری منٛز درٛینٹھی چھِ یِوان تتھ اندر رکوٚ ررسُل میرن اکھ نۆو واستعأری تہٕ علامتی وپہراو پأدٕ ٹٕمی گٔری اتھ تناظرس منٛز پیکر ترأشی ہٕنٛدؠ نٔوؠ تجربہٕ تہٕ کیٛنٛہہ نزاکت۔

سأوِ نفسِ مضموٗن ورتأوِتھ کٔرِن اکہِ قسمچ رٕوایت قأیم ییمہِ کنٛ أمِ ہنٛزِ شأعری سبٹھاہ مقبولیت چھِ حأصِل۔ محموٗد گأمی تہٕ رُسل میرنس لسأنی ورتاوس اندر چھِ سیٛدِ سیٛوٚد اکھ تفاوت لبنہٕ یِوان۔

بہٕ کوٚرنس مارٕ عشقن چانٛز بہٕ کوٚرنس خار کر مےٚ لانٛز

مےٚ گیمو یارٕ چانٛز کل وولو موژل وولو موژل

(محموٗد گأمی)

☆

روش مےٚ روش ہاے پوشہِ مالِکے

بوش حسنٕک سوریے کالِکے

(رُسل میر)

یوٚہے ورتاو چُھ امہِ پتہٕ کیٚن کٕہو یاہ شأعرن ہنٛدِس کلامس اندر لبنہٕ یِوان ییمن اند رصوٗفی شأعرن ہُنٛد اکھ کاروان تہِ شأمِل چُھ۔ ییمو تصوٗف کِس موضوس منٛز تہِ زبانٛز ہنٛز یہِ روأیت کُنہِ حدس تام قأیم تھأو اماِ تہنٛد موضوٗع اوس وکھرٕ تہٕ تمو کٔر اکھ اہم روایت صوٗفی شأعری ہنٛدِس رنٛگس منٛز پیش۔ یتھ اند رسوٚن ابہام تہِ چُھ تہٕ اجمال تہِ چُھ تہٕ رُسل میرنی پأٹھی جمال تہِ چھ مگر أکِس الگ انمانس منٛز۔ رُسل میرنی روایت تہِ روزِ بروٛنٛٹھ پکان تہٕ مہجوٗر تہٕ آزادن تہِ کٔر اتھ پأروی خصوصاً لسأنی ورتاوکہِ حوالہٕ تہٕ صوٗفی شأعرن ہنٛز روایت تہِ چھِ موضوعی اعتبارٕ تا ایٖ دم بروٛنٛٹھ پکان حالانکہ اَتھ اند رٕ وٚدنہٕ موضوٗعی تہٕ معنہِ ساوبر حوالہٕ سُہ معیار موجوٗد نہ چُھ تمہِ انمانٕک ابہام تہٕ منظرکشی جدید صوٗفی شأعری

ہٕنٛدِس دامانس چونہٕ جَران ۔ حالانکہ روایتی علامتی ورتاوگوٚ ونہٕ مکمل تبدیل بلکہٕ علامت سأزی ہُنٛد اکھ جدید نظام لوٚگ پھبنہٕ یُس وُنستام روان تہٕ دوان چُھ ۔ یتھ سماجس تہٕ تہذیبی منظرنامُک ڈٔوکھ برابر چُھ، تیمہِ روایتی علامتن نوٚو آکارعطا کوٚر راوتام اوس گُل تہٕ بُلبُل ۔ شمع تہٕ پوٚنپُر ہِشہِ علأمژ لول، ہجر، وصال یا ناپایٔدأری ہٕنٛدی رنگ عکساوان تہٕ وونی آے یمن ہٕنٛدِ وساطتہٕ سمأجی بیدأری، آزأدی ہُنٛد جذبہٕ، غیرت تہٕ انقلأبی شعوٗر ووتلاوٕنکی سٔژ تہٕ سادن کرنہٕ ۔ بہرصورت چُھ لسأنی ورتاوزمان کنہٕ تقاضوحسابہٕ جدید تیکس رنگ منٛز رنگنہٕ یِوان لہٰذا ہکو ؤنِتھ زِ اتھ تناظرس کانٛہہ مکمل وأنس موجوٗد روزن وإٔجنۍ روایت قأیم سپدٕنی چھنہٕ ممکن آسان ۔ یی چُھ وجہ زِ پٔتۍ مِس علامتی اظہارس ستۍ چھِ نٔوی طرح تہٕ طریقہٕ زایُن لبان روزان ۔

متیا یتھ بےتوفیق شہرس لوٚ گُھ کوٚت
اگر ونہِ تہٕ کانٛہہ رکھا اَتھس چھے مٹاوے

(راہیؔ)

شأعری ہٕنٛزن دٔویمین صنفن انٛدر تہٕ چُھ شعوٗری طور یا بےشونکھ پأٹھی روایت سأزی تہٕ روایت ۔ شکنی ہٕنٛز مثالہٕ دیِٕو مان یِوان ۔

قصیدٕ گوئی انٛدر چھنہٕ کأشِر انٛدر کانٛہہ خاص روایت رتھِ کھٔژ مژ ۔ بقولِ غلام نبی آتشؔ الہٕ پلہٕ ڈاے ہتھ ؤری برونٛٹھمہِ "باغِ سلیمان" قصیدٕ کی شعر چھِ میسر تہٕ تمہِ پتہٕ چھنہٕ آتش صأبنہِ قولہٕ مطأبق ۱۹۴۷ء تام کُنہِ تہِ کأشرِ اورِجنل (Original) قصیدُک پے میلان (بحوالہ سون ادب: ۲۲۔۲۰۲۱)

اَتی چُھ ثابت سپدان زِ پٲنٛژ قصیدٕ تصنیف کرنٕچ روایت چھنہٕ کاشرِ زبانؠ منٛز کانٛہہ خاص مقام پرٛاونس اندر کامیاب سپز ہٕژ ووٚنؠ گوٚ وادبی شوٲہد چھِ توٲریخُک سُہ سبق یاد پاوان یُس قصیدٕ گوئی اندر ترجمہٕ کٲری ہٕنٛز روایت قٲیم سپدنُک باس چُھ دِوان۔ روایتِکس اتھ دورس منٛز آو کہٕ یاہ فارسی تہٕ عربی قصیدن ہُنٛد کوٗشُر ترجمہٕ وجوٗد س۔ امہٕ روایتِکس سائبانس تل یوسہٕ قصیدن ہٕنٛز ترجمہٕ کٲری سپز تمہِ کوٚر کاشرِ زبانؠ ہٕنٛدِ حوالہٕ ژھربرٕ پوٚرٕ۔ البتہٕ یہِ روایت تہِ آیہِ ژھوکان مگر سانہِ زبانؠ میوٗل "وردالمریدین، الوسیلہ، بانت سعاد، قصیدۂ برد، ہِوٚہن قصیدن ہُنٛد سرمایہِ۔ حالانکہ ۱۹۴۷ء پیٚور چُھ کاشُر وشاعرو تہِ کیٛنٛہہ قصیدٕ تصنیف کٔرِتھ شٹھنیار پھٹر وومُت یمن شاعرن منٛز چھِ امین کامِلؔ، رسا جاودانیؔ، غلام نبی گوہرؔ، رفیق رازؔ ہوی معتبر تہٕ ماہر شاعر شامل مگر یہِ روایت روزنہٕ دمہٕ خمہٕ سان قٲیم۔

یوٚ تام رثاییٖ شاعری ہُنٛد تعلق چُھ توٲریخی شواہد وحسابہٕ چُھ کاشرِ زبانؠ منٛز اتھ سلطان سکندر ہٕنٛدِس دورس منٛز زبرپاٲٹھؠ دس ووٚتھمُت مگر کنو ہمہِ صٔدی ہٕنٛدِس اٲخرس تام سپز نہٕ اتھ صنفہٕ اندر کانٛہہ مخصوٗص تہٕ منفرد روایت قٲیم۔ اماپوٚز اکھ مکمل بنیاد سپز قٲیم یتھ پٮ۪ٹھ اکھ سو روایت تعمیر سپز یتھ تیٚتھ اکھ الگ تہٕ خاص مقام حاصِل چُھ یُس نہٕ بیٚیہِ کُنہِ تہِ صنفہٕ باگئی چُھ آمُت۔ گٲہ یاہ محقق چھِ امہِ کِس عروٗضی نظامس، اسلوٗبس، ہیتس تہٕ وزنی نظامس عالمی سطحس پٮ۪ٹھ اکھ بیوٚن شناخت فراہم کران۔ یمن مرثین ہٕنٛز یہِ بدٔن روایت چھِ از تام قٲیم یوسہٕ علمی تہٕ ادبی افادیتہٕ تہٕ انفرادیتہٕ کِس تناظرس منٛز کاشرِ ادبُک موٗلُل تہٕ رسُل سرمایہِ رژھراوِتھ چُھ۔ مگر یہِ چھِ اکھ حقیقت زِ یمہٕ معیارٕ کی

تہٕ فکری وُسجارٕ کِ مصنف اسہِ وُہمہِ صٔدی ہٕنٛدِس وسطس تام پأدٕ گٔری تمہِ معیارٕ کِ مصنف چھِ تتھ جدید دورس منٛز نہٕ آسنس برابر دراینٛٹھی ہِو ان ییٚلہِ زن یہٕ چھا اکھا اہم باوتھ زِ روایت چھ برابر قأیم تِکیازِ ییٚلہِ زن علمی تہٕ ادبی ہُنٛر مندی ہُنٛد چھِ مرثی نگأری سٮ۪ٹھاہ زیادٕ تقاضہٕ کران۔ فارمہ، ہیتہٕ، عروٗضی، علمی تہٕ لسأنی اعتبارٕ مرثین ہُنٛد موجوٗدٕ روأیتی نظام أکس مکمل صوٗرتس اندر قأیم کرنس اندر رچھ خواجہ حسین میر تہٕ قاضی احمد علی ہوٚبن مرثی نگارن ہُنٛد اکھ اہم رول روٗدمُت۔ أتھی سٟتی آے روأیتچہ پأروی منٛز مرزا ابوالقاسم، حکیم حسن علی، حکیم حبیب اللہ، منشی صفدر بیترٕ ہوی بلند پایکی مرثی نگار وجوٗد ٚس یمو اتھ رِوایتس خوٗنِ جگر دِتھ گوڈٕ بوٚ رتہٕ لا مثال علمی تہٕ ادبی خزانہٕ ترٛ وٗکھ یتھ کُن یتھ اند رفنی کمال، ادبی جمال تہٕ لسأنی جلال گاشہِ تارکن ہٕنٛدی پأٹھی عیان چھُ۔ مرثین ہٕنٛز یوسہٕ روایت بارسس آیہِ سو چھِ زٕ ہتھ وٕری گُزرنہٕ باوجوٗد تہِ پننہٕ وقتُک تہٕ عضمتُک پانے اعلان کران۔ ساسہٕ وادمرثی سپٕز تخلیق یمہٕ علمی، ادبی، فنی، تکنیکی تہٕ لسأنی لحأظہٕ بے مثال چھِ۔ یمو منٛز سونہٕ ہاربرتہٕ گونہٕ ساوبر مانٛچھ ٹانٛٹہِ ہٕنٛدی پأٹھی پریڈان چھُ یمن ہُنٛد رٕسلِ تہٕ مرٛ ھلِ اظہار چھِ فصاحت تہٕ بلاغت کٕٹِن آبشارن زایُن بخشان۔ (بحوالہ، فکر، ہُنٛد أنہٕ) کلاسیکی مرثی چھِ کأشرِ ادبٕچ سو صنف ییٚچ روایت تمے انمانہٕ ازتہِ بروٚنٛٹھ چھُ پکان یٚمہِ انمانہٕ مکمل صوٗرت رٕٹتھ یہِ قأیم چھِ سپد یامُت۔ البتہٕ رثأئی ادبُک دوٚیم پہلو یعنی نوحہ نگأری سپٕز نہٕ تمہِ آیہِ تہٕ ترٛ ایہِ کانٛہہ منفرد روایت قأیم کرنس اندر کامیاب یٚمہِ آیہِ مرثی گٔیہِ کامیاب۔

سانہٕ تھدِ پایہِ کیٚو مرثی نگارو چھِ مرثین لرِ لوٚ ر نوحہ لیکھنٕچ پٕنچ یا وٕنٛچ روایت وجوٗد ٚس أنٛز مگر امہِ فارمہِ ہٕنٛچ نہٕ اسلوٗبہٕ، عروٗضہٕ یا آہنگہٕ اعتبارٕ کانٛہہ مخصوٗص یا الگ روایت قأیم

گٔرِتھ۔ اردٕ ہمہِ صٔدی تہٕ کنوہمہٕ صٔدی ہنٛدِس ابتدأیٔ کالس منٛز آسی نہٕ نوحن خاص منگ مگرامہِ پتہٕ ییلہِ ماتمی جلوٗسو کُھلم کھلا رواج لوٗب نوحن ہنٛز اہمیت گیہِ عیان تہٕ تنہٕ پتھ ازتام آے ساسہٕ وادنوحہ نگارووجوٗ دس تہٕ بے شمارنوحہ پہے تھنہٕ چونکہِ رثأیٔ ادبٕک تعلق چُھ سیٚدِ سیوٗ دعقیدتس ستی اوٕ کنہٕ گٔرنوحومقبوٗلیت حأصِل۔ اتھ دوران گٔرکھ یاہ نوحہ نگارویمن منٛز غلام حسن کاغذگر، سیداکبر ہاشمی، سجوٗ دسیلانی تہٕ گنٛزراونہٕ چھِ یوان، نوحن اندٕراکھ جدید رجحان ووتلاوِنچ کامیاب کوٗشش مگرأمی جدید یتن بدلووٗستی پٔنن رنگ تہٕ اتھ خوبصوٗرت روایتن میوٗل نہٕ وُسجار حالانکہ فارم تہٕ ہیت آسی نہٕ یمن منٛز ہشی۔

پکہٕ ۔۔۔ وٹہٕ ۔۔۔ آبوکرٕ ہے ۔۔۔ گراو ۔۔۔ آکھ ۔۔۔ نہٕ ۔۔۔ بکارتس ۔۔۔ آبدارس
ژے گُن وُچھی وُچھی زو ہو دژاو ۔۔۔ کوچھِ پیٹھ بابس شیر خوارس

(اکبر ہاشمی)

☆

محبوٗ کرُن چھُ مُشکل گبرن مزار ہے ہے
ناوِن تہٕ قبرٕ سادن مشکل چھِ کار ہے ہے

(جلال الدین میتم)

فأضل کشمیری ین گٔرنوحن لُکہٕ لے دِنچ کوٗشش مگرتس ستی گوٚ وامہِ طرزُک یہِ ڈٕلِ زِتہِ اختتام۔

نوحہ چھِ ورگہٕ ورگہٕ فارمن تہٕ صنفن اندٕر لیٚکھنہٕ یِوان امہِ باپت چھُنہٕ روأیتی لحاظہٕ فارم مقرروٗنی گوٚ وکم وبیش چھےٚ یہِ اکھ روایت ووٗنی دأیرن منٛز پٔرن والین نوحن

ہِنٛدِ باپت قأیم گمٕژ زِنوحہ چھِ ڈٕون حصن اند روجھٕ دلبان اکھ گوٚ وسلام تہٕ دوٚیم ووج یاد وٚگ۔ازکل چھِ نوحہ لیکھن والین ہُنٛد تعدادشمارٕ روٚستے یمن منٛز کینٛہہ علمی،ادبی تہٕ فنی اعتبارٕ اکھ اہم مقام چھِ تھاوان ییٚلہِ زن أکِس بڑِس تعدادس منٛز تم نوحہ نگارتہِ چھِ کربلأئی موضوٗعن پیٹھ قلم تُلان یم ادبی تہٕ لسأنی فنکٕی مأہر چھنہٕ بلکہِ عقیدتن یا شوقن د وٚیمین ہٕنٛز پأروی منٛز نوحہ چھ لیکھان اِدٕسہ کلام ادبی ضروٗرتہٕ پوٗرٕ أسی تن کران یا کہ نہ یہِ نظام چھُ وارٕ وارٕ روایتہٕ کِس حصارس منٛز داخل سپدنس درپےٚ۔عقیدتی پس منظرس منٛز ہیٚکہِ اتھ کلامس لگہٕ ہارہٕ أسِتھ مگر ادبی افأدیت تہٕ اہمیت چھِ ضروٗرتو حسابہٕ کم کاسے آسان۔اتھ مقابلہٕ چھُ مشأعرن باپتھ لیٚکھنہٕ ینہٕ وألی اکثر نوحہ ادبی اہمیتکی حأمِل آسان۔

صنفہِ ربأعی ہٕنٛز اگر کتھ کرَوامہِ حوالہٕ تہِ گیہ نہٕ کانٛہہ مخصوٗص روایت قأیم البتہٕ چھِ اکھ روایت لوٗکن منٛز یہِ عام نظرِ یوان زِتم چھِ پرٕ بتھ ژُمصرأیس رُبأعی ہِنٛدِس کھالتس منٛز ترٛ اوان۔فنی کہوچہِ نیرن واجہٕ نٕبن ربأعین ہُنٛد ڈٕسلابہٕ چھِ کینٛژن نقادن ہِنٛدِ یا کہِ تمی ہِنٛدِ پننہِ وننہٕ کِنی مرزاعارف بیگ صأبن کوٚ رمُت تمی سُنٛد دوٚپ چھُ ''رُبأعی لیکھنُک فن سپُد مےٚ پتہٕ عام۔لوٗکن کھٕژ کینٛہہ رُبأعیہِ زبون پیٹھ بتھِ کِنی شلوک یا واکھ گُھتی ہتی أسی وار یا ہو ناودار شأعروتہِ کوٚ رمیٔأنی سےٚ طرزس پیٹھ أتھی بحرس منٛز رُبأعی لیکھنُک فن اختیار یمن منٛز میر غلام رسول نازکی تہٕ موتی لال ساقی ہِوی باکمال شأعر شأمِل چھِ (سأنی اصنافِ سخن) ییٚلہِ زن سعدالدین سعدی،غلام رسول نازکی گوڈنیک رُبأعی لیکھن وول چھُ تصور کران (بحوالہ انہار شُمارٕ ۲۶)۔رُبأعی ہُنٛد آغاز کُمی کوٚرسہٕ چھُ دوٚیم سوال مگر امہِ روایتکی دامنن

لۆب نہٕ ووتھ واشر پزنہٕ پأٹھی۔ یہِ فن روٗ دکٲشرن تام شاعرن تاپے محدوٗد۔ییمن اندر غلام رسول نازکی، خاموش کریری خاص پأٹھی شامِل چھِ۔ رباعین ہٕندی کینٛہہ ترجمہٕ تہٕ آے کرنہٕ۔۱۹۶۳ءمنٛز چھِ عمرِ خیال سنٛزن رباعین ہُند ترجمہٕ غلام نبی خیالنہٕ ڈٲسی کرنہٕ آمُت امہِ پتہٕ آے بیٚیہِ تہِ کینٛہہ ترجمہٕ بازرس منٛز مگر مثنوی ین۔یتھٕ کٕنی یسلہٕ پأٹھی ترجمہٕ سپدی تتھٕ کٕنی گیہِ نہٕ رُباعین ہٕندی ترجمہٕ۔یتھٕ کٕنی ہیکو وٕنتھ ز رباعی فنی زاوی جارن تہٕ معنہِ ساوبر کنٛین أوی جارن اندر رٕچ لیکھنچ روایت وأ ژنہٕ بامِ کمالس آ۔یتھ کتھِ چھُنہٕ انکار زِ ژٕ مصراین ہٕنٛز روایت چھِ واریاہ کالہٕ پیٹھٕ اکھ انہار رٲٹتھ نظرِ گژھان مے کۆر گوڈے عرض زِ کٲہی یاہ قأری چھِ ییمن رباعین ہُند ناو دِوان۔کینٛہہ نقاد چھِ اَتھ روایتس شاعری منٛز اضافہٕ رٲنٛگی گٕنٛزران۔مرغوٗب بانہالی چھِ اتھ روایتس ییٚمہِ انمانہٕ تعریف کران، ژٕ مصرعی تخلیق یعنے ژاکھن یا دوبیتی ین رباعی ناو کرنٕچ یوسہٕ روایت نواز صأبن، مرزا غلام حسن بیگ عارف تہٕ میر غلام رسول نازکی صأبس پتہٕ بروٚنٛٹھ پکہٕ ناوٕنی ہیٚژ ہٕژ چھےٚ چھُ اکھ اضافہٕ (بحوالہ برزخ) امہِ روایتہٕ ستی چھُ نفس مضموٗن کہِ ورتاوٕ کس تناظرس منٛز رُباعی ہٕنٛز صنفہٕ حوالہٕ اکھ بٔرژر سپدان۔ یہِ روایت چھِ موجوٗد شاعری ہٕندِس ماحولس منٛز تہِ جاے رٲٹتھ۔ چونکہ سانہِ ابتدأیی دورچہِ رباعی چھِ پانس اندر انسأنی سماجی، قدرن ، اخلاقس تہٕ کردارس لولہٕ متہٕ لاے کران تہٕ ژٕ مصراین ہُند موضوٗع چھُ بیٚیہِ تہِ واریاہن موضوٗعن کو چھِ للوان۔

محققن ہُند تہٕ نقادن ہُند وَنُن چھُ زِ بیٚتہِ چھُ منظوٗم داستان گوئی ہُند رواج سبٹھاہ پتھ کالہٕ پیٹھ اوسمُت۔بڈشاہ سٕندِ وقتہٕ بروٚنٛٹھ چُھ منظوٗم داستانن ہُند پے

میلان۔اماپۄ زسأنۍ محقق چھِ مثنوی ہنٛز روایت قأیم کرنٕک سہرٕ محمود گأمی لیس برسرتھاوان حالانکہِ تمہِ کہِ ہنٛدِ وقتہٕ بروٗنٛہم تہٕ چھِ کم کاسہٕ نموٗنہٕ مثنوین ہنٛدی لبنہٕ آمٕتۍ۔محمود گأمی ین کأشراوفارسی زبأنۍ ہنٛدی کینٛہہ قصہٕ ییمن منٛز مولا نظامی گنجوی ہنٛز مثنوی، خسرو شرین تہٕ شأمِل چھِ۔یِم قصہٕ آے کأشرِ بن براہ تہٕ اکھ راویت آیہِ بارسس تہٕ صرف مثنوی لیکھنٕچ بلکہِ مثنوی یہِ پرٕنٕکۍ تہٕ بوزٕنٕکۍ دربارلگی منعقد گژھنہِ۔مثنوی ین ہنٛدِ رواجُک دور روٗ دالہٕ پلہٕ دوڈ ہتھ ؤری پیٹھی۔اتھ سونہری دورس منٛز آیہِ ہتہٕ واد مثنویہِ وجوٗ دس ییمن منٛز دۄیمین زبانن خصوصاً فارسی چین مثنوی ین ہُنٛد کأشر ترجمہٕ یا کأشر روٗپ موٗلہٕ کأشرہٕ مثنوی یو کتہٕ کۄرزیادٕ چُھ۔مثنوی گوئی ہنٛز روایت قأئم سپدنہٕ ستۍ ییٚتہِ کأشرٕ بن تفریحی سامانہٕ میسر سپُد تتہِ ووت کأشری زبأنۍ تہِ امیک واریاہ فاض۔اکھ منہٕ مأنۍ صنف آیہِ کأشرِ زبأنۍ ہنٛدِس دأیرس منٛز تہٕ ادب کۄرُن مالا مال۔نۆی موضوٗع تہٕ مضموٗن آے بارسس۔امہِ روایژک خأررٕ وزِ کأشرِ زبأنۍ ہمیشہِ فأیدٕ واتہٕ ناوان تہٕ یوٚہے روایت بنٛیایہ گُنہِ حدس تام جدید نثر نگأری باپتھ وتہٕ گاش۔امہِ دور کۄ اکثر شأعرو پھیوٚر رپٹن ظون مثنوی نگارن کُن ییٚمہِ کس نتیجس منز یوسف زُلیخا، گلریز، لأل مجنوٗن، ہی مال، ژندرٕ بدن بیترِ ہوی قصہٕ کأشرِ زبأنۍ منٛز میسر سپدی تہٕ ستی آیہِ نور مال، گریسی نامہٕ، ملہٕ نامہٕ، آگر نامہٕ، الہ شہر ہشہِ مولہٕ کأشرِ مثنوی یہِ تہِ ادبی کھالتس منٛز۔یِتھ کٔنز آے رزمیہ، بزمیہ، عقیدتی، عشقیہ، اخلاقی تہٕ بیٚیہِ کینٛہہ قصہٕ مثنوی یہِ ہنٛدِس متنس اند روبٕرٕ ھناونہٕ۔مگر مثنوی بن ہنٛز روایت مضبوٗط تہٕ منہٕ مأنۍ آسنہٕ باوجوٗ دآیہِ یہِ موژان تہٕ ژھوکان اماپۄز مکمل طور سپز نہٕ نابوٗ داگر زنتہٕ مثنوی محفلن تہٕ دربارن ہنٛز روایت گٔژھ یاہ وجھو کٔنز اختتامس وأ ژ مگرامہِ باوجوٗ دچھِ مثنوی

ہٕنٛدِس زوال کِس دورس منٛز کیٛنٛژ وشاعرو مثنوی لیکھِتھ سوٚر ڈیٚرس منٛز تھٕمبرٕ موجوٗد تھاوٕمٕژ۔ حالانکہ یمن منٛز چھِ مثنوی چالہٕ ہٕنٛز کیٛنٛہہ نظمہٕ تہٕ، گٔنٛز راونہٕ یوان یم اتھ تھٕمبرٕ رأچھ کٔرِتھ چھِ۔ یمن شاعرمنٛز امین کأمِلؔ تہٕ رحمان راہیؔ تہِ شأمل چھِ۔ امہِ علاوٕ چھِ کم کاسہٕ مثنوی یہِ تہِ پٔتمین پنٛژٕہن ؤری ین منٛز کأشرِ زبأنۍ ہٕنٛدِس ادبی ڈٔبکس جرنہٕ آمٕژ۔ پزٕرگوٚویی زِ مثنوی ہٕنٛز روایت چھِ سانہِ ادبی منظرنامہٕ حوالہٕ أخری شٕہن پیٹھ۔

سِکھ دورِ حکوٗمتس تہٕ ڈوگرا دورس منٛز یازِ کنوٗہمہِ تہٕ وُہمہِ صٔدی ہٕنٛدِس گوڈنہٕ کِس نصفس انٛدر رلوٚب گٔہی یا شعرٕ زاژ ورواج گٔہی یا آیہِ نوٚو روایتہٕ وجوٗد کِس دأیرس منٛز۔ کأشرٕ بن مرثیٛن ہٕنٛز نوٚو روایت پھأنٛپھلے یہِ مثنوی ین ہُنٛد فن لوٚگ وُسجارُک آکار پراونہٕ۔ قصیدٕ گوئی ہٕنٛز ترقی ہٕنٛدی پن آے ابساونہٕ تہٕ صوٗفی شأعری وأژ ترقی ہٕنٛدِس بامس پیٹھ۔ لُکہٕ شأعری ہٕنٛز پسندیدٕ روأیژ لٔج پرپھألاونہِ تہٕ لُکہٕ شأعری ہٕنٛد خزانہٕ آو برنہٕ یتھ منٛز سانہِ تہذیبی تہٕ سمأجی رنگارنگی ہُنٛد شوٗبہٕ وُن تہٕ لوٗبہٕ ؤنۍ نقش وُبراونہٕ آے۔ ڈوگرہ دورٕ پتہٕ تہِ گیہِ لُکہٕ شأعری منٛز یسلہٕ پأٹھی روأیژ قأیم۔ گُمنام شأعرن ہٕنٛز لکہٕ شأعری کھٕژ زیوٚن پیٹھ یوسہٕ ماحول کِس اثرس تل موقعہٕ سے پیٹھ تھنہٕ پیٛنہِ لٔج اتھ شأعری منٛز چھِ امہِ کاہٕلکۍ توأرٖیخی عکس تہِ دیٛد مان یِوان۔ وُہمہِ صٔدی ہٕنٛدِس أخرس تام أسۍ مٔنزلی بأتھ، شُری بأتھ، روٚفی بأتھ، لڑی شاہ، ہوکچہِ بأتھ، دعایہِ بأتھ تہٕ وَنہٕ وَن کٔشیرِ ہٕنٛدٕ بن اکثر گامن تہٕ شہرن انٛدر رکنن گژھان۔ یمن ہٕنٛز روایت چھِ ازکل خالے گُنہِ ورتاوس انٛدر۔ زرکاسنس پیٹھ، خوتنہٕ کرنس پیٹھ، شُری ساونس پیٹھ شُرٕ بن ہٕنٛدِس گِنٛدنس دورکنس پیٹھ، شُری زٕبٕنس پیٹھ، شُرٕ بن وود دِنس پیٹھ، بڈٕ بن دوٕہن پیٹھ تہٕ

خاندرن، نشانٕن پٮ۪ٹھ یوسہٕ بٲتھ گوٚنٛچ روایت ٲس، سوٚ ٲس کاشرِ تمدنٛچ مٔدٕ رتہٕ مٮ۪ٹھ روایت یتھ بیرٛوٗنی تہذیٖبک یلغار، سوشل میڈیا، جدید روایتن ہُنٛد قیام، فضوٗل خرچی، ہاو باو، ہی نوٚ و زمانٕکی عنصر پھِرِتھ گٔے۔ حالانکہ وُنہِ تہِ چھُ کیٚنٛہہ روایتہٕ کنٛڈس منٛز ژُوتھاوِتھ پننہِ شناختُک اعلان کران ازتہِ چھِ خاندرن پٮ۪ٹھ ونہٕ وَن ہُری تہٕ مأنٛزرأ ژ دوہ بأتھ گوٚنٕکی منظر نظرِ یِوان تہ باقی رٕواتہٕ چھِ پنٕنِس مرنس پٮ۪ٹھ پانٕے اتھٕ موران۔ افسوٗسٕچ کتھ یہِ زہرکانٛسہِ چھِ یمن روایتن ہنٛدِ راون تیلِک توس مگر فلمی بٲتھ تہٕ دوٚیم غأر روٲیتی نغمہٕ پننہٕ نٕبن روایتن منٛز شأمل کرنس چھِ امہِ باوجوٗد تہِ دامن داران۔ شابٲشی شوٗبہِ تِمن ترتیب کارن تہٕ قلم کارن یِمو سأنٛی روٲیتی لُکہٕ بٲتھ محنت تہٕ مشقت کٔرِتھ تحرٛیرس منٛز سأمِتھ تھأوی۔ جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی چھِ امہِ لحاظہٕ دادو تحسیٖنٛچ حقدار یِمو اتھ معاملس منٛز پہل کٔرِتھ نوِ پُےٕ ہنٛدِ باپتھ یِم بٲتھ رٔژھرٲوِتھ چھِ تھأوی مٕتی۔

ڈوگرا راج پتہٕ گٔیہ یاہ وٕری روزٕ کیٚنٛہہ ادبی روایتہٕ اصلی شکلہِ اندر قأیم تہٕ امہِ پتہٕ لٔجکھ چھأنٛی تہٕ پھلہِ پھلہِ لجہِ ہرنہِ ییلہِ زن کیٚنٛہہ شعری روایتہٕ فقط کاغذنٕے تام محدوٗد روزٕ۔

البتہٕ نظم نگأری ہنٛدِس مأدانس منٛز آے نوٚ بن تجربن ہنٛدِ وساطتہٕ نظمن ہنٛدی نٔوی آکارتہٕ انہار ییتہٕ، اسلوٗبہٕ تہٕ نفس مضموٗننہٕ رٔنگی بارسس۔ کیٚنٛژن مأہرن ہنٛدٕ وپ چھُ زِ حضرت شیخ العالم سنٛز نظم یا کہ وژن ''گوٚنگل نامہٕ'' چھِ کاشرِس ادبس منٛز نظمٕچ ابتدأیی صوٗرت حالانکہِ اتھ ستی چھُنہٕ کیٚنٛہہ ادبی مأہر اتفاق کران البتہٕ اکھ کتھ یوسہٕ مےٚ روٲیتی مرثٕن ہنٛدِ توأریٖخی مطالعہٕ حوالہٕ لبنہٕ آیہِ چھےٚ یہِ زِ کلاسیکی مرثٕن ہنٛز موجوٗدٕ فارم وجوٗدس

پتھٕ بروٚنٹھ ییتھ فارمہِ یا ہیتس منٛز رثائی کلام لیکھنہٕ یِوان اوس سُہ چھُ کُنہِ نتہٕ کُنہِ رنگہٕ نظمن ہٕستی ہِشر تھاوان تہٕ نظمن ہُنٛد ابتدأئی منظرنامُک خاکہٕ ہاوان وُچھتو پٹھان دورٕ کی نوٚم مصرٕ۔

صاحبو زنگِ غفلت کاستم
روشن دِل أئینکو پأٹھی تھاوتم
گژھم ییتھ حأصِل چون رضا
سرخ رو آسہِ روزِ جزا
گژھنہٕ چانہِ دوہٕش کم اکھ سرمو
میانہِ سیاہ کاروأئی

(بابا محمد جواد)

شہمیری دورٕ پتہٕ سکھ دورِ حکوٗمت تام یُس رثأئی کلام لیکھنہٕ آو روایت نظرِ چھِ یِوان تتھ اندر رچھِ جدید نظمن ہِنٛدی فنی تہٕ پرٛنی عکس فارمہٕ یا ہیٚتہٕ کنٛہ عیان یہِ ہیکون تمہِ وقتہٕ چہِ روأیتی نظم نگأری اندر شمار کٔرِتھ ووٚنی گوٚ واتھ چھُ موضوٗع گٔنڈِتھ۔ امے انمانہٕ چھِ لگہٕ باتن خصوٗصاً لڑی شہن منٛز نظمکی رنگ دِید مان یِوان۔

بٔڈی باغ قأضی باغ وارٕ تھاوکن دأرِتھ دِژنے تتہِ ہَن ہَن
پچھ گامہٕ دہہ بجہِ گنٛڈُن گتہٕ کن ژندرِ وارِ بُنیل گوٚو ژ ٚون طرفن

یتھ کٔنی چھِ ژٕ مصراین، مخمسن، مسدس تہٕ کیٚژن روأیتی نظمہٕ قسمن ہِنٛدِ بنیادٕ چ کٔنی پرانہِ شأعری منٛز وُچھنہٕ یِوان۔ البتہٕ یوسہٕ ترقی اتھ نظم نگأری تہٕ مجوٗرتہٕ آزادنہِ

کالہٕ پٹھ باگنز آیہِ تمہِ کِس بُنیادس پٹھ سپز کہو یاہ روایتہٕ قایٔم کیٚنہہ علامتی نظمہٕ آیہِ تحریرس منز تہٕ یہِ رواج چُھ ازتام ادبس زینت بخشان اتہِ میٚول موضوعی روایتس تہٕ وُسجار۔ جدید نظم نگأری لوٚب آزأدی پتہٕ خاص رواج امہِ حوالہٕ روٗ دنادم، کامل، راہی سُنٛد خاص اتھِ نظمس جدید پتکی جامہٕ لاگنس منز۔ أتی لجہِ نوِ روایتہٕ زوٗ زہتہٕ پڑاونہِ گُنہِ اوس وُنہِ تہٕ ترقی پسند تحریکہِ ہُنٛد اثر مگر امہِ پتہٕ آیہِ شاندار موضوٗع تبدیلی سان اسلوٗبس ہیٚتس تہٕ موضوٗعس منز بروٚنٛٹھ کُن۔ ابہأمی تہٕ علامتی ورتاوچہِ سنہِ تہٕ گنہِ روایتہٕ آیہِ منظر عامس پیٚٹھ۔ نثری نظمن، آزاد نظمن، طویل نظمہٕ تہٕ معرا نظمن ہیٚتی آیہِ مثنوی چالہٕ ہنٛز کہو یاہ باوقار تہٕ پُر وقار نظمہٕ قأرِین بروٚنٛٹھ کُن تہٕ شعری سرمایس گوٚو ہُربرتہٕ بُرٛزر۔

وونی چھِ اعلیٰ پایہِ چھِ پرٕ جمال تہٕ ویٚپہٕ وُنہِ نظمہٕ تھنہٕ پیوان یمن انٛد رابہام تہٕ چُھ، اجمال تہٕ چُھ شعری جمال تہِ چُھ تہٕ معنہِ ساوبُرک کمال تہِ چھ درٛیٚنٛٹھی یِوان۔ جدید نظمن ہنٛدِ حوالہٕ وجوٗدس یِنہٕ واجنہِ روأیژ دِیُت یتھ زمانس منز سانہِ شأعری قومی سطحس پیٚٹھ نظمن ہنٛدِ فنی تہٕ موضوٗعی اعتبارٕ پرزنتھ قأیم تھاوُنک موقعہٕ، یتھ زمانس منز سانٛہن کہو یاہ روایتن صنفن شہہ چھُ ژھوکیومُت۔ پتہٕ اکہِ طرفہٕ، قصیدن، مثنوین، رباعین تہٕ روأیتی مرثٔن ہنٛز تخلیقی روأنی یہِ ڈٕلی زِتہِ شروکیامژ چھِ تتہِ چھِ نظمن ہنٛز نوٚ ور روایت سانہِ شأعری اکہِ سونہری مستقبلچ آش گنہِ راوان۔

شعرت، حُسنِ شعر یا شعری جمال چھِ شأعری ہُنٛد گہنہٕ۔ حُسن شعر پأدِ کرنس منز تہِ چھِ وِزِوِزِنٕوی طرز تہٕ طرح ادبی تواریٚخس منز بدِ کڈنہٕ آمتی۔ شعرُت چھِ زبأنی ہنٛز ہُنر مندی ہیٚتی خیالچ تہٕ تجربچ مہارت تہٕ اسلوٗبچ کأری گُری منٛگان یتھ دورس منز

موجوٗدٕ فنی ضروٗرتن ہُنٛد ورتاو رآئج اوسنہٕ تتھ منٛز تہٕ چھُ تمہِ زمان کہٕ تقاضو حسابہٕ شعرُت یا حُسن شعر و وتلاوٕنکی ہونرُ وچھنہٕ یِوان۔ میوٗن مانُن چھُ زِ خیالٕچ کشش تہٕ مانہٕ رتہِ ہیکہِ حُسن شعرُک سامانہٕ بٔنتھ۔ حضرت شیخ سٕندِس تہٕ للہٕ دیدِ ہٕنٛدِس کلامس منٛز موجوٗد آفاقیت چھِ اتھ کلامس اکھ خاص قبولیت بخشان حالانکہ لسأنی ورتاو تہٕ آسہِ زمان ماحول تہٕ وقتہٕ چہٕ عام زبأنی ہٕنٛدِ حوالہٕ اعلیٰ تہٕ زبر روٗ دمُت۔ یوہے روایت روٗز کینٛہہ کال قأیم ییٚلہِ صوٗفی شأعری تہٕ مرثٕین ہُنٛد دور طببس پیٹھ ووت زبأنی ہٕنٛدی ورتاون تہٕ لٔب وسعت علامتی تہٕ استعأری باڑو لگی پھأ لاو پراونہِ تہٕ چھراصوٗ فیانہٕ تہٕ رثأئی موضوع سٕپنٛز دِلن پیٹھ اثر انداز۔ صوٗفی شأعری منٛز تہِ گیہِ امہِ حوالہٕ اکھ منفرد روایت قأیم تہ رو آیتی مرثٕین منٛز تہِ گیہِ علامتی ورتاوٕچ بیٚون تہٕ مخصوٗص روایت قأیم ییمہِ کنِ حسن شعرٕکی رٔسلی تہٕ مٔژھلی نموٗنہٕ وجوٗد س آے۔ عروٗجُک کال آسنہٕ باوجوٗد تہِ چھِ لسأنی ورتاوٕچ صوٗرت دوشوٕنی صنفن منٛز بالکل الگ الگ۔ مرثی چھِ کُنی روایت قأیم تھأوٕمژ تہٕ صوٗفی شأعرو تہِ چھِ الہٕ پلہٕ اکُے اندازٕ ورتو وُمت۔ اکھ کتھ چھِ عیان زِ فنی کُمی بیشی وٕترا ونس منٛز چھِ خیالچہِ بلندی ہُنٛد اتھ شأعری منٛز اہم کردار روٗ دمُت۔ وُچھتو حُسنِ شعرچہِ مثالہٕ۔

سٔدر چُھ سنہِ کھوتہٕ سۆن محیط کوہ زانہِ کیا ا ٚون
سہل چھا معنہِ بوزُن تہِ بوزن گاٹألی
(شمس فقیر)

☆

تُہنٛد لوح شرح الم نشرح

تُہنزِ نۆرِ پیشانی سورے رٕژتھ آے
معلم ناطق چھِ حارآنو بہٕ ونہٕ کیا تعریف تس
چُھ مجموع قرآنو تس تفسیر نعتس

(مضمۆن کتاب)

جدید شاعری خاص کر نظمن منز چھِ استعارآتی تہٕ علامتی ورتاوِکی نۆوی ژھل تہٕ وَل تہِ موجۆدِ زمانہٕ کہِ تقاضہٕ حسابہٕ زبانہٕ ہُنٛد ورتاو اکثر نظمٕکی شاعر ہونرمندی سان ورتاوان حالانکہ اتہِ چھِ مبہم شعرن ہُنٛد تعداد زیادٕ ے پہن دژٛینٛٹھی گژھان۔ اتہِ چھِ زبانہٕ ہُنٛد علامتی نظام روایت سازی کُن روان دوان تہٕ بیشتر شاعریم نظم لیکھنس منز ماہر چھِ، چھِ اَمے ورتاوِ حُسن شعرو وتلاوِنچ کوٗشش کران امہِ علاوٕ چھِ نوٕن موضوٗعن خاص کر ماحولس تہِ قدرن ہٕستی وابستگی تھاون والین موضوٗعن اتھ خوبصوٗرت ورتاوس وپرا ودِتھ شعرن حسنہٕ ہٕستی مالامال کران۔

نظمن منز چھِ نووِ روایتہٕ واشراونس تہٕ وپرانس باپتھ سبٹھاہ گُنجائش اوٕ کنہٕ روزن یمن اند رنۆوِ روایتہٕ پھبان تہٕ پھاپھلان۔

☆☆☆

ڈاکٹر حسرت حُسین

کٲشرِ ہِندی کینٛہہ تٲرٟیخی قلعہٕ

قلعہٕ تہٕ بادشاہ یا راجہٕ مہاراجہٕ چھِ لازمِ ملزوم، ظٲہر چُھ یتھ جایہِ حکوٗمت چلان آسہِ تتھ جایہِ قلعہٕ آسُن چھِ اکھ ٹاکار حقیقت۔ قلعہٕ ؤنِتھ گٔے اکھ سو جاے یوسہٕ ژوپٲرِ دوسہٕ تہٕ دیوارِ چاڑِتھ تیٚز مضبوٗط آسہِ زِ اتھ ہیٚکہِ نہٕ کُہنٛز تہٕ حملہٕ آور یِک مُش زمین بُرد کٔرِتھ۔ غرض یہِ چھِ ہر رنگہٕ محفوٗظ تہٕ ماموٗن آسان، اتھ چھِ پہرٕ دار دوہہٕ رات پہرٕ دِوان روزان۔

انگریزی زبانہِ منٛز چھِ قلعس (قلعہٕ) Fort یا Castle وَنان۔ قلعہٕ دار سُنٛد معنی چُھ Garrison Commander تہٕ وَننہٕ یِوان۔ غالبًا چھِ قلعٕکۍ سٲری معاملات أمی سٕے تابع آسان تہٕ اوٚکنی چھِ أمی سُنٛز جاے وارِیاہ تھٔز تہٕ اعلیٰ تسلیم کرنہٕ یِوان۔

اردو انگریزی ڈکشنری منٛز چُھ قلعہٕ معلّیٰ دلہِ ہِنٛدِس لال قلعس وَننہٕ آمُت وضاحت چھِ امہِ انمانہٕ:

Qilae Moalla, the Red fort of Delhi as a great of Mughal

(قعلے کی زبان Emperars , Moghal court Qalie-ki zaban
)۔مطلب صاف وشفاف اردو بادشاۂہی زبان۔ The chaste urder
Emperors Urdu.

غرض امہِ تلہٕ چُھ فِکرِ تژٕ ان زِ پتھ کالہِ تہٕ خصوصن اسلام پننہٕ پتہٕ چُھ قلعن ہنٛز اہمیت واریاہس حدس تامتھ ووتلیمٕژ تہٕ یمہٕ چھِ ووٚنی سانہِ لگہٕ ادبکی لامثأ‏لی کردار بٔنتھ ووتلمیتی ۔

وُچھتو ووٚنی کأشرِ ڈکشنری منٛز کمہِ انمانہٕ چھِ قلعہٕ لفظٕچ اہمیت درشاونہٕ آمٕژ ۔

قلعہٕ (قلعہ)[ن۔مؤل: قِل <ع: قلعتہ] قلاے ۔سُہ دیوار یُس کُنہِ جایہِ أنٛدی أنٛدی دُشمنس نِشہِ بچاوکرنہٕ یا حملہِ نِشہِ بچنہٕ باپتھ بناونہٕ چھُ یِوان ۔قلعہٕ پاوُن چھُ کأشرِس منٛز بطورِ محاورٕ تہِ ورتاوس منٛز مثلن کانٛہہ تھٕکنٕی لایق کأم کرٕنی ۔راز دأنی فتح کرٕنی ، بٔڈ کاماہ کرٕنی ۔قلعہٕ پراٹُن ،قلعہٕ سپُدن ہِوی محاورٕ تہِ چھِ لبنہٕ یِوان۔ ہواہس منٛز قلعہٕ بناوٕنی مطلب تہِ کرُن یہِ ناممکن آسہِ ۔امیک ہوٗبہوٗ محاورٕ چھ انگریزی زبأنی منٛز یہِ To build castles in the air۔

أسی یمو یتھ پسِ منظرس کُن زِ کٔشیرِ منٛز کرٕ پیٹھٕ گوٚو قلعہٕ بناوٕنک رِواج قأیم آیا یمہٕ قلعہٕ آسیا پژٕ انہِ وقتہٕ پیٹھ رِکنہٕ یمہٕ سپدی کُنہِ منٛز کال رِکس دورس منٛز رأ تج۔ بہرکیف چھُنہٕ کانٛہہ شبقہٕ ثبوٗت زِ یمہٕ قعلہٕ کرٕ تہٕ کمہِ ساتہٕ آے بارسس۔ ووٚں گوٚو اکھ اندازٕ چھُ ضروٗر سپدان زِ یم آسن قدیم کالہٕ پیٹھے رأ تج روٗدی متی ۔مثالے برُزٕ ہوم چہِ آبأدی ہنٛدِ وقتہٕ پیٹھے چنانچہِ چھُ سون برُزہأمی تمدن پڑپاتہٕ موہنجوداڑو وقتہٕ تہٕ قدیم بلکہِ چھِ اَمکی تہٕ

چِھنی تہذیبکۍ آثارا کہِ بیٚیہِ رَلان۔ اکھ خاص کتھ چھِ یہِ زِ کٔشیرِ منٛز چھِ تم سأری چیز برنٛگ (مواد) موجوٗد یِم قلعہِ بناونہٕ باپتھ درکار آسان چھِ مثالے سکھ، باجر، سُرخی (یِتھ بڈٕ وٹھ سمیٹیچ کأم ہیوان اٗسی کنہٕ مختلف قِسمن ہنٛز مثالے بالہِ کٔنی، آڑٕ کٔنی، دِوٕری کٔنی بیترِ تہٕ یہِ چیز چُھ ہاوان زِ کٔشیرِ منٛز آسہِ ہن جایہِ جایہِ وکھرٕ وکھرٕ اندازٕ کی قلعہِ بناونہٕ یوان۔

بیٚاکھ اکھ کتھ یوسہ یہِ کٔشیرِ ہنٛدِس محلہِ وقوٗعس نسبت ژینان آمٕژ چھُس سُہ گوٚو یہِ زِ یمیٚتہٕ یِم بالہٕ دامنن منٛز تھٔدی تھوٚنگہِ یعنی ٹیلہٕ مطلب Knolsلبنہٕ یِوان چھِ شاید آسہِ ہن یِم قلعن ہنٛز ضروٗرت ہنا کم ترٕ گرِتھ یمن بدلہٕ از خود سپنہٕ سپر روزنک باس وٕتلاوان۔ بہر کیف یتھ کرو اٗسی مشہوٗر مورخ تہٕ جغرافیہ دان غلام حسن کھویہامی چُھ یتھِ کٔنی رقمطراز:

درخطۂ دلپذیر راجہاو سلاطینِ پیشین قلاعِ سنگین و حصارِ متین ۔ بسیار استوار کردہ بودند بہ تطاولِ زمانہ ہمہ ہا معدوٗم شُدند۔ ازاں جُملہ بُنیادِ بعضے حصنِ پیشین کہ تاحال موجود است ایراد کردہ شود۔

غرض امہِ حوالہٕ تلہٕ چُھ یہِ فکرِ ترٛان زِ کٔشیرِ منٛز چھِ راجہِ مہاراجو تہٕ سلاطینو وِزِ وِزِ قلعہِ بنأوی مٕتی یِم آشوٗب زمانہٕ کٔنی وِزٕ وِزٕ تہٕ رژھہِ رژھہِ جارٕ سپدِتھ مسمار سپدی۔

بیٚاکھ اکھ معتبر عصرِ حاضرُک تمدن شناس، آر،سی، کاک چُھ کٔشیرِ ہنٛدِس فقط اٗکی ہے قلعس نسبت لیکھان:

یہِ قلعہِ چُھ ہاری پربت یا زِ بقولِ اکبر بادشاہ ناگرنگر۔ یتھ نسبت کٔشیرِ ہنٛدِ توسط وارِیاہ دیومالأیی کتھ زاینہٕ یِژٕ آمِتھ چھِ۔ مگر میوٗن چھُ یہِ مانُن زِ یہِ قلعہِ چُھ سانہِ قدیم

کأنِٕ تمہِ تہذیبک کتھِ کرِؤن نموٗنہٕ یوسہٕ غالبًا 2500 ق م وقتُک پرٛون چُھ، تہٕ یہِ چھ آدم اَتھو بناونہٕ آمُت ۔ ڈل دُہس پٔتھمُک سارِوٕے کھوتہٕ پرٛون لامثأنی تہٕ توأریخی قلعہٕ۔ شہرِ سرینگر باپتھ اوس یہِ ناگزیر زِ اکھ تیٚوٗتاہ بُلند و بالال قعلہٕ پٔیہِ تعمیر کرنہٕ یٚیمیُک سایہِ گُلہم شہرس پٔٹھ مشرقہٕ مغربہٕ پیٚوان روزِہٕ تی سپُد یہِ تھدِ تھوٚد مانندِ پہاڑ قلعہٕ آو بارسس ۔ تاریخِ حسن کِتابہٕ منٛز چھےٚ کینٛژن قلعن ہنٛز ذکر یتھٕ کٔرِ:

ا۔ قلعہٕ سپر:- یہِ قلعہٕ چُھ 1655 گلجوک منٛز راجہ اشوکن پننہِ دَستہٕ بناونہٕ آمتٕس شہر سپرس منٛز کھوٚرِ پور پرگنس منٛز بنوومُت ۔ یہِ قلعہٕ چُھ بڈٕ گُرتھ ژٕرِتھ اوسمُت ۔ زمانہٕ کیٚو ولہٕ گتنوٚ کوٚ ریہِ تہٕ نابوٗد تہٕ آثار تہِ چھِنہٕ کُنہٕ۔

۲۔ قلعہٕ آہنین پرسپور:- یہِ قلعہٕ آہنین یعنی شِشتر و سیرٕن بنووراٗز للتا دتیہٕ ہن ۔ بقولِ حسن پرہاسپوٗرِس منٛز مختلف قسمہٕ کیٚو مسالہٕ جاتوٕ ستی بڈٕ مضبوٗطی سان بناونہٕ ۔ بقولِ حسن چُھ اتھ جایہِ تہِ ششترِ وِ سیرِ زیر کاشت زمین منٛز لبنہٕ یِوان ۔ امیُک تعمیر چُھ 725 تا 753 دورہس منٛز سپُدمُت ۔

اکنون مردمانِ آں جا زمینِ کاویدہ خشت ہاہن آس ہمی کُشند

۳۔ قلعۂ ناگام:- یہِ نأگمی سریہِ ہُنٛد قلعہٕ چُھ راجہ بالا دتن تعمیر کوٚرمُت ۔

۴۔ قلعۂ ہرش:- یہِ قلعہٕ چُھ راجہ جے پیڈٕن تعمیر کوٚرمُت، پوٚز آثار نہ دارد۔

۵۔ قلعۂ ہانجک:- یہِ چُھ بیٛا کھا کھرأ وِس تل اوسمُت قلعہٕ۔

۶۔ قلعۂ گگن گیر:- یہِ قلعہٕ چُھ گگنہٕ چندرن تعمیر کوٚرمُت قریباً 1155ء بمطأبق 550 ہجری منٛز لار پرگنس منٛز۔

۷۔قلعۂ سلر: اتھ نسبت چُھ حسؔن سُنٛد وَنُن زِ یہِ چُھ بلاد چندرن یُس کھکہٕ چندر سُنٛد نٟچو اوس سلؔرناوِ کس گامس منٛز یُس ڈچھن پوٚر پرگنس منٛز پیوان چُھ۔یہِ چُھ 620ہجری بمطابق 1155ء۔

۸۔قلعۂ سوپور:۔یہِ چُھ ریگی چک ہٕنٛد بوٚنٛہ بل تعمیرا تو منٛز۔عطا محمد خان ہردلعزیز افغان گورنرن کوٚر رُس تعمیر و تجدید۔

۹۔قلعۂ ناگرنگر:۔یہِ زن گوڈٕے وَننہٕ آو زِیو ہے چُھ کوہہِ ماران یا زِہاؔری پربت ناؔوی پژانہِ وقتہٕ پیٹھے زانٕنہٕ یِنہٕ وول سُہ مضبوٗط تہٕ آسمانس ہٕتی کتھ کرن وول قلعہٕ یُس زمانہٕ در زمانہٕ کاشُرِ پراچین کالچہِ توارٟیخٕچ شان رٔژھرِتھ چُھ۔وُچھتو حسن شاہ کھویہاؔمی کمہِ انمانہٕ چُھ اَمِچ ذکر کران:

اکبر بادشاہن بنوو یہِ قعلہٕ 994ہجری اندر شہرِ ناگرنگرس منٛز یتھ منٛز آرژِ ھ بٔھرِ ژِ دِلس تھپھ ژھنن واجنہِ کوچھِ (کوٹھی) تہٕ دولت خانہٕ کوہِ ماران کس دامنس تل ژھوہ ماران آسہِ۔یوٚرِ دہن ؤرِی ہن آوار برِ دَربرِ گٔرِتھ مضبوٗط کرنہٕ۔

امچہِ جنوٗب انٛدٕ چہِ دروازٕ چہِ کنہِ پیٹھ چُھ اکبر بادشاہ ہٕنٛدِ حوالہٕ اِمکی یم تعریف لیکھِتھ:

بنائے قلعۂ ناگر نگر شُد بہ حکمِ بادشاہِ داد گستر
سرِ شاہانِ عالم شاہِ اکبر تعالےٰ شانہٗ اللہ اکبر
شہنشاہے کہ در عالم مثالش نبود است و نخواہد بود دیگر
کروڑ و نہ لک از مخزن فرستاد دو صد استاد ہندی جُملہ چاکر

نکردہ ہیچ کس بیکار اینجا تمامی یا فتند از مخزنش زر
چل و چار از ظہوٗرِ پادشاہی ہزارو شش ز تاریخِ پیمبر

ترجمہ: ناگرنگر قلعچ بُنیاد ترٛاو پادشاہن ہِنٛدی بادشاہ شاہے اکبرن یُس عالمس منٛز اکھ مثالی بادشاہا چھُ از ارض وسماع، تمیٛ لاٛگراتھ پننہٕ خزانہٕ منٛز اکھ کروڑ تہٕ نولچھ روپیہ تہٕ زٕ ہتھ ہندوستانٛی ووستہٕ کارتہٕ کارندٕ لٲگی کامہِ پیٹھ۔ کانٛہہ اکھاہ آونہٕ ہنگہٕ تہٕ منگہٕ کامہِ لاگنہٕ بلکہِ آو تمامن خزانن ٹھان تُلتھ اوٚرت بوٚرُت محنتانہٕ دِنہٕ۔ یہِ تعمیر سپُد الحاق ہیٛنٛد پتہٕ 45 وٗہری تہٕ قریباً پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سِنٛدِ 1006 وٕری گُزرنہٕ پتہٕ۔

دوٚیم قطعہٕ چھُ کامہِ ہِنٛدی منقظم اعلیٰ سِنٛدِ طرفہٕ کُنٛدہ کرنہٕ آمُت ؎

بنائے قلعۂ ناگرنگر بہ عونِ الٰہ بہ حکمِ حضرتِ ظلِّ الٰہ اکبر شاہ
بسعیِ خواجہ میر محمد حسین گشت تمام حقیر بندۂ از بندہائی اکبر شاہ
بقائے دولتِ ایں شاہ تا ابد بادا بحقِ اَشھدُ اَن لَا الٰہ الا اللہ

ترجمہ: ناگرنگر قلعچ بُنیاد وٲژ بہ فضل خدا تکمیلس، عالمین ہِنٛدِس بادشاہ اکبر سِنٛدِ حُکمہٕ تہٕ خواجہ میر محمد حسین سِنٛدی ذٔسی سپد یے مکمل بادشاہ سِنٛد بوٚ کارندوٗ ستی۔ أمس بادشاہ سُنٛد بول بالا روٗزِن تا ابد پوشہٕ وُن، کُہنٛی چھُنہٕ ماسوائے خدائے۔

تو پتہٕ روٗد افغان سِکھ تہٕ ڈوگرٕ دورس ۲ منٛز ناگرنگرٕ کُس اَتھ قلعس تعمیر سپدان۔ ووٚں گوٚو اکھ کتھ چھِ ضروٗری زِ یِیمہِ ساتہٕ تہٕ ناگرنگرٕچ کتھ چھِ ووتھان یمن کینٛژن خاصہٕ جاین ہُنٛز ذکر چھِ ووتھان۔

ا۔ چکریش وٕری ہُنٛد استھان۔ (ب) آستانے مخدومؒ صاحب۔ ج۔ کاٹھی درواز،

دروازٕ سنگین ۔رام چندکاک چھُ یمن نسبت یِمہٕ انمانہٕ رقمطراز:

In modern times, both Hindus and Muslims have appropriated parts of the hill for their shrines , but neither the shrine of Chakresrari nor the Ziarat of Makhdum Shaib possesses any architectural interest .The fort which crowns the summit is a common place structure (Plate xi),but this cannot be said of Abars rampart and it's gates, Kathi Darwaza and Sangin Darwaza , and the Mosque of Akhun Mulla Shah, whic are well worth a visit.The rampart which is for the most part in ruins,is nearly 3 miles in circumference. The Kathi Darwaza seems to have been the principal entrance.   Ancient moments of Kashmir, page:88)(

حسنؔ چھُ مزید قلعہٕ جاین ہنٛز وَ کھنے یِمہِ انمانہٕ کران:

10۔قلعہٕ شیر گڑھ:۔یہِ قلعہٕ کوٗ رامیر خان جواں شیرن سنہٕ 1184 ہجری منٛز آباد۔ اماپوٚز مہاراجہ گلاب سنگھ تہٕ رنبیر سنگھن دِیٛت اتھ واریاہ وُسجار تہٕ آس دارالسلطنتُک درجہٕ دِنہٕ۔رنبیرؔ سنگھن دِیُتس نرسنگھ گڈھُک ناو۔بقولِ حسن چھُ امیر خانہٕ نے سولانکہِ ہنٛز تعمیر نوٕ کٔرمٕژ۔

11۔کٹھائی گڈ:یہِ سپُد یوٚ 1145 ہجری منٛز امیر جوان شیرٕ سٕنٛدی دستہٕ تعمیر وول گوٚو حسنؔ چھُنہٕ یہِ صحی سنہٕ مانان۔تسُنٛد وَنُن چھُ امہِ ساعتن اوس چغتائی خاندان حکوٗمت کران۔

12۔بیروٕہچ گڈھ:۔یہِ چھ 1764 عیسوی منٛز لال محمد خانن تعمیر کٔرمٕژ اماپوٚز بغاوت کین ایامن روٗدٕ اتھی جایہِ کھٔژِتھ۔

13۔بیروٕہچ گڈھ(ثانی)یہِ ٲسۍ عبداللہ خانن استوار کرِتھ 1884 عیسوی منز سپُد بُنلی بۄزی۔

14۔شیوٕپوٗرِچ گڈھ:۔یہِ بناۓومنصوٗرخانن بغاۓ ژہِنڈ ہن ایامن منز۔

15۔قلعہٕ کوہِ ماران:۔عطامحمد خانن ٲسۍ امہِ کہِ تعمیرِ نو باپتھ واریاہ کوٗشش توپتہٕ کوٗرُس مہاراجہ گلاب سنگھن مزید مرمت تہِ دِژنس وُسعت۔

16۔قلعہٕ بارہمولہ:۔ یہِ کوٗر سردار عطا محمد خانن بغاۓ ژہِنڈِس دورس منز آباد مگر پۆز 1885ءمنز سپُد بُنلی بۄزی۔

17۔قعلہٕ اوڑی:۔یہِ سپُد ڈوگرٕ دورٕکس ٲخری وقتس منز سردار ہری سنگھ سٕنڈی دٔسی 1821ء مطابق 1237ہجری منز آباد۔

18۔قلعہٕ مظفرآباد:۔یہِ قلعہٕ چُھ مظفرخان بُمبہٕ سٕنڈی دٔسی آباد کرنہٕ آمُت۔ازکل کتھ حالتس منز چُھ تہِ کیٛنژھاچُھنہٕ معلوٗم۔

بہرکیف گُلس پتھ وَنوٕ زِ یتہِ سأنی مأری منز کشیر بجاے خوٗدتھد بوتھد بو پہاڑوں شیٚنہٕ بالوتہٕ بارستہٕ گنوٕ جنگلوٕ ستۍ قلعہٕ بنٛد چھِ تتہِ چھِ پرٛانہِ زمانہٕ پتھ سانوٕ بہادُرتہٕ نأگر راجو،سلطانوتہٕ مہاراجوتہٕ وِزِوِزِ مختلف جاین قلعہٕ بنأوی مِتۍ تہٕ یمن ہُنٛد فأیدٕ تُلمُت۔

☆☆☆

حاشیہ:

۱: کُنہِ چُھ برادر قاسم خان میر لیکھنہٕ آمُت۔آ۔سی۔کاک چُھ میر لفظ خواجہ محمد حسنینس ستۍ ورتاوان۔

۲: مہاراجہ گلاب سنگھ نہِ وقتہٕ۔

رتن تلاشی

امرناتھ……روایت تہٕ توٲریخ

کٲشیرِ چھےٚ نہ صرف پننہِ فطری حُسنہٕ کِنۍ مالامال بٔلکہ بقولہ کلھن چھُ یٚیمہِ وادی ہُنداکھا اکھ ذرٕ تیرتھ۔ کٲشیرِ ہِندین مختلف بالہٕ ڈیکن تہٕ کوہ مالن ہِنزِ کوچھِ منز چھِ مختلف مذہبی جایہِ تہٕ متبرک تیرتھ ستھان۔ یِژھےٕ اکھ متبرک تہٕ اہم جاے چھےٚ سوامی امرناتھ جی ۔عُرفِ عامس منز چھُ یہ امرناتھ ناوٕ تہٕ ویۆ دتہٕ بعضے چھےٚ اَمِچ ذکر امریشور ناوٕ تہٕ سپزٕمژ ۔بقولہ آرل سٹین ہرموکھ تہٕ امرناتھ تیرتھ چھُ وادی ہِندین ہِندین ہُند پتہٕ وتہٕ پیٹھُک اہم تیرتھ روٗدۍ مِتۍ ۔سوامی امرناتھ چھُ زوجیلا بالہٕ تندلہِ ہِندس جنۆب مشرقس منز کوہن ہِنزِ کوچھِ منزٲ کِس تھٔدِس بالہ دامنس تل گُمبند آیہِ گوپھِ ہِندِس صۆرتس منز واقع ۔ یتھ منز یِخہٕ ستۍ بنیومُت اکھ شِولنگ شۆبان چھُ۔سطح سمندر پیٹھ الہ پلہ ۳۸۸۰ میٹر تھزرس پیٹھ۔ امہ گوپھایہ بون کُن چھےٚ امراوتی ناوِچ کول یوس زنتہ امرناتھس پاد چھلان چھےٚ ۔سوامی امرناتھ جی چھُ اکھ شِو استھاپن۔ امرناتھ گوپھایہِ ہُند یہ شِو لنگ چھُ ''سویمبۆ'' یعنی پأنۍ پانے بنیومُت ۔اتھ شِولنگس متلق چھےٚ یہِ یژھ پژھ زِیہِ زِامیک سایز چھُ زۆنہ ہِندس گٹنس تہٕ بڈنس ستۍ کم سپدان تہٕ ہُران تہٕ بکرمی

کلینڈرکہِ شراون رہتہٕ چھُ زٕ نہ پچھِ پٕنم دوہ۔یَلہِ زٕون پوٗرٕ آسان چھےاتھ موقعس پیٹھ چھُ یہِ شِوٕ لِنگ برپوٗر قد پراوان۔امی چھےٚ پتھ کالہِ پیٹھٕ شراونہ پٕنم ہنٛدِ دوہ اتہِ یاترا لگان۔سوامی امرناتھ جی چھُ کٲشرِ ہُند اکھ قدیم تیرتھ۔یتھ متلق کٲشرِ ہنزن قدیم مذہبی کتابن،توٲرِیخن تہٕ تذکرن منز تہِ اشارٕ میلان چھِ۔گو پھایہِ منز موجود امہِ شِوٕ لِنگٕچ ذکرتہِ چھےٚ مختلف ناووسپٕز مژٕ۔مثلاً "راس لِنگم" "بُدھی لِنگم" " شُدھی لِنگم" تہٕ سِدھی لِنگم" بیترِ۔

مختلف تصنیفن منز چھِ امرناتھ تیرتھس متلق مختلف اسطوٗر میلان یمن منز امہ تیرتھچہِ اہمیژٕ علاوٕ امہ کہِ وجوٗدس پٮ۪نگ بناہ بیترِ ویژھناونہ آمُت چھُ۔یژھن تصنیفن منز چھےٚ برنگیش سمہتا تہٕ امریشور مہاتمیہ خاص پأٹھۍ اہم۔برنگیش سمہتا چھےٚ کٲشرِ ہنٛدٕ بن اہم پُرانن تہٕ کٲشرِ ہندین کینژن اہم تیرتھ ستھانن ہنٛدِس موخصر تعارُفس پیٹھ مُشتمِل۔امیک مُصنف چھُ رٮ۪شی برنگیش مانہٕ آمُت۔اتھ منز درٕج اکہِ اسطوٗرٕ مُطأبق کٔرِ مہا کالن یُس موتُک دیوتا مانہٕ یِوان چھُ،تمام دیوتاہ اکہ دوہ یہِ وٕنتھ خوفزدٕ زِ سہٕ کٔرِ جلدٕ یے تِمن تباہ وبُرباد۔یہِ بوٗزِتھ گٔیہِ تِم سأری شِوٕ بگھتی دیوتاشِو سٕندِ درشنہ باپتھ بے چین تہٕ موتکہِ خوفہٕ نِش موکلن پاپے ژھانڈنہٕ سبہٕ لٔگی تِمنٕز عبادت کرنہِ تہٕ شِون دیُتکھ یِخٕستی بنیمتہِ لِنگ کِس صوٗرتس منز درشُن تہٕ دیُتنکھ لافأنیتُک دُعا۔یوٗہے لِنگ چھُ امرناتھ گو پھایہِ منز۔بیٚیہ اکہ روایتہٕ موجوٗب یَیلہ کشپ رٮ۪شن سٕندِ دٕسی وادی منز پوٗنٕ نیبر کڈُنہ آو تہٕ پوتھُر نموٗ دارسپُد،امہ پتہٕ دیُت بھگوان شِون تس اکھ ڈنڈٕ۔تہٕ کشپ روٗ دوادی ہٕندس راژِ ہونزس منز یہِ ڈنڈٕ ہیتھ پھیران۔اتھ پھیرنس دوران سپٕز تِسنٕدِ دٕسی

امرناتھچ دٕریافت۔ کشپس یُس ڈنڈٕ شِو ہٕندِ دٕسی دِنہٕ آوامہٕ چِی یاداوری چھےٚ چھڑی مُبارک۔ بیاکھ روایت چھےٚ زِ اکہِ لٹہِ گیہِ لۆکھ برنگیش ریٚشِس نِش تہٕ تِمن کۆر رُکھ مُکتی ہٕنز وتھ ہاوُنک التجا۔ تیمی تِمن امرناتھ کِس بجرس مُتلعق وٕنتھ امہِ تیرتھُک درشُن کرنہٕ باپتھ وۆن۔ مگر اورگژھن والین یاتری ین أسی راکھیس ستاوان۔ اتھ پیٹھٕ کٔر برنگیش ریٚشن بھگوان ہٕشوس وینتی تیمی اکھ ڈنڈٕ تس حیفاظتہٕ پُرِٛ عطا کۆر۔ چھڑی مُبارک چھےٚ اچھی یاداوٕری۔

امرناتھ تیرتھس مُتلق چھےٚ ''امریشورمہاتمیہ'' ہس منز مُفصل زانکأری۔ اتھ مہاتمیس منز چھُ امرناتھچ اساطیری کیو عقیدتی اہمیت درٕج۔ امرناتھس متعلق امہِ مہاتمیہ مُطأبق أس ہِشو ہٕنز ہٕتی بوج پاروتی ہِشو ہٕنزِ زیوِ حیات تہٕ امرتا یعنی لافأنیت پراونکی سیرِ اسرار بوزٕنی یژھان۔ امہ باپتھ بھگوان ہِشوس آمادٕ کرنہٕ پتہٕ نِیہِ سو ہِشون پہاڑن منز واقع أتھی گوٗ پھایہِ منز یتہِ تِمۍ پاروتی زندگی مُتلق یم پوشیدٕ کتھ باوِ۔ امی چھُ اتھ تیرتھس امرناتھ ناو پیوٗمُت۔ امرناتھ کہِ مہاتمیہ مُطأبق ییٚلہِ بھگوان ہِشون پأوروتی زندگی ہُندیہِ سرٕ ن گیان بوزناوتمہ پتہ بنأو بھگوان ہِشون ییٚہے گوٗ پھاپُٹن مسکن تہٕ أتی بۆٛتھ یخ ہٕتی بنیمتہِ لنگ کِس صۆرتس منز۔

امرناتھ تیرتھچ ذکر چھےٚ شیٚمہ صدی منز تصنیف کرنہٕ آمتِس نیل مت پُرانس منز امریشور ناوِ سپز ہٕژ۔ کلہن ہٕندس توأرتخس منز تہِ چھٕ تتھی کینہہ اشارمیلانٕ یِمو تلہٕ باسان چھُ زِ امرناتھ چھُ قدیم کالہ پیٹھٕ کأشرین ہِشو بکھتین ہُند منہ کونچھ مٔنزِل رُوٗ دمُت۔ راج ترنگی ہٕندس گوڈنِکس ترنگس منز چھےٚ راژ نرتہٕ سُشر واس ناوِ کِس

أ ِکس ناگ ذأ ژٕہندس نفرٕ ٕسنز ڈٔلیل ۔ڈٔلیل چھےٚ یتھ پأٹھی زِ سُشرن اَس پٔنٕنی کۄرأ ِکس برہمن جوانس نیٚتھری دِژمٕژ ۔اماپۆز چکرِدھر یعنی مۆ جودٕ و یجہ بیارِس نکھ کٔر راژٕ نرن اکہ دوہ برہمنہ نوجوان ٕسنز یہِ زنان اغوا کرنٕچ کۄشش ییتھ پیٹھ ناگ سُشر نارونار سپُد تہٕ تٔمی کۄرنہ صرف راژٕ نرٕ سندس سلطنتس پھُٹنٕ پھاکھ بٔلکہِ کورُن یہِ راژٕ تہٕ قتل ۔تہٕ امہ پتہٕ ژۄل پنٕن کۄرزامتُر ہیتھ سُشرم ناگ ۔کلہن چھُ لیکھان زِ یہِ جاے چھےٚ امرناتھ یاترایہِ ہنز، وتہِ پیٹھ ۔یہِ جاے چھےٚ ازکل شیش ناگ ناوٕ زانہٕ یِوان تہٕ أتھی بٔنمہ طرفہٕ چھُ بیاکھ اکھ ناگ یُس ازکل تہِ زامترٕ ناگ ناوٕ ویۆ دچھُ ۔امہِ ڈٔلیلہ ہُند بالافطری مُل مایہِ اۆ کطرف ترأ وِتھ ہرگاہ وُچھو، یہ کتھ چھےٚ ٹاکارٕ سپدان ز، کلہن ٕسندِ زمانہ تہِ چھُ امرناتھ یاترایہِ ہُند چلن اوسمُت ۔پنہٕ توأ ریخ ِکس دۆیمِس ترنگس منز چھُ کلہن ونان زِ سندی مت آریہ راز اوس اکثر خوش یِوٕ نہِ رہتہٕ کائکی دوہ پہاڑن ٕہندس مالِنس منز یخ ِکس شِولنگس پۆز اکرنس منز گۄذاران ۔سندی مت آریہ راز سُند وق چھُ ۳۴ ق م مانہٕ آمُت ۔بیاکھ اکھ حوالہ چھُ امی توأ ریخ ِکس پأنژِمس ترنگس منز ۔کلہن چھُ ونان زِ راژٕ اننت ٕسنز رانی سۆریہ مُتی أسی امرناتھ باپتھ ترشۆل تہٕ بٕنٛیہ کینہہِ چیزِ پنٕنس خاندار ٕسندِ طرفہٕ دِتی مِتی ۔راژٕ اننت اوس راژٕ ہرش سُند بُڈی بب ۔ونہٕ چھُ یِوان زِ شنکر آچاریہ تہِ چھُ امرناتھ ووتمُت ۔

امرناتھس متلق اکھ اہم حوالہ چھ بڈشأہی دورِکس مۆرخ جُون راج ٕسندس توأ ریخس منز تہِ میلان ۔تسُند وُنن چھُ زِ پرگنہ کھوٕری پۆری ِکس علاقس منز أ ِکس نہرِ ہنزِ تعمیری کامہِ ٕہندس جائزٕس دوران گۆو شاہمیری خانداٗنک بادشاہ زین العابدین

امرناتھ تہٕ۔ یہِ نہر چھےٚ گنیش پورہس نکھ لیدرِ منز نیران تہٕ علاقہ کھووٕری پوٚرِس منز أکِس بڈس علاقس سأراب کران۔ تہٕ ازکل چھےٚ شاہ کول ناوٕ زانہٕ یِوان۔ راج ترنگنی ہٕندِ تحریرُک سِلسلہ چھُ ''شُکہ'' ہن تہٕ برونہہ پکنووُمت تہٕ تسنز امہِ توأریخُک ناو چھُ ''راجاولی پتاکا''۔ شُک چھُ موغل بادشاہ اکبر سٕندِ دورُکہِ اکہِ واقعُک ذکران لیکھان زِ بادشہن وۄن تمہ وقتہٕ کِس کٲشیرِ ہٕندس گورنر یوٗسف خانس کٲشیر متلق کینژن معاملن ہنز زانکاری فراہم کرنہٕ باپتھ تہٕ گورنرن پیٚتہِ شہنشاہ اکبرس باقےٚ معاملن متلق زانکٲری تحریری طورسوٗزتہِ سوزنس امرناتھ یاترایہِ متعلق تہٕ واریاہ تفصیل۔ یہ کتھ چھُ ٹاکارٕ کران زِ امرناتھ یاترایہِ ہُند چلن اوس اکبر سٕندِ وقتہٕ تہٕ تیمہِ ۱۵۸۶ عیسوی منز کٲشیر پننس تحویلس منز أنی۔ امرناتھُک ذکر چھُ موغل دور چہ ''آصف وِلاس'' ناوٕ قصیدٕ چالہِ نظمہِ منز تہٕ آمُت۔ سنسکرت زبأنی منز تخلیق کرنہٕ آمٕژ یہِ نظم چھےٚ ''پنڈت راج جگن ناتھ'' ناوٕکی أکی عالمن شاہجہان سٕندس ہیٚہرِ بابہ آصف خانہِ خأطرٕ نشاط باغُک تعمیر کرنس پیٹھ تعریف کرنہ باپتھ تخلیق کٔرمٕژ۔ پنڈت راجن چھےٚ اتھ منز مٕنزی تخیُلی ووٚڈھ تُلِتھ امرناتھ کہِ عقیدتی بجرٕ چ تہٕ امکہِ فطری مأری منزٕ رٕچ تصویر کأری رٕمٕژ۔

فرانسس برنیر ناوُک اکھ فرانسُک ڈاکٹر آو ۱۶۶۳ عیسوی منز اورنگزیبس سٕتی کٲشیر۔ یور وأتِتھ پھیوٗرِ سہٕ کٲشیرِ ہنزن مختلف جاین۔ یِمو منز أکِس جایہِ ہنز ذکر کران چھُ سہٕ لیکھان زِ سہٕ ووت أکِس پہأڑی گوپھِ منز یٚمہ کہِ چھتہٕ منزٕ آبہ پھیٚری وسان چھِ تہٕ یِم آبہ پھیری چھِ تخس منز تبدیل سپدِتھ اکہِ لِنگٕچ صوٗرت پراوان۔ یتھ ہیٚندی عبادت کران چھِ۔ برٕنیر چھُ لیکھان زِ اتھ نکھٕ چھُ اکھ گلیشر۔ تسنزِ ٹراویلز اِن مُغل

امپایر'' کتابہِ ہندس تعارُفس منز چھُ وِنسینٹ اے سمتھ لیکھان زِ یِمہ گوپھہِ ہنز ذکر برنیرن گرِہٕ چھےٚ سو چھےٚ امرناتھ گُپھا۔ تکیاز یِمہ آیہِ تمی امہ کہِ اُندی پکھچ ذکر کرِہٕ چھےٚ۔ سہٕ ہیکہ یہ ہے تیرتھ اُستھ۔

سِکن ہِندی پاٹھۍ گرو شری ارجن دیو جی ین اُس امرناتھ باپتھ امرتسرس منز مین وِژرِہٕ یِیتہٕ پیٹھ سکھ دورس دوران ریژ ورسموسان یاترایہ باپتھ چھڑی مُبارک مہنت سِنز سربراہی منز روانہ سپدان اُس۔ امہٕ ستی چھُ ٹاکارِ سپدان زِ امرناتھ یاترا اُس نہ صرف کشیرِ تامے محدود دبلکہِ اُسی کشیرِ نیبر پیٹھ تہٕ عقیدت منداتھ منز چاوِ سان شرکتھ کران۔ ''د مسٹریس کیو آف امرناتھ'' کتابچک مصنف سمسار چند کول چھُ لیکھان زِ ۱۸۱۹ ہس منز بناو پنڈت ہرداس تکو ہن رام باغ سرینگرس منز ''چھاونی امرناتھ'' یِیتہٕ یاترایہِ پیٹھ گژھن والی گوسانٔی تہٕ مہاتماسان اُسی۔ اتی پیٹھ اوس یمن یاترایہ دوران کھیٚن چیٚن تہٕ باقی سہولیژ پراویٹ ذرایعو فراہم کرنہ یِوان۔ ڈوگرِ دورس دوران پرٲو امرناتھ یاترایہِ زیادٕ اہمیت تہٕ امی دورِ پیٹھ آیہِ پتہٕ چھڑی مُبارک سرینگرِ پیٹھ موجود جایہ پیٹھ روانہ کرنہٕ۔

پنجابُکس مہاراجہ شیر سنگھ ہندِ وقتہ آو اکھ یوٗرپی سیاح واینے لداخ گژھنہ باپتھ کشیرِ کِنی۔ تمی کر امرناتھ گژھنچ کوٗشش تہٕ مگر خراب موسم آسنہ سبہ پیوٚ وتس واوجنہ پیٹھے واپس پھیرُن۔ تس سمکھی اتہٕ مختلف یاتری یم امرناتھہ درشن کرِتھ واپس یِوان اُسی تہٕ تمن نِش کرِن اتھ یاترایہ متلق زانکٲری حاصل۔ پتہ لیٚو کھ تمی ۱۸۴۲ ییس منز پنُن مشہور سفرنامہ ''ٹراولز ان کشمیر، لداخ اینڈ اسکردو''۔ واینے چھُ لیکھان زِ امرناتھ

یاترا چھےٚ ہندین ہِندِ بکرمی کلینڈر کہِ شراون ریتہٕ کہِ پنداٗہمہ دوہ لگان۔یتھ منز نہ صرف وادی ہٕندی بلکہ ہندوستانکیو مختلف علاقو پیٹھ آمتی ہیندی کاروانکس سوٗرتس منز لیدٕ روادی ہنزِ وتہِ گو پھایہِ کُن گژھان چھِ۔والٹر لارنس چھُ امرناتھ یاترایہِ ہنز ذکر کران ونان شراونہٕ پُنم دوہ گژھن یاتری گو پھایہِ منز شِولنگُک درشُن کرٕنی۔سہ چھُ ونان زِ امہ دوہ پتہ چھُ یہِ شِولِنگ وارٕ وارٕ کوملان۔سہ چھُ یہِ کتھ تہِ ونان زِ کینہہ مرٕدتہٕ زنانہٕ یاتری چھِ گو پھایہِ منز داخل سپدنہ برونہہ پنُن پوشاک نیبر کڈِتھ تنہِ بُرزٕ ولان۔روایت چھےٚ زِ سوامی رام تیرتھن یێلہَ گو پھایہِ منز لِنگُک درشُن کورتسنزٕ زیوِ پیٹھ کھوٚت بے ساختہٕ پاٗٹھی امہِ جایہِ ہِندِس روٗحانی بجرس متعلق اکھ اردوٗ شعر۔

ہندودورکس کلچرس پیٹھ کتھ کران چھُ بامزٕی ونان زِ امرناتھ یاتراٗس پرتھ ؤرِیہِ لگان یتھ منز نہ صرف مقاٗمی بلکہِ ہندوستانہ پیٹھٕ آمتی عقیدت مندتہِ یاترایہِ منز شرکتھ کٔرتھ پوترٕ شِولنگُک درشُن کرنہ باپتھ امرناتھ گژھان آٗسی۔وونی گوٚو یتہِ چھُ پزرٕ زِ کاٗشرِس تواٗرٮ۪خس منز چھِ تتھی تہِ کینہہ وق گُذرٕمتی یێلہِ سیاٗسی شوٗرشہِ یا آفات سماٗوی ہند یو محرکاتو یہِ یاترا متاٗثر سپزٕ مژ چھےٚ۔حالانکہ مُسلم دورس دوران کٔشیرٕ متلق لیکھنہ آمتِس کُنہ تہِ تواٗرٮ۪خس منز چھُ نہٕ یٚیمہ کتھِ ہُند کانہہ تہِ اشارٕ میلان یٚیمہِ تلہ یہِ عیاں سپدِ ہے زِ کاٗنسہ بادشہن کیا چھےٚ اتھ یاترایہِ مناٗہی کٔرمژ۔وونی گوٚو امہ باوجوٗد چھےٚ ساٗنِس لوٗکہ ووٗ ترس منز کینہہ زبان زد روایژ یمو مُطاٗبِق یہِ خیال پیش کرنہ یِوان چھُ زِ امرناتھ گو پھاٗس اٚکس زٮ۪ٹھِس دورس لوٗکن ہِندِ یادِ ووٗترِ پیٹھٕ ؤژھمژ یوس پتہٕ اٚکس پہلہِ ہِندِ ڈٔسی یا بٹہ کوٗٹ کین مٔلکن ہِندِ ڈٔسی دٔریاف کرنہ آیہِ۔سوامی وویکا

نند سُنٛد اکھ سوانح نگار چھُ لیکھان زِ وویکا نند جی یێلہ امر ناتھ گو پھایہِ وأتی تہٕ تمو ہیوٚت أندرٕ قیاس کرُن زِ پہلین ہنزٕ جمأژ کمہ طریقہ آسہِ ہے یہ گو پھ گوڈنچہِ لٹہِ دٔریاف کٔرمٕژ۔ پہلین ہندِ دٔسی گو پھِ ہند دٔریافت کرنہٕ تێنٛج کتھ چھے موجوٗدٕ دورکیو مختلف عألمو تہِ دوہرأومٕژ تہٕ اتھ متلق چھِ یمن ہندی بیانِ وکھرٕ وکھرٕ۔ او این ژرنگوٗ سندِ مُطأبق آیہِ امر ناتھ گو پھا ۱۶۰۰ عیسوی منز دٔریاف کرنہ تہٕ ۱۷۵۳ تا ۱۸۱۹ یعنی پٹھان دورس دوران سپُد امہِ یاترایہِ ہُند یہِ سالانہ سِلسلہ بێیہِ ختم یُس پتہٕ گُلاب سِنگھ سندِ زمانہ پیٹھہٕ دُبارٕ شروٗع کرنہٕ آو۔ پرویز دیوان چھُ پننِس مقالس ''ڈسکوری آف لارڑ شِوا ز ٹیمپُل'' منز یہِ راے پێش کران زِ امر ناتھ گو پھ آس ۱۷۵۰ تا ۱۷۷۵ ہس أکِس وقتس دوران بٹہ کوٚٹ کین مٔلکن ہندِ دٔسی دُبارٕ دٔریاف سپزٕمٕژ۔ کینژن ہُنٛد وَنُن چھُ زِ سداہمہ صدی ہندس دوٚیمس نیصفس دوران سپز کینژن ؤرِین یاترایہِ ہُند یہِ سِلسلہ بُنلہِ کہِ نٔتیجہِ کینژن ؤرِین منقطع تہٕ پتہٕ سپز ۱۸ ہمہ صدی ہندین ابتدأیی ؤرِین دُبارٕ بحال۔ بٹہ کوٚٹ کین مٔلکن ہُند مانُن چھُ زِ یہِ گو پھا چھے تمن ہندِ دٔسی ۱۷۷۵ ہس منز دٔریاف سپزٕمٕژ۔ دراصل چھُ یاترایہِ سِتی مٔلکن ہُند وابستہ آسُن تواریخی پسہ منظرس منز غور کرنس لایق۔ آر کے پارموٗ سندِ مُطأبق أس کٔشیرِ کُن یِنہ واجنین وتن، درن تہٕ درنگن ہنز رأچھ راوٹ پرانہ زمانہ دوارپتی ین مٹہ تہٕ یمن اوس احتٔرام باپتھ مٔلک وننہ یِوان۔ کینژ مٔلکو تھوو مُسلِم دورس منز تہِ پنُن پیشہِ جأری۔ چناچہِ ویلی آف کشمیرُک مُصنف والٹر لارنس چھُ ونان زِ امر ناتھ یاترایہِ دوہ یہِ کینژھا نذر نیاز گو پھایہِ منز یِوان اوس سۄ اوس ترٛین حصن منز بأگرنہ یِوان یێمہ منز اکھ حصہ اوس

مٹنہ کین برہمنن ، اکھ حصہ چھڑی ہِندِس مہنتس تہٕ اکھ حصہ اوس بٹہٕ کوٗٹ کین مُلکن دِنہ یِوان ۔ مُلکن اوس یہ حصہ یِمہ سبہ دِنہ یِوان تِکیاز گو پھایہِ تاچ وتھ یِنہ گرچھنس لایق تھاوِنی تہٕ یاتری ین تحفُظ فراہم کرُن اوس تِمنے مٹہِ ۔ یعنی مُلک آسی اکہ حسابہٕ یاترایہِ ہندی مُنتظِم ۔ تِہندِ ذٔسی دریافت کرنٕچ کتھ چھےٚ محض زبان زد روایت تہٕ بیٚیہِ نہٕ کینہہ ۔ یِتہِ چھُ مُمکِن زِ اتھ یاترایہِ آسہِ مُسلِم دورس دوران گُنہِ ساتہٕ بین لٔجمٕژ تہٕ پتہٕ آسہِ دُبارٕ شروع گاٚمٕژ یِمہِ کِنہٕ مُلکن تہٕ بوٚج پُرسان وۄتھمُت آسہِ ۔

امرناتھ یاترایہِ ہنز روایتی وتھ آس أزی کہِ نِش مُختلف ۔ امہ وتہٕ ہٕنٛدٕن مُختلف پڑاون ہنز ذکر چھےٚ امریشور مہاتمیہ ہس منز تفصیلہ سان سپٕز مٕژ یِمہ تلہ عیاں چھُ سپدان زِ گو پھایہِ واتنہ بروٚنہہ آس یاترا مختلف پوتر پڑاون پیٹھ ٹھہران ۔ امرناتھ یاترایہِ ہندِس سِلسِلس منز آس بانہال کاٹ روڈ بنہٕ بروٚنہہ ورمُلس جان اہمیت ۔ تِکیازِ وادی نیبرٕ پیٹھٕ آمٕتی سادوٗ تہٕ گوسأنی آسی ورمُلی سمان تہٕ پتہٕ آسی اتہِ پیٹھ جلوٗس کِس صوٗرتس منز سرینگر واتان یِیتہِ ہارِ پربت جایہِ گنشہِ سنز پوٗزا تہٕ ہارِ پربتس پر دِکھین دِتھ تہٕ شُراہ یار وِیتھِ بٹھِس پیٹھ پوٗزایہِ ہُند رسم سرانجام دِنہٕ یِوان اوس ۔ اتھ گاٹھس آسی شنکر گاٹھ تہٕ ونان تِکیازِ روایت چھےٚ زِ شنکر آچاریہِ آسی اتہِ بعضے پرباتن عبادت کران ۔ پرانہِ زمانہٕ آس شراونہٕ زوٗنہٕ پچھ اوٗ کدوہ دوہ ورمُلہِ پیٹھٕ اصل یاترا شروع سپدان ۔ پتہٕ کینژٕ دوٗہ سری نگرٕ پیٹھٕ روانہٕ سپدِتھ آسی پانپر تہٕ وِیجہِ بیارِ بیترِ جاین پڑاو دِنہٕ پتہٕ ڈٔچھِنی پوٗری کِنۍ تھٕج وور، بوٚ ڈُرتہٕ کھیلنی بیترِ جاین راتس قیام کرنہٕ پتہٕ تہٕ یِژھِ پژھِ ہِندی مُختلف رسم سرانجام دِنہٕ پتہٕ شراونہ زوٗنہٕ پچھ دہم دوہ پہلگام واتان ۔ یِیتہِ پیٹھٕ

پہاڑی سفر شروع گژھان چھُ۔ دوٚیہِ دوٚہی نیرِتھ اَسی شراونہٕ زوٗنہٕ پچھُچ ہُم، ترٛؤ اَہم تہٕ ژودا ہم راتھ ژندن وارِ، واوجن تہٕ پنچ ترنی ہِندین پڑاون پیٹھ گُذٲرِتھ صُبحؠ گوٗ پھایہ درشنہٕ پُژِ واتان۔ یہِ پہاڑی وتھ تہِ اَس کینژن جاین اَزی چہِ وتہِ نِش مختلف۔ تہٕ امہِ علاوٕ اَسی مختلف جاین ہِتۍ کینہہ رسم تہٕ اسطوٗرتہِ وابستہٕ۔ مثلاً پہلگامہٕ پتہٕ اکھ زِ کلومیٹر برونہہ پٔہن اَسی رام کُنڈ تہٕ سیتا کُنڈ زِناگہٕ پوکھرِ تہٕ ریٚنزی پل یمن ہِتۍ رام سُند جلاوطنی دوران راکھیس مارنک اسطوٗر روابستہٕ اوس۔ یتھے پأٹھی چھِ ژندن وأرِس، پِش بالس تہٕ شیش ناگس ہِتۍ تہِ کینہہ اسطوٗری ڈٔلیلہٕ وابستہٕ۔ کالی داس نہِ ''کُمہار سمبھوٗ'' مُطأبِق چھُ شِوُن کامدیوٗ ژندن وارِ زولُمت۔ واوجن نیرِتھ تہِ اَسی واوبالہٕ پتہٕ کیلہِ نارٕ کنۍ پنچ ترنی کُن گژھان۔ کیلہِ نارٕ برونہہ ڈوڈِ کلومیٹر کھنڈ اَس آلسٹینگ ناوٕچ جاے یتھ جایہِ وأتِتھ پرتھ کانہہ یاتری کنہِ پھٔلی ہن پھیکہِ پیٹھی پتھ کُن دأرِتھ دِوان اوس، یہِ زن علامتی طوریہِ ہاوان اوس زِ آلُژھ ترأوِتھ چھُ شِوٕ سندِس مسکنس تام واتنہٕ باپتھ کمر بستہٕ سپدُن۔ پتہٕ اَس کنہِ پتھرِ کنۍ اکھ تنگ وتھ یمہِ پتہٕ اکھ بۆڈ پل اوس۔ یتھ مُتلق یہِ ونہٕ یِوان اوس زِ یہِ چھُ پریشور بیرویُس شِو سندِ شراپہٕ ہِتۍ پل بنیوٗمُت چھُ۔ اتھ پلس اَسی کأشرِ نغارٕ پل ونان تہٕ یاتری اَسی اوٗتن وأتِتھ اتھ پلس لوٗگُٹ کنہِ پھوٚل لایان زنتہٕ شِوس نغارٕ وأتِتھ پننہِ آمدٕچ خبر دِوان اَسی۔ امہِ پتہٕ اکھ زِ میل برونہہ پٔہن چھےٚ پنچ ترنی ہنز جاے۔ پنچ ترنی پیٹھِ تہِ اَس برونہہ بیروبالہٕ پیٹھی وتھ۔ یتھ مشکِل اُترأے اَس۔ روایت چھےٚ زِ کینہہ گوسأنۍ اَسی اتھ بیروبالس یمہِ پژھِ کنۍ پان ڈُلہ دأرِتھ دِوان زِ دے کرِ تھمن رأ چھ۔ چناچہِ یمن پُرخطر وتَو کنۍ گژھنس لُج پتہٕ ممأنیت۔ تہٕ ازکل یمہِ

وتہٕ پنچ ترنی پیٹھ گو پھایہ گژھان چھ،امہِ وتہٕ ہُند استعمال سپد گنو ہمہِ صدی ہندِ ابتدا پیٹھے۔اتھ وتہٕ چھُ بیمہِ سبہٕ سنت سنگھ وتھ وننہٕ یوان تکیا زِ یہِ وتھ چھے مہاراجہ رنجیت سنگھ ہندی سردار سنت سنگھن ناوِ کی اکہ رشتہ دارن دریافت کرمژ۔ڈوگرہ دورِ پیٹھ چھے چھڑی اکھاڑہ عمارژ پیٹھ شراونہٕ زوُنہٕ پچھ پانژم دوہ نیران تہٕ کینژن جاین پڑاو دِنہٕ پتہٕ چھے مٹن پہلگام وتہٕ لیدر کھوزُتھی پہلگام کُن نیران۔پرانہٕ زمانہٕ اوس یاترایہِ ہُند اختتام مام لیشور کہِ درشنہٕ ستی سپدان پیتہٕ پیٹھ کینہہ یاتری بگُمری بالس ترتھ ترالہِ پیٹھ شتہ کلومیٹر دوٗر نودل گژھان اُسی پیتہٕ موردن شراد ہاوان اُسی تہٕ پیٹھ لوٗ راُسی کولہٕ تراوان یتھ یشتی دان وننہٕ یوان اوس۔یہِ کول اُس پاتال گنگا ناوِ زاننہٕ یوان۔ امرناتھ یاترایہِ ہنز چھڑی مُبارک کس اتھ بڈس دوہس اُسی کاشرِ عرف عامس منز گوساٗن دوے یا گوساٗنی میلہٕ ونان۔

چناچہ امرناتھ کہِ درشنگ دوہ اوس بروٗنہہ شراون پنم ہُند دوہ امہ کنی اُس چھڑی مُبارک تہٕ باقے یاتری ترے دوہ بروٗنہہ پہلگام واتان تہٕ اتہٕ پیٹھ اکہِ اکہِ دوہ اکھ اکھ پڑاو طے کرِتھ اُسی شراونہ پنم دوہ گوُ پھایہ واتتھ پوترلنگک درشُن کران۔ یاتری ین ہندس تعدادس منز یُس اضافہ پتی مین ڈہلین سپد امہ سبہ چھُ یاترایہِ ہندس مُدتس منز ہُر یر کرنہ آمُت۔ووُنی گوٗ وچھڑی مُبارک چھے روایتی طریقے پہلگام پیٹھ نیرِتھ شراون پنم دوہ گو پھایہ واتناونہ یوان۔پہلگام وتہٕ علاوِ چھے **1971** پیٹھ بال تل وتھ تہٕ امہ یاترایہِ باپتھ تسلیم شدٕ وتھ ماننہٕ آمژ۔بال تل وتہٕ ہُند پہاڑی سفر چھُ روایتی وتہٕ نسبت الہِ پلہٕ ۳۴ کلومیٹر نزدیک۔یوسہٕ سرینگر لداخ وتہٕ پیٹھ بال تل جایہِ

ڈُمیل، برارِ تہٕ سنگم کِنۍ گو پھایہ تام واتان چھےٚ۔ امہ وتہٕ ہٕتۍ چھےٚ نہ صرف ورِتھ بلکہِ مُساپھِر بچت تہٕ سپز ہرٕ۔ یِمو دویو وتو علاوٕ تہٕ چھےٚ کینہہ وتہٕ یِم وقتہ وقتہٕ ٹرِکنگ ہندِ یوشوقہ متیٕو ورتاوِ مژٕ چھےٚ۔ پنڈت جوٗاہر لال نہرُوٗ چھُ لیکھان زِ پننِس لداخ سفرس دوران یوٚژھ تِمۍ زِ سہٕ گرٕ تھِ ہے امرناتھ۔ چناچہِ امہ باپتھ دراوسہٕ گایڈ ہیتھ زوجیلا پیٹھٕ اکہ پہاڑی وتہٕ پدِ کِنۍ امرناتھ کُن۔ سہٕ ووت تتھ بالہ ڈنِدس پیٹھ یِیمہ کِس دامنس تل امرناتھ گو پھاپھےٚ۔ مگر ناسازگار موسم کِنۍ بنیو وتھندِ باپتھ بالہ تالہِ پیٹھ گو پھایہ تام واتُن محال یِیمہ کِنۍ تس گو پھایہِ واتنہ بروٕنہے واپس پھیرُن پیوٚو۔

یِتھ پاٗٹھی بروٕنہہ تہٕ وننہٕ آو زِیمن پڑاون چھےٚ پننۍ اساطیری اہمیت۔ امریشور مہاتمیہ ہس منز چھُ وننہٕ آمُت زِ شِو یِیلہِ پاروتی ہیتھ تس امرتا یا لافانیت پراوُنک سِر باوُنہ باپتھ گو پھایہِ کُن دراو۔ ''نندی'' یُس بھگوان شِو سُنز سوٗاری مانِنہٕ یِوان چھُ، سہٕ تروو تِمۍ پہلگامے۔ تہٕ پننہِ جٹایہ منزٕ ژندرم تروونُ چندن وارِ۔ تس پتہٕ تروو تِمۍ شیشناگس منز پنن ناگ۔ تِمن سرپھ ہُٕنس ناٗلۍ اٗسۍ تِم تراٗوِنۍ شیش ناگہ تہٕ پانژھ عناٗصر یِم ظاٗہری وجوٗدِکۍ موجِب چھِ مثلاً نار، باد خاک، آب تہٕ آکاش یِم تراوِنۍ پنج ترنی۔ امہِ پتہٕ ژایہِ شِو تہٕ پاروتی گو پھایہِ منزٕ یتی باٗوِن پاروتی زندگی تہٕ ہستی ہندی راز۔ یہِ چھےٚ نہ محض اساطیری ڈلیل بلکہِ چھُ امہ ڈلیلہِ ڈٕسۍ یِتھ کتھِ کُن اشارٕ کرنہٕ آمُت زِیوٚ دوے امرناتھ یاترا اکھ عقیدت مند ظاٗہری طور طے کران چھُ مگر امیک مقصد تہٕ مُدا چھُ زِ سہٕ کرِ پننۍ ظاٗہری پچھان تہٕ ہستی ترک تہٕ امرناتھ گو پھایہِ منزٕ واٗتتھ کرِ بالا حقیقتس ہٕتۍ رشتہٕ قاٗیم۔ یوٚہے چھُ تھوٚد آتم گیان تہٕ۔

یہِ وٕنس چھُنہٕ کانہہ تہٕ دریغ زِشراونہٕ پٕنٕم ہُند یہِ دوہ اوس روایتی طور کأشرٕ بٹن ہُندا کھ بۆڈ دوہ تہٕ کأشرِ مذہبی یاترا یتھ ستۍ امہِ دِویہِ ہُند چکہ چاو وابستہٕ اوس۔ مگر موجوٗدٕ دورس منز چھُ سہٕ روایتی کأشُر رنگ اتھ گٹُن ہیوٚ تمُت۔ یودوے زن یاترین ہندِس تعدادس، مُدتس تہٕ سہوٗلیژن منز کتہِ کوہُر یر سپُد مُت چھُ۔

بحرحال امر ناتھ یاترا چھےٚ کأشرِ کلچرکہِ روایتی بأے بندچ علمبر دارروٗزمژ۔ یتھ منز اکھ فرقہ مہمان تہٕ بیا کھ بحثیتِ میزبان شأمِل سپدان چھُ۔ امہ یاترایہِ باپتھ یتھ پأٹھۍ عقیدت مندن ہندس صوٗرتس منز ہیندین ہنز شرکت ضروٗری چھےٚ تِتھے پأٹھۍ ہیکہ نہ یہِ یاترا کأشرین مُسلمانن ہندین اتھٕ واسہٕ ورأے مُمکِن سپدِتھ۔ تکیا زِ یاترایہِ باپتھ یِم تہِ سہوٗلیژ درکار چھےٚ تِم چھےٚ کٔشیرٕ ہندِ اکثریتی فرقہ ذٔسۍ فراہم سپدان۔ یہ یاترا چھےٚ یِمن دوشوٕنی فرقن اکھ موقعہ فراہم کران یِیمہِ کِنۍ یِم سفرٕچ تھکاوٹ تہٕ موسمکۍ ستم یکہ وٹہٕ ہیمتھ وسُمت گٔرِتھ ویتراوان چھِ۔

☆☆

علی احسن

ژاٹہٕ کورِ

تاریخِ کشمیرس منز بالعموم تہٕ تاریخِ ریشیان کشمیرس منز بالخصوص ہیکو نہٕ أسی تِمن خوتۆنن ہنٛد رول نظرانداز کرِتھ یِمہٕ حکوٗمتی ایوانو نِش عام لۆکن تِہنٛدِس سطحس پیٹھ نموودار سپزٕ۔ اسداللہ آفاقی صأبن چھِ تِمہٕ داہ (۱۰) گٲنزراوِمژٕ یِمن منز چھِنہٕ نُنٛد ریٖشی سٕنزٕ مأج یعنی سدرٕ دیٛد درٕج۔ یِہنٛد ناو چھُ یِتھٕ کٕنۍ:

حضرت زاہدہ بی بی، حضرت رہت بی بی، حضرت بہت بی بی، حضرت شنگہٕ بی بی یعنی یاون مٔژ، حضرت سلا بی بی کلان، حضرت سلا بی بی خورد، حضرت شامہ بی بی، حضرت دید بی بی، حضرت شنگد بی بی دوم تہٕ حضرت گنگہٕ بی بی۔ یِمن منز چھِ گوڈنچہِ شےٚ (٦) بی بی چرارِشریفس ستیٖ درج یِیلہِ زن شامہٕ بی بی پوشکر، ونہٕ بی بی مختہٕ پکھر، شنگہ بی بی دوم کھویہامہ تہٕ گنگہٕ بی بی علاقہ حملس منز مدفن آسنکہِ حوالہٕ چھُ دِتھ۔ امہِ قسمہٕ کِس حلقہٕ نسوانس منز چھُ لفظ ژاٹہٕ کورٕ ن سیٹھہٕ اہم مقبوٗلیت تہٕ شہرت لٲبمٔژ۔ تِکیازِ ژاٹہٕ کورٕ ن ہُنٛد آستان واقعہٕ زالسو چرارشریف چھُ وُنۍ کِنس تام تہِ موجوٗد تہٕ محفوٗظ یُس حضرت شیخ رحؒ سٕنٛدِ آستانہٕ عالیہ گوڈٕ ے یِوان چھُ۔

میٲنہ غایرانہٕ مطالعہٕ مطأبق یوٚ دوَے أسی کم سے کم ژرأوٕنی گامہٕ کہ حضرت ووستہٕ شراوٕنی صأبنہِ استانہٕ ہیوٚر کھٔسِتھ موضع زالسوکنٕز ناڑن تہٕ وُڈرن ہٕنٛدی آثارِ قدیمہ تحقیقس منٛز اَنوتیٚلہِ چھُ رہکاے وُڈربونہِ کنہٕ ''روپہٕ وَن'' گامہٕ ترٕتھ کأنیر تہٕ گوڑٕ سوٗتھی ناوٕکی گام اسہِ تِلہٕ سو رگام رلأوِتھ کٔشیرِ ہٕنٛدِ منٛز کالچہٕ اکہِ بجہِ بارٕ انسأنٕی بٔستی ہُنٛد پتاہ دِوان۔

علاقہٕ کولہٕ گامس منٛز موجوٗد شیخ العالمن ہُنٛد آبأیی مسکن تہِ چھُ اَپأری نزدیکی پراوان۔

میٲنہِ ونہٕ ٹنٛک مقصد چھُ یہِ زِ ژاٹہٕ کورٕبن ہُنٛد رول چھُ تمہِ دورٕ کنٕز ریٚشی خلیفن ہنٛزِ مشنری سرگرم ہُنٛد اکھ کمال یعنی Culmination point۔ اگر أسی مخصوٗص ژاٹہِ کورٕبن یعنی رُہت دیٚدِ تہٕ بُہت دیٚدِ صأبن ہُنٛد تأریخ وفات یعنی ۱۴۵۸ء تا ۱۴۶۲ء شیخ العالمنؒ ہٕنٛدِ تأریخ وصال یعنی ۱۴۳۸ء زیرِ نظر اَنوتیٚلہِ چھُ یہِ واقعہٕ شیخ العالمنؒ ہنٛزِ زندگأنی ہٕنٛد بٕن پٔتی مٕبن لگ بھگ ترٕہن وٕری ین ءتی واٹھ کھوٕان۔ ژاٹہٕ کورٕبن ہُنٛد ہیست وجوٗد تحقیق کرنہٕ خأطرٕ چھُ اسہِ ہٕنش قدیم وجدید صوٗرتس منٛز بسیار مواد موجوٗد۔ بلکہ چھُ یہِ فارسی پٔٹھ نقل کٔرِتھ کأشرِس، اردو تہٕ انگریزی تحریس منٛز تہِ آمُت۔

لفظ ژاٹس چھِ ریٚشی زبأنٕی منٛز سٔبٹھے زیادٕ اہمیت۔ چنانچہ نُند ریٚشی سُنٛد بابا نصرس نسبت یہ فرماوان زِ

''گوٚ وژاٹھاہ گورس ژورو'' چھُ ہأوِتھ دِوان زِ ریٚشی مسلکس منٛز چھ پیر مریدی نسبت گور یعنی استاد تہٕ ژاٹھ یعنی شاگرد الفاظ بٔڈ اہمیت تھاوان۔ اتھ سلسلس منٛز چھُنہٕ دوٚیمہِ

درچکی حاجت روأئی تہٕ ہٕنہٕ دِٕنکی طور طریقہٕ روأسی ٲسۍ۔ یتھ منز کوٚ تاہ کیا خلاف شریعت تہٕ چُھ سپدان۔ ژاٹھ آسُن گوٚو طاألب علم، طاأبِ حق، طاأبِ دٟن تہٕ طاأبِ رہبر آسن یتھ منز علم وآگہی ہُنٛد سروکار آسہِ۔ اتھ سلسلس منز چُھ اسہِ نِش حضرت شامہٕ دیٚدِ ہٕنز مرثیہ یہِ وننہٕ کِنہ زیادٕ دید مان زٕ۔

حضرت امیرؒ ہٕنٛدِ ژاٹے اوسُکھ کستوٗر ژھٹہٕ وَٹھ
بابہٕ کِسرُ بچھو وَنے تتہِ ژاٹھ وألِتھ ہیوٚتو
ژاٹہٕ کورِمےٚ وٚودے شامے گأرِتھ پرو پوٚشُم کوٗتو

یتھہٕ کِنہ چُھ ثأبت سپدان زِ حضرت شیخ العالمؒ چُھ حضرت امیر کبیرؒ ہیوِس عاألمس تہٕ فاأضلس نِش فیض یاب سپدی ٲسۍ۔ تِم چھِ پننہٕ نوٚ ژاٹہٕ وِے جنگل تر اوِتھ بستین کُن بہ دعوتِ خصوٗصی پِنہٕ خاأطرِ آمادٕ کرنہٕ آمتۍ تہٕ تِہنز تربیت یافتہٕ نمایندٕ ژاٹہٕ کوٗر یعنی شامہٕ دبد چھِ پیرٛ اہ عاألم تہٕ فاأضل ٲسنٛ زِامہِ چھنہٕ محض عقیدتی قسمُک جذباأتی اظہار کٔرِتھ پننہٕ نِس پیر ہٕنٛدِس ادبی نمونہٕ پیتھ کُن تر وومُت یُس وسطیٰ دور چہِ رأیمتہِ کاأشرِ علم وادبُک انہار، ڈِکشن تہٕ معیارُک پے پتاہ چُھ دِوان۔

بہر حال یہ کتھ چھِ بالا تفاق مانٕنہٕ آمژ زِ ناأمی گرأمی ژاٹہٕ کورِ یعنی دُہت دبد، ہُہت دبد چھِ ہچی پورِ کھاگ پرگنہٕ بیروس منز ازتہِ ثقاأفتی اہمیت تھاون واجنہِ جایہِ یعنی پنٛج یاری ہُنٛد ریشس ٲستۍ ملاقی سپز ہٕژ ییٚلہِ اتہِ نس نُند ریوٚش عینِ گرشمہٕ کالس دوران أکس جنگلس منز ڈاپھ آسی تر وِأتھ زِاورِ آیہِ پننہٕ ٲن پننہٕ ٲن کلن پیٹھ زِنی گیٚچہِ ہتھ پاٹھ کورِ تہٕ أمی ہِے مردِ حقس نِش دِتُکھ تھکھ۔ وَننہٕ چُھ یِوان زِ یمو عقل مند کوریو تھاوِتمہِ آیہِ

پننہِ نہِ زِنٛی لوٗژھرِ اِستادٕ زِنُند ریٚشی لۆب سٕتھٕہے راحت تہٕ آرام۔ چنانچہ باہمی کتھ باتہِ منٛز پرٛژھ شیخ العالمنؒ یہِ کتھ خاص پأٹھی زِیٚمہِ کورِ کیا زِ چھِ قدرتی ماحولس پننہٕ نوٗمکھٕ وتہٕ دژاتھٕ ہٕتی دَدارِ واتہٕ ناوان۔ اتھ درجواب چھِ یِمے مذکوٗر و موصوف کورِ نُنٛد ریٚشس حبس دِوان زِ تیٚلہِ ہے چھُکھ ژٕ تہِ پننہِ ڈکھ لورِ ہٕنٛدِ فالہٕ ہٕتی کوٗ تاہ سرسبز گاسہٕ کتہٕ راوان۔ دپان یہِ ژہنہٕ وُنی لٔبتھ ژھُن شیخ العالمنؒ امہِ لورِ نِش یہِ فال کڈِتھ تہٕ گیہِ پننہٕ نِس ریٚش سلوکس منٛز زیادٕ بے ضرر بنہٕ نک تہٕ پننہِ کھوتہٕ کم یا باالخصوص عورت ذاتس نِش ہیٚچھنُک سبق دِوان۔ اتھ واقعس منٛز چھُ پانٕژھ ومنٛز یِمہٕ زِ کورِ خاص پأٹھی نُنٛدٕ ریٚشس ہٕتی وابستہٕ سپٕز مٕژ تہٕ بوزوے تہٕ ریٚشی بایہِ بنیمٕژ۔ امہِ کارسأزی کِنی سپٕز گأمی گامس کیا سأری سے پرگنس منٛز ریٚشی پٕر کیا ریٚشی مسلکٕچ ترے تہٕ لٔج اکھ نوٚ وسمأجی تہٕ تہذیبی کشمکش۔ وَننہٕ چھُ یِوان زِ یِمہٕ زِ کورِ آسہٕ أکس بارسوٗخ مالدار حأکمہٕ ہنٛز ہوشیار مغز جگر پارٕ۔ یٚیمہِ وجہ گامہٕ گُنٛڈٕ نُنٛدٕ ریٚشس مارنہِ تہِ دژاے مگر نُند ریٚشی سُنٛد قُربہٕ کِنی سرپھ تہٕ نٕچ بُتھِ پننہٕ کِنی گیہِ خوف زدٕ۔ بلکہِ نُنٛدٕ ریٚشس زارِ پارٕ کٔرِتھ مأنکھ أہنٛز آن تہٕ سپدی مسلمان۔

معروٗف قلمکار ابونعیم صأبنہِ گفتہٕ چھُ باباخٔلیل صأبن پنٛچ یارن، جایہِ ہُنٛد تُہنٛد از خود مشأہدٕ کوٚرمُت تہٕ ۱۲۲۵ یعنی از بروٗنٛہہ سوأ دٕ زِ ہتھ ؤری (۲۱۵) چھُ یِمن پانٕژن کورِ بن ہٕنٛدِس یادس منٛز یِمہٕ پانٕژھ یارِ استادٕ روٗ زِتھ تمہِ وقتٕچ شہادت پیش آسہٕ مٕژ کران۔ امہِ واقعہٕ کہِ حوالہٕ چھُ یہِ تہِ پتاہ لگان زِ ہتھِ کنہِ چھُ شیخ العالم ہوٗنٛژ پوٗرس منٛز شٔہ (٦) ؤری گُذاران تہٕ امہِ پتہٕ مختصر وقتہٕ خأطرٕ سُنہٕ ہارن روان سپدان تہٕ أکِس بٔڈِس علاقس کوٗز کران۔ یہِ کتھ چھےٚ توأرٟیخی اہمیت تھاوان زِ ژٕاٹہٕ کورِ چھِ شیخ العالم تہٕ میر

محمد ہمدانی صأبس درمیان سپدن وأرلس ملاقاتس منز حأضر آسہٕ بلکہِ چھُ بُہت دیٚدِ میر صأبنس شیخ العالمس یہِ پرژھنس پیٹھ زِیمو کیا زِچھُ پننہِ نفسک گُر لاغرتہٕ کمزورتھوومُت در جواب یہِ کتھ وُنی ہٕنہٕ زِ دراصل چھُ شیخ العالمؒ پننہِ نس منزلس کامیأبی سان وأتی ہٕتی یمن کیا چھِ پنُن جسم پوٹھِ راونچ ضرورت۔ بُہت دیٚد چھےٚ بروٚنہہ تہِ یہِ باوان زِ سو چھِ پننِس مأرلس ماجہِ نِش بے نیاز سپز ہٕنہٕ تہٕ موتہٕ تہٕ خوفہٕ نِشہِ تہِ چھُن امان لوٚبمُت۔ چنانچہ محمد اسحاق خان صأب چھِ پننہِ انگریزی کتاب **Sufis of Kashmir** منز رقمطراز ”

بُہت دیٚدِ ہٕتی منسلک شعروشأعری ہٕتی چھُ پتاہ لگان زِ یہِ خاتوٗن چھِ سبٹھے دیدٕ ورتہٕ رمز شناس أسمٕنہٕ۔ چنانچہ بُہت دیٚدِ ہُنٛد فرمودات چھِ ہٕتھٕ گٔنی:

خألقس تہٕ بنٛدس درمیان اگر کانٛہہ پردٕ چھُ سُہ چھُ محض وجوٗد یعنی روحُک۔

یہِ وَننُے چھُ شرِک زَ ذأتی کوٗششو چھُ کانٛہہ تہِ انسان کمالس واتان بلکہِ گوٚ یہِ شرکِ عظیم۔

یُس کانٛہہ پننہٕ ذات یا کہ خودی فنا کرِ سُے چھُ وجوٗدِ کو آلام ومصائبو نِشہِ نجات لبان۔

وومید تہٕ بیم تھونہِ نِش بے نیاز سپدن یوٚہے گوٚ نجات لبُن۔ بہت دیٚدِ ہُنٛز یہِ کتھ چھُ باباخلیل صأبن روض الریاض نأمی کتابہِ منز خاص پأٹھی درج کرمٕنہٕ زِ اگر شیخ نو رالدین أمس ژاٹہٕ کورِہُنٛد پیر ومُرشد آسہِ ہاتہِ نہٕ تیٚلہِ تہِ آسہِ ہا اللہ جل شانہٗ او ہندرہبر تہٕ رہنما۔

دُہت دبد مأنی تو چھِ بہت دیٚدِ ہُنٛز روحأنی یا زِ حقیقی بیٚنہِ۔ امہِ تہِ چھُ میر سید

ہمدانی صأبس ہٕتی سپدن وأرِس بخشس منٛز برابر حصہٕ نیۆمُت۔ دراصل چھُ یہِ گفتگو أزی کہِ حسابہٕ اکھ سُہ انٹرویوُس حضرت شیخنؒ میر ہمدانیؒ ہٕنٛدِ طرفہٕ خطِ ارشاد یعنی (Degree certificate) عطا کرنہٕ بروٚنٛہہ ہینہٕ آو بلکہِ قائدِ تحریک آسہٕ نس منٛز پاس پیٚو وکرُن۔ یہِنٛدبن ژاٹن خاص کرکوربن ہُنٛد مرتبہٕ تہٕ اہلیت سرٕ کھرٕ کرنہٕ بابت چھُ یہِ انٹرویوصوٗفی فلسفہٕ کیٚن اسرار ورموزن ہٕنٛدِ حوالہٕ سیٹھاہے اہم۔ امہِ انٹرویوٕکی الفاظ چھِ سیٚدِ سیٚوٚ دادبِ عالیہِ یا کہ فارسی تہٕ عربی زبان و بیانس ہٕتی تعلق تھاوان۔ أخرنفس، وجوٗد، مٔنزل، فنا، نجات، خودی، اعمال، کمال، شرک، وومید، بیم، پیر ومُرشد مأ لکِ حقیقی ،بنٕد، خأ لق، پرٕد، آدم، یقین، خوف، نیست، ہیست، مرد، زنانہٕ، ہوٕی الفاظ واصطلاحن ہٕنٛدِ حوالہٕ سوال و جواب سپُدن گمہِ کتھِ ہٕنٛز نشاندہی چھِ کران۔ اکھ خاص کتھ یوسہٕ توجہ طلب چھِ سوٗ گیہِ حضرت میر سید ہمدانیؒ صأبس مقابلہٕ نُنٛدِ ریٚشی ہٕنٛز نرمی تہٕ نیزمی، نیستی تہٕ کمزوری ہاوٕنی مگر حضرت شیخؒ ہٕنٛزن ژاٹہٕ کوربن ہٕنٛدِ طرفہٕ مکمل طور خودی، بے نیازی تہٕ ہوشیأری ہأوِتھ پننہِ نِس پیر ومُرشد سٕنٛزِ پاسدأری ہُنٛد ثبوٗت دِیُن۔ کتھ چھِ یہِ زِ زِٹھ چھِ أخر زِٹھے۔ یہِنٛز رینک تہٕ فائل (Rank and file) چھِ لگ بھگ ہشے آسان۔ مگر کأنسہِ شخصہٕ سُنٛد بول چال تہٕ ورتاو چھُ زِٹھی نےٕ نِش تعلیم و تربیت ہراونٛک نیب دِوان۔ دہت دیٚدِ ہُنٛد یہِ وَنُن زِ اگر بہٕ نیست یعنی بے وجود چھُس تیٚلہِ چھُس نہٕ بہٕ کورِ یا کہ نیٚچو۔ مگر اگر بہٕ 'ہست' یعنی وجوٗد چھُس تیٚلہِ چھُس نہٕ بہٕ کٔنہ تہِ۔ یہِ کتھ تہِ چھنہٕ کینٛہہ کم اہم زِ ییٚلہِ حضرت میرنؒ حضرت شیخؒ گوشت خوری ترک کرنس پتہٕ حرام و ہلالُک سوال پرٕ وژھ دٔہت دیٚدِ چھُ سُہ ژاٹھ یوسہٕ یمن و نان چھِ زِ سأنِس مسلکس منٛز

ژُھنہٕ جاندار مارُن جأئز تِکیازِ ہرکأنْسہِ جانورٕ سٕنز حیأتی چھِ حرام مغزس پٮ۪ٹھ دٕ رِتھ یُس ہر لحاظہٕ حرام چُھ۔ حضرت امیرؒ سُنْد یہِ وَنُن زِ تمام پیغمبروتہٕ خدادوستوکیازِ کھیوٚ وتیٚلہِ ماز۔ حضرت دٕہت دیٚدِ چھِکھ در جواب فرماوان زِتم آسی مقامس وأتی ہٕتی تِمن پٮ۪ٹھ اوس سورُے کینْہہ حلال ییٚلہِ زن أسی وُنہِ وتہِ منٛزٕ ے چھِ۔

چنانچہِ ژاٹہِ کوربن ہُنْد یہِ حال تہٕ قال وُچھِتھ چھِ حضرت میر محمد ہمدانیؒ شیخ العالمنؒ ہُنْد مسلک تہٕ طریقہٕ کارقبۆل کٔرِتھ یِمن اکہِ لحاظہٕ اسلامس شرعیچ تہٕ طریقتچ سند عطا کران۔ اتھ اجلاسس منٛز چھِ دوپاسے تِمہِ عظیم ترٛ بن ہستیہِ شریک آسہٕ ہٕژ یِمہِ اکہِ پاسہٕ ریٚشی مسلکچ نمائندگی چھِ أسمژ کران تہٕ بیٚیہِ پاسہِ صوٗفی مسلکچ نمائندگی۔ چرارشریفہٕ کِس أکس بیٚیس تحقیق کاریعنی غلام نبی آدفرصأبن وَنُن چُھ یہِ زِ اتھ اجلاسس منٛز آسی میر محمد ہمدانیؒ صأبنٛ والدنسبتی وزیراعظم سیف الدین تہٕ سلطان سکندر بہ نفسِ نفیس شأمِل أسی ہٕتی دۄیمبن سیدن تہٕ علماہن ہٕنٛز چھنہٕ کتھے۔

یِمو خلیفو شیخ العالنؒ پتہٕ ریٚشی مسلکچ علم بُلند تھأوِتھ کٔشیرِ منٛز ریٚشیتس اعتبار بخُش تِم سأری چھِ اتھ تو أرٕیخی ملاقاتس منٛز شأمِل آسی ہٕتی۔ اتھ سلسلس منٛز ہیکون نہٕ أسی حضرت شام دیٚد مشرأوِتھ۔ تس چُھ حضرت شیخنؒ رتنامنی یا من رتن خطاب دِیتمُت۔ امیُک مطلب گوٚو چُھپتھ لعل۔ یہِ گونماتھ ژاٹہٕ کورِ چھِ تقدیر تہٕ قدرتچ سارِوے کھوتہٕ زیادٕ قأیل آسمٕژ۔ یہِ چھِ جنٛگلی سبزین پٮ۪ٹھ گُزارٕ کٔرِتھ بابا لطیف الدین صأبنس ڈیرس نکھے پوشکر گامس منٛز روزان آسمٕژ۔ مگر شیخ العالمن یتہِ کٔشیرِ ہِنْدِس کوٗنس کوٗنس منٛز وأتِتھ شیخہ شرٛوکی

واتہٕ ناوان ۔ دپان کأشرٕ بزرگ زنٕن ییم شیخہ شژ وکی سپنہ بہ سپنہٕ یاد
أسی ۔ تم أسی حضرت شامہٕ بی بی ہنٛدِ بدولت ۔ تہنٛدی فرمودات چھِ یتھٕ
کٔنی:

''اکھ گور چھُ آبِ حیاتک سرچشمہ یہٕ آبِ حیات چینہٕ وول مرِ نہٕ
زانٛہہ ۔ خدایہٕ سٕندی زار فاش کرٕنی گیہٕ زن تہٕ ساسہٕ وادا انسان قتل کرٕنی''۔

مأدی دُنیاہس منٛز چھُ مَردے سرِس مگر عالمِ ملکوٗتس منٛز چھُ کانٛہہ تہٕ حوصلہٕ مند انسان بلند مرتبہٕ تھاوان ۔ ییٚلہٕ زن بُزدل مرد چھُ زنانہٕ ہنٛدِ کھوتہٕ کمترتہٕ حوصلہٕ مند زنانہٕ چھِ مردٕ سٕندِ کھوتہٕ برتر۔

خدایہٕ سُندقرب لبہٕ نس منٛز ڈوکہ رووےٚ پنُن قد وقامت مگر پنُن وجوٗد لبنس منٛز گٔیس یہٕ خُدایہٕ سٕندِس معرفتس منٛز ڈٕتھ ۔ چنانچہ تٔمۍ سٕنز گوٗ وسورگس موٗ تو، نظم لہہ نأوی لہہ نأوی پنہٕ نِس روٗحأنی مألس تہٕ مُرشدٕ سٕندِس فراقس منٛز مرثیہ بیان کرٕنی چھنہٕ کانٛہہ گف کتھاہ ۔ یہٕ چھُ زبان وبیان کہِ حوالہٕ تہٕ مثألی تہٕ سیرت نگأری ہنٛدِ حوالہٕ تہٕ انمول۔ شامہٕ دیدٕ ہُندیہٕ فرماوُن چھُ یمہٕ مضموٗنک روٗح تہٕ جان بلکہٕ حأصل مطالعہٕ۔

سنگر لوسمتہٕ ہا مالہٕ کاوو ژٕنے کووو توٗت آمہٕ ئیی
شیٚخ بابس ہنتہٕ میٛانہٕ گراوو دَپُس ژاٹہٕ کوٗر لولن موییی

☆

اُردو: الیاس احمد گدی
کأشُر: شہزادہ رفیق

سِوٕ سرُ پھ

سرپھ ہٕنزٕ أچھ آسہٕ نارٕ تنبٕگلن ہٕنٛدی پأٹھی زوتان تہٕ پھُکارس ہٕتی أسی دِہٕکی لمبکھ نیران تہٕ سُہ ییٚمہٕ وَتہٕ کٔنی تہٕ نیران اوس تیٚأری اوس گاسہٕ تہٕ دَزان تہٕ پتہٕ اوس نہٕ ؤری یہٕ وادن تہٕ کینٛہہ بوان۔ شہرچہن واریاہن جاین، سڑکن، لبن، کوچن تہٕ کتھن مکانن منٛز اوس اکھ عجیب خوف تہٕ وہمہٕ وارٕ وارٕ ژوپاسے تیلُن ہیوٚ تمُت۔ سارِ وٕے بروٚنٛہہ گیہٕ شہرٕ منٛز جاناوارٕ ے غأب تہٕ تٔمہٕ پتہٕ ژٕلی پلہٕ گگر، کاکروچ تہٕ زَلرِی تہٕ۔ پتہٕ خبر کتہٕ آو گربدن ہُنٛد لشکر تہٕ لوٚگ شہرٕکس فضہس پیٚٹھی پھیرنہٕ۔ منٛزی منٛزی أسی تم یوٚ تاہ بوٚن تام وُپھان واتان زِتہٕنٛزن اَڈٕ وژھن أچھن منٛز زوتہٕ وُن تھپل ظوٚن تہٕ پنجن ہٕنٛز سفیدی أس صاف لبنہٕ یِوان۔ پتہٕ وٚون لوٗکو یہٕ چھےٚ کوس تام بلاے تہٕ شہر اوس سُلہٕ شاہے قبرستان ہیوٚ بنان۔ لُکھ أسی ؤلی ؤلی کارأہنٛز رأوِتھ گرن منٛز کھٔٹِتھ روزان۔ انہٕ گٹہٕ گرٛھنہٕ بروٗنٛہے أسی لُکھ شُربن ژھاران، زمانن ہُنٛد اورٕ یور پھیرُن تھوٗرن آوبنٛد کرنہٕ۔ خاندرن کھُندرن ہٕنٛدی دوہ آیہٕ پھرنہٕ۔ ریڈیون تہٕ گراموفونن پیٹھ گوٚن، ییٚمہٕ

ہتۍ محلّہ تہٕ کوچہِ أسۍ گرہٕزان آیہِ بنٛد کرنہٕ۔ژٕ پاسے أس موٗتنٛز ژھوپہٕ۔لُکھ أسۍ ترٛہران تہٕ بیم اوسُکھ خبر کمہِ ساعتہٕ تہٕ خبر کمہِ وأج مٕنزٕ اژھِ۔پٕنٛنۍ کنۍ أسۍ تم پننہِ پننہِ شایہِ سأری سونٛچان زِ یِیلہِ تم پتٕمن گرن تہٕ بند کُٹھن منٛز بےبیم محسوٗس کرن تیٚلہِ......۔

یہِ چھُنہٕ کأنسے پَے زِ أمس آوشرارتھ کھالنہٕ یاپأنۍ پانَے ...... رِکنہٕ أمِس اوس یوٗہے وق مُقرر۔کیٚنٛہہ وَنٛن چھُ کٕڈر، ووٗنۍ گوٚ وسپُدیٖ زِ اکہِ دوہہٕ چھیوٚ وسُہ سرُ پھٕٹمٕ ہٕنٛز وزوتہٕ ؤنوٕ أچھومنٛز لجہِ تمبرِ تہٕ نارِ لمبھ ووتھنہِ۔شُہو بدلہٕ اوس گیس تہٕ دِہ نیران تہ سأری ہِیے شہرس پیٹھ پھٕلان تہٕ وُچھان وُچھان وٚول أمۍ سوٗرُے شہر۔انہِ گوٚٹ پھہلیو ویؤت زِ اتھس اوس نہٕ اتھِ وَنہِ یوان۔گرٛیشم ہُر یووزن اوس ہِری یِہِ بِہے(۱۲)فٹہٕ ہیوٚر۔بُتراتھ أس ڈٕ زِتھ نارِ تنٛنگل بنیٚمٕژ۔گٔلی، کٔڑ، مکان، پارِ آسہٕ ڈٕزی ڈٕزی پیوان۔کیٖرٛبن تہٕ تلاون ہُنٛد پوٗنۍ اوس ہوٚ کھمُت۔زنان اوس وَچھُکھ دوٗد تہٕ خوشک گوٚمُت۔شُربن أسۍ لُکھ پٕنٛن عأرق چیٖرِتھ چاوان۔کُنہِ تہِ اوس نہٕ سوکھ۔بے پناہ تپشہِ نِش بچنہٕ خأطرِ أس نہٕ چھپن جاے۔نفسا نفسی ہُنٛد عالم اوس۔لُکھ أسۍ پٕنٛن گرِ ترٛأوِتھ شُہُل گاہ ژھاران۔

لُکھ أسۍ ژَلان۔انسأنۍ مازِ چ دزن یوے أس نہٕ فضہس منٛز شہہ کھالنہٕ دِوان۔ترٛبن دوٕہَن تہٕ ترٛبن رأژن روٗد برابر یِی گرٛژھان تہٕ پتہٕ گوٚو اچانک سُہ سرُ پھٕٹمٕ نٛڈی تھرٛبن ہِنٛدِس گھٕرِلس منٛز ؤستھ یم دوٚیمس مُلکہِ کِس سرحدس تام پھٕہلِتھ آسہٕ۔ سُہ لوٚب نہٕ کأنسہِ نہ موٗرُکھ۔ژٕ رمہِ دوہہٕ یِیٚلہِ دِہیک ژھدُن تہٕ تژرُک تہہ ہناموکلیو وتہٕ لۄکوٗ چھ سُہ سوٗرُے منظر اوس غأب گوٚمُت۔تہٕ بے منظری ہِنٛدِس شأٹھس منٛز اوس سُہ

انسان بے حِس پیومُت ۔ تٔمۍ سٕژن پڑاژن اوس پۆس لٲرِتھ ۔ سُہ بُتھِ یُس شکیل آسنہٕ
کِنۍ وَنہِ اوس، تتھ ٲسۍ نیٖلۍ نیٖلۍ داغ پیمٕتۍ ۔ نیٖہ وُنہِ اُچھ آسہٕ انہِ گٔٹ ٹارٕن تل بنٛد تہٕ زہر
اوس تنہٕ پیٹھ رگومنٛزٕ پھٲہلِتھ پڑتھ رنگس انگس پیٹھ نۆن دژامُت ۔ کارِ کِنۍ اوس یہِ نفر،
تیمِس سرپھن ٹو پھ اٮ۪س دِژٕمٕژ، کھار ۔ تہٕ سٲرۍ سِے شہرس منٛز اوس اٲمۍ سُنٛد شوہر ۔ سُہ
اوس کنوٕ منٛزٕ شستٕر کڈان تہٕ پننہِ آیہِ صۆرت دِوان ۔ ڈُہۍ دوٕہس اٮ۪س تٔمۍ سٕژ گنٛج شترس
وٕبگلا وان تہٕ راتھ ژٕپرۍ ییٚلہِ سُہ گرٕ کُن نیران اوس اسماٗنکۍ کۆنٛج ٲسۍ سورخ آسان ۔ تہٕ
امہِ سورخ گاشہٕ ستۍ اوس سورُے شہر منور آسان گۆمُت ۔

یہِ نفر یُس بےٚ حِس اوس پیۆمُت اوس سٕبٕٹھاہ مقبۆل ۔ مُلکہٕ کٮ۪وٕ واریہو علاقو
پیٹھ ٲسۍ جۆگۍ یِوان، یُتھ اٲمِس زہر کڈٕہن، یمن اوس نہٕ کانٛہہ اَنان ۔ وَننہٕ چھِ یِوان زِ
جۆ گِس ییٚلہِ پےَ لگہِ زِ کانٛہہ ٹو پھ نو وسرپھن تٔمِس چُھ ضرۆری واتُن ۔ پھٔٹلن تہٕ پھوکن
ہُنٛد سلسلہٕ اوس چلان تہٕ تِم سٲری لُکھ ٲسۍ اٲتی، یِہنٛدۍ پلو دَلوٕٸ زِتھ وٕسۍ ٲسۍ پیمٕتۍ تہٕ
ووٕنۍ ٲسۍ تِم پننوٕ اتھوٕ ستۍ پٔژن ستھرٕ کھٔٹِتھ تھاوان ۔ منٛزٕ آسمانسٕ کُن، منٛزٕ جۆگین ہٕنٛدٕ ن
خوش شکیل بُتھٕن تہٕ منٛزٕ دزٕمٕژ بُتراٗژ کُن وُھان ۔ تٔمۍ جۆگۍ تیمِس وٕتھۍ وٕتھۍ منکہٕ پھٔلۍ
ٲسۍ تہٕ یُس اڈِ گاٗنٹہٕ پیٹھ باٗنسری واٮ۪ان اوس، تھٲواچانک باٗنسری پَتھر ۔

اسہِ جوگین منٛزٕ چھِ کینٛہہ جۆگۍ ییٚتہِ تِتھۍ تہِ یِم ماٗنتھرٕ ستۍ زہر چھِ کھالان، بہٕ
یۆ تاہ زہر کڈٕنٛچ کۆشش چُھس کران تِم چھِ تیۆ تاہ زہر برنٛچ کران“۔

”یہِ چُھ غلط“۔ اکھ وٲنٛسٕٹھ جۆگۍ آوزٕ قدم برونٛہہ ۔ ژٕ ے چھیہِ نہٕ سکت تہٕ د
ۆیمین آوتۆت یۆت ٲسۍ برونٛہہ تہٕ گیانٕے ۔ ژٕ ے وٕنیوتھ تتہٕ تہِ پی ۔ پانہٕ جۆگۍ ٲستھ

باقٕے جۄگٮ۪ن پٮ۪ٹھ...... واریاہس کالس روز دۄنژھٕ دۄنژھٕ چلان۔ تِمن سارِنٕے جاین
ہُنٛد ذکرآیہِ یۆت یم گاٮ۪متؠ آسی۔ یم رۄدی اکھأکس بےٚ وأری کران۔
لۄکھ آیہِ تنگ۔

تِمو وُچھ عارِ بُرژ نظر وٮ۪من گوسائٕ پوشاکھ والٮ۪ن کُن۔ اتھ بےٚ منظرتٕہ
وأران صحرلوس منز یہِ تماشہٕ وُچھٕن اوس احمقأزی۔ مٔنزی مٔنزی آس واوِ رنگتہٕ ستؠ
ذٕدی متٮ۪ن بدن ہنز بوے تہِ آسان تٕہ سارِنٕے آسہٕ دروکہِ یوان تٕہ تِم آسی وُچھان زِ تِم
چھِ وُریانٕے، تِہنٛدِس بدنس پٮ۪ٹھ چھُنہٕ اکھ گراہ تہِ پلو۔

بٔڈی منکہٕ پھٕلی وول جۄگی اوس دزٕ امُت۔ وونی اوس بیٚا کھ جۄگی بٮ۪ن واٮ۪ان۔ لُکھ
آسی پانہٕ وأنی یتھٕ پأٹھی کتھ کران...... سرٕ پھ اوس بیٚہِ واریاہس کالس اورِ یورنژان۔
حأرأنی چھِ تمہِ وِزِ کیازِ آونہٕ سُہ ژلہِ راونٕچ کوٗشش کرنہٕ۔ تمہِ وِزِ کیازِ وۆنُکھ نہٕ
جۄگٮ۪ن یُتھ سرٕ پھ رٕٹنہٕ ییہِ ہے۔

''جۄگٮ۪ن وۆننکھ تمہِ وِزِ تہِ مگر یم چھِنہٕ تۆ تام یوان یۆ تام نہٕ سُہ کأنسہِ ٹۆپھ دِیہِ،
یم تہِ یہنٛدی گُرو چھِ یِی کران آمتؠ''۔ (سی آواز) جۄگی گُر بٮ۪ن وانٕژ بنٛد۔ یہ تژ اوِ وونی
اکھ پوٗنسہٕ یہِ واتہِ تتھ شہرس، تتھ گنٛڈی زنٛڈس، تتھ وأج منز تٕہ تِمس سرپھس پٮ۪ٹھ گھٔسِتھ کرِ
تِمس مجبوٗر تٕہ واتہٕ ناوبس یور تٕہ سُہ کڈِ تیٚمِس نفرس زہر''۔ لۄکن گوٚ ودم۔ تِم لٔگی ٹأری مژ
رأوی مژ رأوی وُچھنہِ۔ باقٕے جۄگی آسی پھسرارے کران تٕہ اٚمِس کُن حقارتٕہ سان
وُچھان۔ زن آسی ونان زِیہِ کار چُھنہٕ سہل۔ جۄگی دِتؠ ییٚنہٕ ستؠ پٔتھرِس پٮ۪ٹھ ضرب ہِوی
نشان تٕہ ٹھیلہٕ منز ژور پوٗنسہٕ کڈِتھ تھأوِن ژورن کوٗنجن پٮ۪ٹھ۔ یہِ گوٚو مشرق یہِ گوٚو مغرب

یہِ جنۄب تہٕ یہِ شمال ۔ امہِ پتہٕ تھوٗو ن یمن پوٚنسن پٔٹھ کرٛہُن گٕژھُن ۔ پتہٕ ہنٛزِ آواز آٔس ژٕ پاسے گرٛبزان ۔ کینژن ژِہن اوس نژان نژان گیوان ۔ پتہٕ تھاوٕن برٛنزِس کھنڈس ہیٚن پتھرِس پٔٹھ تہٕ کرٛہُن کُپر تُلُن ، پوٚنسہٕ آٔسی غآب گٔمتۍ ۔ غآب؟ کمال چھُ ۔ سآری لۄکھ گٔیہِ رۄ زِتھ ۔ جۄگی تھوضر بس پٔٹھ ہیٚیہِ کُپر تہٕ لۄگ ہیٚن وایِنہِ ، باقٕے جۄگی آٔسی حقارتہٕ سان وُٹھ گُمناوان ۔ سرُ پھ نہ پیہِ نہٕ ۔ سرُ پھ نہ چھُ زانٛہہ آمُت تہٕ نہ چھُ زانٛہہ امہِ برۄنٛہہ پوٚنسہٕ وُپھناونہٕ آمٕتۍ ۔

جۄگی ہنٛز ہیٚن وایِنۍ آٔس بنٛد گأمٕژ ۔ تٔمۍ اوس کرٛہن کُپر تھوٚد تُلمُت ، پوٚنسہٕ آٔسی أتی ۔ دۄیم جۄگی آٔسی ٹھٹھٕ کران ۔ ”سرُ پھ آوٕ ے نہٕ !“ ۔ تٔمۍ تام پرٛژھ سبزرنٕے ۔ جۄگی تُل کلہٕ تھوٚد تہٕ وُچھُن لۄکن کُن ”آسرُ پھ آو نہٕ ۔ سُہ چھُ سِوی کۄرمُت سرُ پھ ۔ اسہِ جۄگو منٛزٕ ے چھُ کٔمۍ تام سُہ سِوی کۄرمُت “ ۔ باقٕے جۄگین ہیوٚتُن تل پٔتۍ نار ۔

”کأنٛسہِ ذمہٕ دار نفرس پزِ نہٕ یژھ کتھ کرٕنۍ ۔ اگر سُہ اسہِ منٛزٕ ے چھُ تیٚلہِ پزِ سُہ نوٚن تہِ کڈُن“ ۔

”مگر تمہِ ستۍ کیا گژھِ؟“

”یہِ چھُ پوٚز“ ۔

”یہِ چھُ اپُز“ ۔

”یہِ چھُ طرفدأری“ ۔

”پٔکو سا یارو ۔ یم لۄکھ ہَسا روزن تہٕ تھٕے کِنہٕ ژُوان“ ۔ بھیرٕ منٛز لٔگی لۄکھ نیرنہِ“ ۔

”آہن سا یارو ۔ پٔکو سا ۔ اسہِ چھُ وُنہِ واریاہ کرُن“ ۔

''یمن کیا چھ......یم چھِ......''

لُکھ لگی وارِ وارِ نیرنہِ۔

تم تڑی کٔدلہِ پیٹھی دٔریاوس تہٕ اتھِ بے منظر ماحولہِ کس پوٚت منظرس کُن ییٚتہِ وُنہِ سوٚت سوٚت دِہہ اوس ووتھان۔ یہند بن کنن آسہِ وُنہِ جوٚگبن ہنز مۄکری ہنز کتھ گژھان۔ تمہِ ساعتہٕ تھأوی أکی نفرن بێیس نفرٕ سند بن پھیکِبن پٹھ اتھ تہٕ ووٚننس۔

''یارا! مےٚ سکھ بےٚ۔ سُہ سرُ پھیُس کُنڈی زندٕس منز ووتھ، خبر چھا کتھ علاقس یا شہرس منز گژھِ نوٚ ون۔

''آہن سا......یہِ چھِ کتھ......'' بےٚ یہِ نفرن ووٚننس۔

☆☆☆

اصل: سری چرت چٹرجی

ترجمہٕ: ڈاکٹر سید افتخار احمد

دیوداس

(بنگالی ناولہِ ہُند سلسلہٕ وار کأشُر ترجمہٕ)

قسط......۲

دوہا دوہا گوٚو گژھان۔ یِمن دون ہنٛزِ خوشی اوس نہٕ کانٛہہ حد۔ دُہی دوہس آسی نہٕ گرمہٕ کرایہِ منٛز گِنٛدی گِنٛدی کُنہِ اتھِ یوان۔ شامس اوسُکھ گرٕ وأتِتھے بے عزتی تہٕ مار پیوان۔ مگر صبحس آسی یِم بیٚیہِ نیران تہٕ شامس أسِکھ گرٕ وأتِتھ بیٚیہِ بے وأری رٹان۔ یِمن دون آس پانہٕ وأنۍ یِژھ کھوٚ زِ گِنٛدنس دروکنس تہٕ رأنٛڈلہِ منٛز آس نہ یِمن بیٚیہِ کأنٛسہِ ہنٛز ضروٗرتھے پیوان۔ پوٗرٕ علاقس منٛز آسی شیطأنِل تہٕ کھٔری فِکی کرنہٕ خأطرٕ یِم زٕ سبٛھاہ۔

اکہِ دوہہ درایہِ یِم آفتاب کھٔسی تھے تالابس پٹھ گاڈٕ رٹنہِ۔ پأنۍ پانس خا کھِ ترٕہ کُرِتھ تہٕ پوٗرٕ تالابس گوہل تُلِتھ رچہِ یِمو پیٚوشُن تام گاڈٕ زٕ ژور۔ یِم پانہٕ وأنۍ بأ گرأ وِتھ درایہِ گرٕ کُن۔ گرٕ وأتِتھ کوٚر رماجہِ پاروتی سخت دگہٕ مارتہٕ تھأوٕنۍ أکِس لوکِٹِس کمرس منٛز بنٛد۔ مگر پاروتی لوٚگ نہٕ پتاہ زِ دیوداسس کیا آسکھ گرِ بنٛۍ رووُمُت۔ گرس منٛز کیا اوس

لَس ءِستۍ سپدان ، دیوداس اوس نہٕ یِم کتھٕ کأنٛسہِ ونان ۔ پاروتی آٛسی پنٕنس کمرس منٛز وٕ دۍ وٕ دۍ ہِکۍ کھسان ۔ دیوداس آوامی وِزِنیٚپری ٚکنۍ دارِنش تہٕ لۄگس لوتہِ لوتہِ آلوکرنہِ ۔ ’’ پارو ، پارو، او پارو ۔‘‘

باسان اوس پاروتی بۄزی یِم آلو اصل پأٹھۍ مگر رۄشتھ آسنہٕ ٚکنۍ دِتُن زأنتھ مأنتھ کنہٕ ڈول ۔ پاروتی ییٚلہِ نہٕ کأنٛہہ جواب دِتُس سُہ دراوتہٕ بیوٗٹھ پوٗرٕ دوٚہس نذدیکھ کِسِے أکِس چمپا کُلِس تل ۔ توٚت تام گوٚ ونہٕ گرٕ یوٚت تام نہٕ دھرم داس لَس نادِس آوتہٕ منوِتھ گرٕ نیون ۔

دویمہِ دوہہ پگاہ آٛس پاروتی دیوداس نہِ وتہٕ وُچھان مگر سُہ آو نہٕ ۔ سُہ اوس مألِس ءِستۍ نذدیکھِے أکِس گامس منٛز سالس گوٚمُت ۔ واریاہس کالس ییٚلہِ دیوداس آوِ ے نہٕ تہٕ سو درایہِ کُنی زٕنی گِندنہِ ۔ راتھ آسہٕ أمِس دیوداسن تالابس پیٹھ گرٕ ھنہٕ وِزِ ترٛ ے روپیہِ دِژمژٕ ۔ امہِ آسہٕ یِم راونہٕ کِہ بیمہِ لونچہِ گُنٛڈِتھ تھاومژٕ ۔ پگان پگان آٛس سو مٔنٛزی مٔنٛزی پانہٕ تہِ نژن ڈالا دِوان تہٕ لونچہِ گُنٛڈِتھ یِم روپیہِ تہِ ا ٚونگجو ءِستۍ نژناوان ۔ دیوداسس ورأ ے بیٚیہِ کانٛہہ سأتھی نہ آسنہٕ ٚکنۍ اوس امہ ووٚنی واریاہ وقت کُنی زنہِ گُزورمُت ۔ یپأری آٛسی از سکول تہِ سُلی کھُلان ۔ پنٕنس محلس منٛز ییٚلہِ نہٕ گِندنہٕ پاپت کانٛہہ شُر وُچھن تہٕ سو گیہِ دوٚیمس محلس منٛز ۔ تتہِ آٛس منورما روزان ۔ منورما آٛسی سکولس منٛز پران ۔ سو آٛس وأنسہِ ٚکنۍ پاروتی تھوڑا زِٹھ مگر یِمن اوس پانہٕ وأنی یسہٕ تون ۔ از اوس یِمن واریاہ کال سمکھن ہےٕ گوٚمُت ۔ دیوداسنہِ غأر حأضری منٛز آو تس از موقہٕ تہٕ آیہِ تس سمکھِنہِ ۔ گرس اندرأ ژتھ پُژٕھ تمہِ وٹہِ منٛزٕ ے ۔ ’’ منو چھا گری ؟ ‘‘

أندرٕ درایہِ منوٕہٕنز پوٚپھ۔ ''اُوہُو۔ پاروچھکَے؟''

''اہنہِ بُوا، بٔہٕ چھس۔ منو کتہِ چھےٚ؟''

''سو چھےٚ سکول گٔمُت۔ ژٕ چھکھ نہ گٔمُت؟''

''بہٕ کتہِ چھس گژھان۔ دیوٕ بھیاتہِ چھُنہٕ گژھانٕے۔''

أہنٕز کتھِ بوزِتھ آو منوٕنہِ پوٚپھِ اُسن تہٕ اسان اسان وَنس۔ ''اچھا تہٕ یہِ کتھ چھےٚ، یمہِ دوٕہہ ژٕ چھکھ نہٕ گژھان تمہِ دوٕہہ چھُنہٕ چون دیوٕ بھیاتہِ گژھانٕی۔ تیٚلہِ گوٚ ویہِ جانٕہ۔''

''نہ نہ۔ أسی دوٚشوے چھِنہٕ ووٚنی سکول گژھانٕی۔''

''اساتہٕ جانٕے گوٚو۔ مگر منو چھےٚ سکول گٔمُت۔''

منوٕنہِ پوٚپھِ کریوٚ أمِس اندر اژنہٕ خأطرٕ زور مگر پاروتی موٚنُس نہٕ تہٕ درایہِ پوٚت کھوری واپس۔ وتہِ وُچھامہِ رسک لالِنس دُکانس نِش ٹیٚکی گٔرِتھ ویشنو بچھوٕنہِ زنہِ تارٕ پکان۔ یم آسہٕ اَتھس کنِتھ ڈابر ہتھ بیٚچھان۔ پاروتی لاے یمن کرٕکھ۔ ''ویشنوی، تُہہ چھِوا گژھان تہِ؟''

یمو دِژ پتھ کُن نظر تہٕ اکہِ زنہِ وٚننس۔ '' آ گوبری۔ أسی چھِ گژھان تہٕ وایُن زانان۔''

''تلے گیٚیو تیٚلہِ۔'' پاروتی وٚننکھ۔

''گژھن بوزنس چھِ پوٚنسہِ لگان۔ پکھ چون گرٕ گژھو تہٕ تتی گیٚیو۔ دہٕ کھوٚن رِکیٚت تہِ میلہِ کینژھا۔''

"نہ نہ، پیتی گیو۔" یہِ وُنتھ ہاوِ پاروتی یمن پننہِ لونچہِ گنڈِتھ روپیہِ۔ روپیہِ وُچھِتھ درایہِ یم دکان نِشہِ بروٹھ پہان تہٕ بٹھی اَتی۔ امہِ پتہٕ لجہِ یم ترٛشوے ڈابروایِنہِ تہٕ اتھی ستی تُجِکھ گوٚن لُہرا تہِ۔ یم کیا آسہٕ گوٚان تہِ اوس نہٕ پاروتیِ سمجھے یِوان۔ اگر سو زانُن تہِ یژھِ ہا توتہِ ییہِ ہانہٕ تس سمجھ۔ یپاَرِ اوس توٚہند دِل دیوداس نہٕ باپت پریشان۔ تس اوس وہمہٕ زِسہ ما آسکھ گرِ بنٛد تھومُت۔

گیوٚن مولکلاوِتھ وۄن یمو پاروتی۔ "وولسا گوٚبُر دِ، یہِ کیٚژھا خاَرات دِیٚن چھے۔"

پاروتی مُژ رو ولونچہِ گنڈ تہٕ امہِ منٛزِ کڈِن ترٛے روپیہِ تہٕ پلناوِن یمن ترٛشوِنی اتھن کنتھ۔ یم ترٛشوے لجہِ حاَران گژھِتھ اکھاَ کس کُن وُچھنہِ۔

"گوبرا یمِ پیٚژ روپیہِ کمی چھنےَ دِژمژٕ؟" یمو منٛزٕ پرٛژُھس اکہِ زنہِ۔

"دیوداسن۔" پاروتی ووٚننکھ واپس۔

"سُہ مالایی؟"

پُہرس کھنڈس سوٚنچِتھ دُیت پاروتی جواب۔ "نہ۔"

"ادساتہٕ سو نہٕ گوٚبرا، گژھ خدایے دِیی نےَ زِٹھ واٗنس۔" یمو منٛزٕ کوٚرس اکہِ دعاے خاَر۔

پاروتی ووٚننکھ اسان اسان۔ "توہہِ آوُ ترٛشوِنی برابر حصہٕ؟"

"آ۔ سارنِی آو برابر۔" ترٛشوِ یوہوُس کلہٕ ستی۔ "گس گوٚبُر رادھا رانی گرِی نےَ پٔنٛژ یاَری۔"

یِم ژٕ ہشوٚ ے زٕنہٕ آسہٕ أمِس دعاے خأرکران زِخأرات دِنہٕ واجنہِ أمِس کورِ گرٛھنہٕ زانٛہہ کھورس تہٕ کوٚنڈ اژُن۔

امہِ دہ ہہ آیہٕ پاروتی سُلی گرٕ۔ دوٚیمہِ دہ ہہ صُبحأے وُچھ أمی دیوداس۔ أمِس أس اتھس کنٛتھ پٹنگ خأطرٕ رز۔ پاروتی ژٕش وأتِتھ ووٚنُن تس۔

''پارو۔ تِم روپیہِ دِیوٚ رٕ۔''

پارو پھیر بُتھِس لیٚدرٕ ژھٹھ۔ کھوٚژی کھوٚژی دُیتُنس جواب۔ ''مےٚ کتہِ چھے۔''

''کیازِ۔ تِم کتہِ تھاوِتھ؟''

''تِم دِژٕمےٚ ویشنو ہِن۔ تِمو بوزنو وناأتھ۔''

''سارے دِژتھگھا؟''

''آں۔ ژٕ ے آسہٕ۔ تِم دِژٕمےٚ تِمن سارے۔''

''ہاے پاءٕ گلی۔ ییٚژٕ روپیہِ چھادِنہٕ آسان۔''

''اِدِ کیا کرٕ ہا۔ تِم آسہٕ ناژٕ ے۔ اگرَ ے نہٕ بہٕ تِمن ژٕ ہشوے روپیہِ دِمہا، تِم کِتھ پأٹھی بأگراوہان پانہٕ وأنی۔''

''اگر چانہِ جایہِ بہٕ آسہابہٕ دِمہا تِمن زِ یِ روپیہِ۔'' دیوداسن ووٚنی نرم لہجس منٛز۔ امہِ پتہٕ لوٚگ ڈورِ گٔنڈتھ ڈنڈٕ گلناونہِ تہٕ یِی کران کران لوٚگ وننہِ۔ ''ییٚتھ کٔنی پیہِ ہان سارنٕے داہ آنہٕ تہٕ أٹھ پاییٔ حصس۔''

''مگر تِمن بِچارٕ ہِن ماتگہِ ہاچأنی پأٹھی حساب کرُن۔'' پاروتی ووٚنُس۔

دیوداسن اوس من، سیر، چھٹانگن ہُنٛد حساب کرُن ہیچھمُت۔ پارتی ہٕنٛدس اتھ و نس پپٹھ اۄسُن تہٕ اسان اسان وۄنُس۔ ''آ۔ پزی، تیٚلہِ ہے چھُ چوٗنُے وُنُن ٹھیک۔''

پاروتی گٔری دیوداسس اتھس تھپھ تہٕ وۄنُس۔ ''دیوداس بہٕ اٰسس دپان ژٕ مالا یکھ مےٚ۔''

''کیازِ۔ بہٕ کیازِلایہِ ہاے؟'' دیوداسن وۄنُس ووٹہِ ہنا ٹُلِتھ۔

'' تِمو بِچھوٕنوٕ زنانو ونوٕ ناژٕ لا یکھ مےٚ۔''

یِمہٕ کتھہِ بوٗزِتھ اوس دیوداس واریاہ خوش گژھان۔ خوش گژھت تھوۄٚتِمٕ پاروتی پھیکِس پپٹھ اتھہِ تہٕ وۄنُس۔ ''ہاے بیقلی، بہٕ چھُسَے ژےٚ تیٚلی لایان یێلہِ ژٕ کانٛہہ غلطی کران چھکھ۔ تمہِ بغاٚرلوے مَیا زانٛہہ؟''

دیوداسس اوس باسیومُت زِ پاروتی اتھ کامہِ پپٹھ سزادِنٕک حق چھُنہٕ لتس۔ تِکیازِ تمہِ اوس بِچارِ ٹھیک کوٚرمُت۔ ترٛشوٕنیٚ اٰس برابرا کھا کھ روٗپے آمژ۔ یِم ویشنووِ زنانہ زانٛہہ سکولے آسن نہٕ گٔمژٕ تِمن کتہِ تگہِ ہارو پیہِ، آنن تہٕ پایئ ہُنٛد حساب کرُن۔ یِمن ترٛبن تریٛیو بدلہٕ زِ روپیہِ دِنہٕ گٔیو وِتِمن پپٹھ ظلم کرُن۔

پنہٕ پھۆل زنٛڈس منٛز چھُپاۓیِتھ کری اٚمی پاروتی اتھس تھپھ تہٕ گٔیہ پتنگ انہٕ خاطرِ لوٗکٹ بازارکُن۔۔

ۄری کھنٛڈ گوٚو یِمن اٚتھی حالس منٛز۔ صبحس نیرُن تہٕ شامن تھٔکِتھ پھٹِتھ گرٕ اژُن۔ مگر ووٚنی اوس یِتھ پاٹھی پھیرُن مشکل بنیومُت۔ دیوداس نہِ ماجہِ اوس نوٚ وِفتنہٕ

زیٛو ورومُت ۔سوٲس پنٕنٮ۪س خاندارس ونان زِ دیوس چھُ پوٗرٕ جاہِل تہٕ دربٕڑ رٕز بنیو مُت ۔ژٕہنٛدِ خاطرٕ چھُ کُنہ تہٕ پٲٹھی کانٛہہ تہٕ کانٛہہ سبیل کرٕنی ۔

رژھ کھنٛجہِ سوچِتھ ووٚنُس تٔمۍ۔

''یہٕ کیازِ سوزون نہٕ ٲسۍ کلکتہ۔تِتی روزِ نگیندرس نِش تہٕ تٔمۍ ہے نِش پرِ تہٕ تِتی۔''

نگیندر بابو اوس دیوداسس مام۔ دیوداسنٛی کلکتہ گژھنٕچ کتھ پھٲلیہٕ ژوپٲرٕ ۔پاروتی تہٕ بیٚیلہِ بوزِتھ سوٚ گیہٕ مایوس۔امہِ پتہٕ بیٚیلہِ دیوداس ٲمِس کھلہٕ وکھ سمٕکھ تہٕ امہِ کٔرۍ ٲمِس اتھس تھپھ ۔اوہنٛد اتھٕ پننِس اتھن منٛز رٹِتھ پرٕژھنس۔'' دیوداس۔ژٕ گژھکھا پزی کلکتہ ؟''

''نہ۔ژٕ ے کمۍ ووٚن نٔ ؟''

'' بوٚ ڈ چاچہٕ جی اوس ونان۔

''یوتاہ دوٗر۔بہٕ گژھکھ نہٕ ہرگز تہٕ تور۔''

''اگر تمو زبردستی سوزِکھ تہٕ تیٚلہِ کیا کرکھ۔''

''زبردستی۔''

دیوداس گٔژھ یہِ بوزِتھ شرارت۔دیوداس نِس بُتھِس پیٹھ شرارت وُچھِتھ زون پاروتی زِ دنیاہس منٛز چھُنہٕ سُہ کانٛہہ شخص یُس ٲمِس زبردستی کانٛہہ کٲم کرناوِ۔سو گیہٕ خوش زِ دیوداس نہٕ مرضی ورٲے ہیکہِ نہٕ ٲمِس کانٛہہ کلکتہ سوزِتھ۔ٲہنٛدِس اتھس پننو اتھو سۍتی موٹھ ہش دِتھ ووٚننس۔

’’ بوزُ دیوا۔یہِ ناگُن گژھکھ۔توٚ ریا فکرِ بہٕ کیا چھسےٚ ونان۔۔۔۔۔‘‘

’’ کُنٕے نہٕ۔‘‘

مگر أزی کہِ لٹہِ چلیوٚ نہٕ دیوداسس کٔہنہ۔سخت روعب داب تہٕ شلکھ کٔرِتھ ییتِس کالس نہٕ مأٔلی سٕہ دھرم داسس ہٕتی کلکتہ سوزِتیتِس کالس بیٚوٗٹھ نہٕ سو کھٕ۔

ییٚمہِ دوہہ سُہ کلکتہ دراو تمہِ دوہہ اوس سُہ وارِیاہ مایوٗس تہٕ پریشان۔تس أس نہٕ کُنہِ نوِ جایہِ گژھنٕچ کانٛہہ تہِ خوٚشی۔پاروتی تہِ أس نہٕ أمس نِش ہرِ گز تہِ ژھٕنہٕ یژھان گژھنہٕ۔امہِ موروٗ دی ؤ دی پان۔زورٕ زورٕ أس کربٕہٕ دِوان،مگر تس بچارِ ہُنٛد کُس اوس بوزان۔نیرنہٕ وِزِ روٗشے یےٚ سو گوڑٕ دیوداسس۔تس ہٕتی کٔرنی نہٕ کتھ تہِ۔مگر پوٚتُس ییٚلہِ دیوداس نیرنہِ لوٚگ تہٕ تمی ووٚن پاروتی۔

’’پارو۔۔۔ بہٕ ییمہٕ جلدی واپس۔اگر یم مےٚ رُکاون تہِ تو تہِ ییمہٕ بہٕ ژٕلِتھ ژےٚ نِش واپس۔‘‘

یہِ بوٗزِتھ گوٚو پاروتی تسلی ہیٚو۔دِلس منٛز یم تہِ کتھٕ آسس تم باوٕن دیوداسس۔امہِ پتہٕ دراو دیوداس بیگ اتھس کیٚتھ ییٚتھ تہٕ کھوٚت ٹانگس۔دیوداسس رخصت دِنہٕ وِزِ اوس تٔہنٛزِ ماجہِ أچھو کنٛز ا ٚوش ژالہِ تہٕ وُٹھن پیٚٹھ دعا خأرٕ بےٚ وایہِ نیران۔دیوداسن کوٚر ماجہِ ہنٛدِ ا ٚوش پھیرِ ہٕتی پنٛنس ڈٕکس ٹیوٚک تہٕ دراو۔

امہِ وِزِ کو تاہ پھیوٚر پاروتی تہِ ہیٚکو نہٕ ؤنتھے۔تٔہنٛز وأچھو کنٛز اوس ا ٚوش کولو کولو وسان۔غم تہٕ فِکرِ آسہٕ تو ہنٛد سینہٕ ژٕٹِتھ زن تراوان۔

وارِیاہ دوہہ گُذٕرٕنی امی حالہٕ۔امہِ پتہٕ ییٚلہِ سوا کہِ دوہہ صُبحأے ہنٛد رِؤژھ

تہٕ سوٲج وُچھنہِ کاںٛہہ کٲماچھ یوسہٕ سو دوہس منٛز کرِ ہا۔ یِنہٕ تمہِ سکول گژھن ترووُمت اوس تنہٕ ٲس نہٕ سو اَکِس کامہِ تہِ اتھہِ لاگان۔ صرف ٲس دُہی دوہس ہٕگنٛدنس منٛز آوِر روزان۔ تس آسہٕ پیٚژ کامہِ پتھ کُن کرنٕے روزان زِ سوٲس دپان تِتہِ چھایم موکلن زاںٛہہ۔ پٔنُن پان آوُرتھاونہٕ باپت لجے یہِ ازسو کٲم ژھانڈ نہِ مگر ژھاںٛڈی ژھاںٛڈی تہِ ٲس نہٕ تس کاںٛہہ کٲم کرنہٕ خاطرٕ میلان۔ ووٚنی ٲس سو مٔنٛزی منٛزی صُبحس سُلی چھِٹھ لِکھنہِ بِہان تہٕ ٲتھی ستی ٲس واریاہ وقت گُذاران۔ اتھ پٮ۪ٹھ ٲسس منٛزٕ موج ناراض تہِ گژھان مگر دادی ٲس تس ونان۔ ''دِس بِچارِ لِکھنہٕ۔ گِندنہٕ درِوکنہٕ کھوتہٕ چھُس نہ بہتر اگر کیٚنٛہہ لیٚکھُن پرُنٕے ہیٚچھِ۔''

پاروتی اوس سُہ دوہہ بڑٕ خوشی سان نیران یٚیمہِ دوہہ دیوِداسُن خط اوس یِوان۔ سوٲس نبرِ مِس دوازس پٮ۪ٹھ سو کھٕ سان بیٚہان تہٕ یہِ خط واریاہ لٹہِ پران۔

ووٚنی گٔیہِ الہِ پلہٕ زٕ رٮ۪تھ۔ نہ چھُ تورٕ ے ؤلی ؤلی خط واتان تہٕ نہ چھُ یورٕ ے لِکھنہٕ یِوان۔ یِہنٛد شوق اوس وارٕ وارٕ ژھوکُن ہیٚوان۔

اکِہ دوہہ صُبحٲے وٚونی پاروتی پننہِ ماجہِ۔ ''موجی! بہٕ لاگہٕ ووٚنی بیٚیہِ سکول گژھن۔''

''کیازِ۔''

ٲہنٛز موج گٔیہِ یہِ بوزِتھ حٲران۔ مگر پاروتی یٚیلہِ بیٚیہِ وۄننس۔ ''نہ۔ بہٕ گژھ ضرور۔''

''اساتہٕ گژھ۔ مےٚ کرُر کٲوِکھ ژٕ سکول گژھنہِ نِشہِ۔''

امی دوہہ پۆشنس بأ گرانہِ پارٕوتی پننہِ کتابہٕ تہٕ سلیٹ سومبرأ وِتھ تہٕ گرِچ نوکرأنِ گیٚس ستی تہٕ وأژ سکول۔ سو پیٚٹھ تتھی پرانہِ جایہِ۔نوکرانہِ وۅن پنڈت جی یس۔

''پنڈِت جی! یِنہٕ پاروتی لا یکھ۔یہِ آیہِ پانے کأنسہِ ہنٛدِ وننہٕ ورأیی سکول۔ یۆت تام پرٚنس ستی دِل لگِہ ہس توٚت تام روزِ سکولس منٛز پران۔یِیلہِ دِل لگِہ س نہٕ تیٚلہِ پییہِ گرٕ۔''

پنڈت جی ین وۅن دِلہٕ منٛزِی پانٕسے ستی۔''یہ چھا ممکن!۔'' تہٕ پتہٕ وۅنُس۔'' اِدِساتی کرو۔''

اکہِ لٹہِ آیوأمِس دِلس منٛز خیال زِسہِ پرٕ ژہٕ اأمِس۔''پاروتی کیا زِسۆ زون نہٕ توہہِ کلکتہ ؟ '' مگر وُنِتھ ہیوٚ کنس نہٕ۔

پاروتی وُچھ کلاسُک مونیٹر بھولو ناتھ اوس تتھٕی پننہِ جایہِ پرأنس پیٚنٛچس پیٚٹھ بِہِتھ۔أمِس وُچھِتھ آو پاروتی گوڈٕ اسُن۔مگر جلدی گوٚ وُوُٹھن ہُنٛدیہِ اسُن أ چھن ہِنٛدِس اوٚشس منٛز تبدیل۔یِیلہِ أمِس پرٛوِن واقعہ یاد پیٚو۔سو ٲج سونچنہِ زِ یہِ چھُناسُے بھولو ناتھ ییٚمی ہِنٛدِ ذٕسی دیوداسس گوڈٕ سکول تراوُن پیٚو تہٕ ووٚنۍ گرٕ تہٕ۔

یِتھ پأٹھی گوٚ ودوہا دوہا گژھان۔واریاہ کالۍ آو دیوداس گرٕ۔ پاروتی یِیلہِ بوٚز سو وأژ کُنی ٹِکہِ أمِس نِش۔تِمو کرِ پانہٕ وأنۍ واریہس کالس کتھٕ۔پاروتی آسہٕ أمِس واریاہ کتھٕ وننہِ۔مگر سو ہیٚچِہ نہٕ وُنِتھ۔البتہٕ بوزنأو دیوداسن کلکتہٕچ زِ ٹھٕ ڈٔلیل۔

گرمہٕ چھٹیہِ سپدِتھ گوٚو دیوداس واپس کلکتہ۔أزی کہِ لٹہِ تہِ وۅتھ نیرنہٕ وِزِ ودنس ہُوٚی مگر تیوٚت نہٕ یوٚتاہ گوڈٕنکہِ وِزِ وژھوو۔ ژور ؤری گذرے ووٚنۍ تِتھے

پأٹھی۔ یِمن ژورن ؤری ین منز اوس دیوداس یؠ۪ت بدلیومُت زِ پاروتی أس یہِ وُچِھتھ حأران گمژ۔ منزٕ آس سو زیادے مایوس گژھان تہٕ پتہٕ أس ژھوپہٕ کٔرِتھ کُنہِ کونس کُن گژھان تہٕ لونچہِ ستی ژٔ رِژٔ رِا ٚوش وتھراوان۔ اِمہِ برونٛہہ أسی دیوداسس واریاہ عاب مگر شہرس منز روزنہٕ ستی أسی تِم سأری غأب گمتی۔ أزی کہِ لٹہِ اوس سُہ نوِ فیشنگ کوٹ، انگریزی بوٗٹ، کھٔسِتھ دؤتی تہٕ سونہٕ سنٛز رسٹ گرأئی گتھ۔ ازاوس نہٕ تس گامس منز کولہٕ بٹھو کِنی بے کار پھیرنٕچ ضرورت پیوان تِکیازِ تس اوس وونی بندوقہٕ ستی شکار کرنس منزٕ مزٕ یِوان۔ تالاب چہِ لوکچو لوکچو گاڈو بجایہِ اوسُس بجہِ گاڈٕ رٹنُک شوق۔ یِتےٚ یوت نہٕ بلکہ اوس سمأجی تہٕ سیأسی معاملن تہٕ سنان۔ گاہے اوس جلسن منز تہٕ حصہ نِوان۔ امہِ علاوٕ گیو وفٹبال، کرکٹ بیترِ أستھے۔ مگر وونی! واے، کتہِ سو پاروتی تہٕ کتہِ سُہ تال سوناپور گام۔ لوکچارچ کأنٛہہ رٔژ کتھاہ یاد أسس سو تہٕ أسن وونی مشٕر أومٕژ۔ وونی اوس سُہ اورچن یورچن کامن ستی آو روزان، امہِ کِنی اوس نہٕ تس پرانٛن کتھن سننُک وق میلان۔

گرمہِ چھُٹیہِ آسہٕ بٔیہِ گٔمژ۔ پٔتی مہِ ؤری یہِ اوس سُہ گرمہِ چھُٹِ ین منز ملکہٕ نٛبر گوٚمُت، امہِ کِنی اوس نہٕ گرِ ہیوٚ کمُت یِتھ۔ یِہُس تہِ اوس نہٕ تس گرِ یِنُک ارادہ کأنٛہہ مگر مأئِلس ماجہِ کوٚ رُس تأ کید تہٕ اوِ کِنی پیوس گرِ یُن۔ گرِ یِنہٕ باپت پٔژن سامان وامان گٔنڈِتھ ووت سُہ ہوڑہ سٹیشن۔ امہِ پتہٕ یٚیمہِ دوہہ سُہ گرِ ووت طبعیت ٹھیک نہ آسنہٕ کِنی دراو نہٕ سُہ امہِ دوہہ گرِ نٛبر۔

دوٚیمہِ دوہہ گوٚو سُہ پاروتی ہُنٛد گرِ تہٕ دُیٹُن آلو۔ ’’چاچی۔ چاچی۔‘‘

پاروتی ہنزِ ماجہ کوٚرس واپس آلو تہٕ عزتہٕ سان وٚننس۔ ''وول سا گوٚبُر بہہ۔''

پاروتی ہنزِ ماجہِ ستیٚ کتھا کتھا کران پرٛژھ اُمیٚ تس۔ ''چاچی پاروتی کوٚت چھےٚ گمٕژ۔''

''ییٚتی آسہِ کُنہِ۔شاید چھےٚ یپاٚری مہِ کوٹھرِ منٛز۔''

دیوداس گوٚو توٚری۔پاروتی اُس امہِ وِزِ شامُک ژونگ زالان۔ اُمیٚ دیُتُس آلو۔''پارو۔''

پاروتی کھیپہِ گوٚڈ ووٚٹھ ہِش۔ ہنا سمبلِتھ کوٚرنس نمسکار تہٕ پتہٕ روزاُ کِس کُن روزِتھ کھڑا۔

''کیا چھکھ کران۔ پارو۔؟''

اتھ جواب دِنٛچ اُس نہٕ ضرور تھے۔ تِکیا زِ یوٚس کاٚم سو کران اُس سوٚ اُس ننیٚ۔

پاروتی روزژھوپہ کٔری تھے۔ دیوداس تہِ اوس منٛد چھ ہِش محسوس کران۔

''اچھا بہٕ نیرے۔زُو چھُم نہٕ ٹھیک۔'' دیوداسن وٚننس تہٕ دراو۔

پاروتی اُس ووٚنی ترٛٚواُہمِس وٚریس منٛز ژاٮ۪ژ۔دادی اُس ونان زِ سمجھے چُھنہٕ یِوان زِ اتھ واُنسہِ منٛز کیاٚزِ چھ حُسن تہٕ نازٕنکھرٕ یِوان تہٕ کورٕن ہٕنٛدِس انگس انگس منٛز چھُ نِکھاری پادٕ گژھان۔ گرِک باٚژ تام چھِ حاٚران گژھان زِ راتھ تامتھ یوٚس وُنہِ دوٚدِ اُس چوان تہٕ سوٚ کیاٚزِ گٔیہِ از بالغ۔ اتِ پیٹھے چھ ماٚلِس ماجہِ کورِ ہٕنٛدِ کھاندرٕچ فکر لگان۔ پاروتی ہُنٛد مول چکروتی مہاشے تہِ اوس ووٚنی پٔتِ موٚکیٚژ و دوہو پیٹھٕ منٛزی منٛزی امہِ کتھِ ہنٛز ذِکر کران۔ پاروتی ہنزِ ماجہِ تہِ اُس صحی فکر لٔجمٕژ۔ کتھِ کتھِ پیٹھ اُس

پٔنِنس خاندارس ونان زِ پاروتی چھَ بالغ گٔمژ ، ووٚنۍ پیٚیہِ گُنہِ نتہٕ گُنہِ أہنٛدِ کھاندرُک بندوبست کرُن۔

چکروتی اوس نہٕ کانٛہہ بوٚڈ موہنیو۔ووٚنۍ گوٚ واکھ کتھ أس ضرور زِ پاروتی أس وارِیاہ خوبصورت کوٗر۔تس اوس یقین زِ اگرے یتھ دُنیاہس منٛز حُسنس کانٛہہ مول چھُ تیٚلہِ چھنہٕ تس پاروتی خاطرِ فکر کرنٕچ کانٛہہ ضرورت۔بیٚیہِ أس یہِ کتھ تہِ زِ چکروتی خاندانس منٛز اوس نہٕ کور ہنٛدِ کھاندرِ باپت زیادٕ پریشان گژھنٕچ ضرورت پیوان۔البتہٕ اوسُکھ لڑکہٕ سٕنٛدِس نٔبتھرس منٛز ہنا ٹھونٛٹھ یوان، تِکیازِ یمن منٛز اوس عام رواج زِ یم أس کورِ ہنٛدِس کھاندرس پیٹھ گوبرِ مأکِس روپیہِ ہوان۔نیل کنٹھ سٕنٛدی مأکِ تہِ اوس پننہِ کورِ ہنٛدِس کھاندرس پیٹھ گوٚبرِ مالِلِن وارِیاہ رقم ہیوٚتمُت۔مگر پزر چھُ یہِ کہِ نیل کنٹھس أس اتھ رسمس سٟتۍ سخت نفرت۔سُہ اوس نہٕ بلکل تہِ یژھان زِ پاروتی گٔژھ روپین کٕنہٕ ینٛز۔پاروتی ہنٛز موج أس یہِ سوٗرے زانان،توے أس سو وِزِ وِزِ پٔنِنس خاندارس سٟتۍ پاروتی ہنٛدِس بارس منٛز یمہٕ کتھٕ کران روزان۔ییٚأری أس دادی یژھان زِ پاروتی ہُنٛد کھاندر گوٚس دیوٗداسس سٟتۍ سپدُن۔مگر سو أس نہٕ پننۍ یہِ خأہش کأنٛسہِ وُنتھ ہیکان۔ تس آو اکہِ دوہہ خیال زِ اگر یہِ کتھ دیوٗداسس کنِن کروخبر کانٛہہ وتھا مانیر بس۔امہِ غرضہٕ أس أمۍ اکہِ دوہہ یہِ کتھ،کتھ تام پأٹھۍ دیوٗداس نہِ ماجِ سٟتۍ تہِ ترٛٲوٕمژ۔

”بہو! سانہِ پاروتہٕ تُہنٛدِس دیوٗداسس کوتاہ ماے محبت چھُ پانہٕ وأنۍ۔کیا یُتھ ماے محبت چُھیاوُ چھمُت تہِ زانٛہہ؟“

” گوٚ ژُھک نا آسُن چاچی۔أخر لوکچار پیٹھے چھِ یکوٹے گندان دروکان۔

ہِکوٹے پلیہِ بڑھییہِ ببہٕ بھاۓ ہِنڈی پاٹھی۔'' دیوداسنہِ ماجہِ وۆننس۔

'' آ ہنی تہٕ چھُ پۆزُے۔تۄے اۘسس سونچان زِ اگر یمن دون پانہٕ وٲنی.........وُچھی بہو، ییلہِ دیوداس کلکتہ گۆ وتمہِ ساتہٕ اۘس سأنی پارو صرف اۘٹھہٕ ؤرِش۔مگر تتھ وأنسہِ منز تہٕ اۘس پارو سونچ سونچ گنڈی لۆر ہِش موژہِ۔مےٚ چھےٚ ساأرِے خبر ییلہِ دیوداسُن کانٛہہ خط اوس یوان تس اوس زن نۆو زُو اژان تہٕ پوشہِ تھرِ ہِنڈی پاٹھی اۘس پھولان۔سو اۘس سُہ تتھ پاٹھی پران زن تہٕ اۘس گیتایہِ ہُنڈ کانٛہہ پاٹ پران۔''

دیوداس نہِ ماجہِ آو سورُے سمجھ زِ یہِ کیا چھےٚ یژھان وُنُن۔تس آو ہنا اسُن۔مگر خدایی زانان اتھ اسنس پتۍ کُنہِ کوتاہ طنز اوس،مگر یہِ کتھ اۘس تس تہِ پتاہ زِ یمن کوتاہ ماے محبت چھُ پانہٕ وٲنی۔اکھتے اوس تس پانس تہِ پاروتی ہُنڈ سبٹھاہ سر بہہ تہٕ شفقت۔مگر تہنڈِ حسابہٕ اوس نہٕ یہِ رِشتہٕ ممکن تِکیازِ پاروتی اۘس تمہِ گرِ چ ییٚتہٕ کوربن ہُنڈ کھاندر خرید فروخت ؤسی سپدان چُھ۔ییٚہِ ہمسایہِ گرۍ تس منز یتھ کُنی رِشتہٕ کرُن،تژ اہہِ تژ اہہِ۔أندرِ رۍ اۘس یِی سونچان مگر زیٚوِ وۆنُن۔''چاچی دیوداس نس مأئلس چھنہٕ وُ نہِ دیوداس نہِ کھاندرِ چ رژھ تہٕ خواہش۔سُہ چھُ ونان زِ وُنہِ چھَ تہٕنڈِ پرٕنچ لکھٕنچ وأنس۔سُہ چھُ اکھتے مےٚ کتھِ کتھِ پیٹھ ونان آسان زِ بڈِس نیٚچوِس دوٕج داسس لوکچی وأنسہِ منز کھاندر کرِتھ گرۍ اسہِ بڈۍ غلطی۔تو ہُنڈ پرُن لیکھُن گۆو سورُے تتھۍ سۭتۍ ختم۔''

پاروتی ہٕنز نانۍ گیہِ یکدم دِل معلول۔مگر تو تہٕ وۆننس۔'' بہو، تہِ چھُم سورُے سمجھ یِوان، مگر ژٕ چھکھ نہ وُچھان زِ پاروتی کأژاہ بڈۍ چھےٚ گمٕژ۔پیٹھٕ چُھ تس ڈول ڈال

تہٕ تمہٕ آیہٕ ییٚمہٕ سٟتۍ سوزیادے بڑٕی چھ باسان۔اوے چھسَے ونان اگرے نارائن مون نہٕ تہٕ تیٚلہٕ کیا بنہٕ؟''

دیوداس نہٕ ماجہٕ ژٕٹ مَنزَ ے اہٕنز کتھ تہٕ وۆننس۔'' وُچھی چاچی۔بہٕ ماہیٚکہٕ تس سٟتۍ یہٕ کتھ کٔرتھ۔اگر بٔ تس یہٕ کتھ ونہٕ تہٕ مےٚ کوس وُقتھ روزِ پتہٕ۔''

کتھ لوٚگ ٹکھ ٲتی۔مگر زنانن چھا زانٛہہ کتھ شروپان۔بتہٕ کھٔبنہٕ وِزِ ووٚنی دیوداس نہٕ ماجہٕ خاندارس زِپاروتی ہٕنز نانی ٲس ازپاروتی ہٕنٛدِ کھاندرٕ چ کتھ ترٕمٕژ۔

''اِدِ تہٕ گوٚ وجان۔پاروتی چھ ووٚنی واریاہ بڑٕی گٔمٕژ۔کُنہٕ نتہٕ کُنہٕ جایہٕ گژھِ ووٚنی تس کھورگنٛڈ گژھن۔'' بتہٕ پپٹھ کلہٕ تھوٚ دٕ تُلتھ وۆنُس دیوداسنٕ مائلی۔

''اوَے تُجیپہٕ تمہٕ کتھ۔اگر د۔۔۔یو۔۔۔داسس۔۔۔سٟتۍ۔''

''یہٕ کیا چھکھ ژٕ ونان۔'' خاندارن وۆننس بُمہٕ چار وِتھ۔

''بہٕ کیا چھس ونان؟ تمن چھُ پانہٕ وٲنی محبت،مگر تمیٚک مطلب ما گوٚ وزِ امہٕ باپت انن بہٕ کوٚرکٔنن والنہٕ گرٕمنٛزٕ نوش۔پپٹھ ہمسایہٕ گٔری تس منٛز رِشتہٕ۔ترٛاہہٕ ترٛاہہٕ۔''

''ژٕ چھکھ پوٚز ونان۔تِتھن لُکن سٟتۍ رِشتہٕ کٔرتھ چھا اسہٕ پننہٕ ذات برادری منٛز پانس کتھٕ کرناونہٕ۔یِژھن کتھن کُن گژھِ نہٕ بلکل تہٕ دھیان دیٛن۔'' نارائن و وۆننس پننِس دِلس تسلی دِتھ۔

''ناتہٕ وُچھ! نتہٕ چھس بہٕ خبر کتہٕ یِمن کتھن کن تھاوان۔بہٕ چھس دپان یُتھ نہٕ ژٕ ے یِژھ غلطی نِکھ کٔرتھ۔'' خاندارنہٕ وۆنُس بے مطلب اسنہٕ ہنا ترٛاوِتھ۔

''اگر مےٚ تہٕ آسہٕ ہا کوٚ رمُت تیٚلہٕ آسہٕ ہا خبر کرزمیند ٲری اتھٕ گٔمٕژ۔'' خاندارن

وۄنُس بتہٕ میوٚنڈ اَسس کُن نِوان بڈٕ سنجیدٕ گی سان۔

یِمن پۆشِن پٔنٕز زمینداری۔ امیک کس چھُ ازرُون۔ مگر اَسی چھِ پاروتی ہٕنز پریشانی ہٕنز کتھ کران۔ییٚلہِ یہِ کتھ نژان نژان پاروتی ہٕنٛدِس مأل ہٕنٛدِ بن کنن تام واتژ اُنۍ پٔنٕز موج ناد دِتھ تہٕ وۄننس۔ ''موجی! ژےٚ کیا مجبوری اَسہِ یہِ کتھ کرنہِ تور گژھن۔؟''

موج روٗز ژھوپہٕ گٔری تھے۔ نیل کنٹھن وۄن بیٚیہِ۔ ''کورِ ہٕنٛدِ کھاندرٕ خأطرٕ چھُنہٕ اسہِ کأنٛسہِ ہُنٛد گرٕ گژھنُک ضرورت۔ بلکہ پٔہن لۄکٕنۍ سأنۍ کھوررٹٕنۍ۔ سأنۍ کۄرچھا حُسنس منٛز کأنٛسہِ ہٕنٛدِ کھوتہٕ کم کینٛہہ۔ خداے رٔچھِن چھنہٕ بدصورت۔ بوزِو۔ بہٕ چھُسو تو ہہِ ونان کھاندرٕچ مہ برِوتھی کانٛہہ فِکر۔ بہٕ کرٕ اَکس ہفتس اندر اندر سورُے ٹھیک۔''

مأل تیمی ہٕنٛدِ باپت پیٚژ بڈی کتھ وٚنۍ تس پیوہِ بوزِتھ زن غمن ہُنٛد پہاڑ پیٚٹھ۔ تس اوس ژُری پانہٕ پیٚٹھَے تیمی خیالن دِلس منٛز سرٕ نۍ جاے گرٕمژ زِ دیوداس بھیاہس پیٚٹھ چھُ تس پورٕ حق۔ یہِ اَس نہٕ تژٕ ھ کتھا کینٛہہ زِ تس اوس یہِ حق کأنٛسہِ ہٕنٛدِ ونہٕ میولمُت۔ (وٕنتھ دِتھ میولمُت۔) گوڈٕ گوڈٕ اوس نہٕ تس پانس تہِ امیک پتا۔ اِدٕ، انز اَنی منٛزٕ ے اوس وارٕ وارٕ تہٕنٛدِس بے سوکھ دِلس منٛز یہِ حق پورٕ پأٹھی سنیومُت۔ اگرے ننہِ وانہٕ یژٕ ھ کانٛہہ کتھا اَس نہٕ باسان۔ مگر ازیٚیلہِ تمہِ اچانک یہِ حق چھینٕنچ کتھ بوزٕ، تس وۄتھ زن وُترٕ بُنٛیل۔

مگر دیوداسس متعلق ہیٚکو نہِ اتھ بارس منٛز کہنٕز تہِ وٕنتھ۔ لوکچارس منٛز اوس تٔمۍ تنہٕ پیٚٹھے پاروتی واریاہ فأیدٕ تُلُن شروع کۆرمُت یمہٕ تٔمِس باسیومُت اوس زِ پاننیار کٔنۍ چھُ

ژس أمِس پٹھ پوٚر حق۔ مگر کلکتہ گژھت ییٚلہِ تمۍ اتیٚک چمک دمک تہٕ بھیڑ باڑُو چھ، تس ہیٚژنۍ پاروتی مُشتھے گژھنۍ۔ تس اوس نہٕ ووٚنۍ یہِ پتاز گامس منٛز چھےٚ پاروتی گرس منٛز گنۍ ژٔنۍ بِہتھ تس ہمیشہ یاد کران روزان۔ یُتے یوت نہٕ بلکہِ اوس نہٕ ووٚنۍ تس یہِ سمجھ تہٕ روٗ دمُت زِلو کچارس منٛز یُس بہٕ پٔنُن وینٛدان اوسن تہٕ ییٚتس وقتس یس پٹھ پوٚر اختیار زٲنتھ پٔنٕنۍ سأری مُناسِب تہٕ غأر مُناسِب ضد پوٚر کران اوٗسس، تس ہتی پٔژیا جوانی ہٕنٛزِ ہیرِ ہِنٛدِس گوڈنِک ہیے پأیس پٹھے بُتھ پھرُن۔ یودوے زن وُنۍ کینہہ ہیکہِ نہٕ کانٛہہ کھاندرُک سوچِتھ۔ مگر کس أس پتاز شُری پانٛس اتھ محبتس لگہِ نہٕ جوأنی منٛز وأتِتھ کھاندرٕ بغأر کانٛہہ چارٕ۔

یہِ کھاندر ہیکہِ نہٕ سپدِتھ۔ یہِ خبر بوٗزِتھے گوٚو پاروتی ہنٛد بن دل کینہہ سارنٕے ارمانن سوٗر۔ مگر دیوداسس اوس نہٕ امیٚک غم۔ تمِس اوس دُہک پروگرام بنأوِتھ۔ صبحس گیوس سُلی وٕتِھتھ پرُن۔ دُپہرس أس سخت گرمہِ کرأے آسان۔ امہِ سبہٕ اوس گرٕ نبر قدم کڈُن سبٹھاہ مشکل گژھان۔ ییٚلہِ تس گرٕ نیٚبر نیرُن آسِہا تیٚلہِ اوس صرف شام وقتے نیران۔ سُہ اوس امہ ساتہٕ قیمتی پلو لاگان۔ اصل پأٹھی پان سجأوِتھ تہٕ اتھس کینتھ لورِ ہنا ژٕلِتھ اوس نیران چکرس۔ نیرنہِ وِزِ اوس اکثر چکروتی ہنٛدِ گرٕ برٕ ینہہ کنی نیران۔ پاروتی أس اوٚش وٕتھرأوِتھ ہیٚری مہِ دارِ کنۍ تس وُچھان روزان۔ تس اوس امہِ وقتہٕ خبر کأژن پرانٛن یادن پھیٚر لگان تہٕ أس خبر کمن گوٚتن گژھان۔ سوٗ أس پانسے ستی سونچان زِ سُہ چھُنہ ووٚنۍ شُر روٗ دمُت۔ دَیس حوالہٕ چھُ جوان گوٚمُت۔ پٹھ چھُ تھوڑا فکرِ تہٕ پیوٚمُت تہٕ گاٹُل تہٕ گوٚمُت۔ مگر تم أسۍ ووٚنۍ واریاہ کالکہِ دوٗر رٕ پتہٕ خبر کیازِ اکھ أکِس سمکھنس

یوٚ ہے مٔنز چھان ہیوٚر۔

امہِ دوٚہہ دراو دیوٗداس سیوٚدٕے۔پاروتی توٚر فِکرِ زِ یہِ چھُ مند چھان۔توٗ ے کٔرٕنی نہٕ امہِ دوٚہہ پاروتی ہٕستۍ اکھ کتھ تہٕ۔

مٔنزی منٛزی اوس دیوٗداسس تہٕ دِلہٕ منٛزی یُتھُے خیال ووتھان۔سُہ کرِ ہا پاروتی ہٕستۍ کتھٕ زٕ ژور۔سُہ اوس اکثر بیشتر یژھان لَس مُدے گٔنڈِتھ وُچھُن مگر ہٕستی اوٗسُس یہِ خیال تہٕ ووتھان زِ خبر لَس آسا بہٕ اصل باسان تہِ رِکنہٕ نہٕ؟

یٚیتہِ مااوس کلکتہ ہٕک ہیوٚ ماحول، نہ آسہٕ گوٚن محفلہِ، نہ تیٛتھ دھوم دھام تہٕ نہ تِتھکی ہیوٚی عیش۔یٚیلہِ سُہ دوٚ رٕ گُنہِ کھلوکھ جایہِ اوس گژھان لَس آسی بچپنکی واریاہ ژٕہِ تہٕ کتھٕ یاد پیوان۔سُہ اوس سونچان زِ لوکچارٕ چ پارو چھ ووٚنی پاروتی بنیمٕژ۔پاروتی تہٕ آس پنٕنہِ جایہِ امی آیہِ سونچان آسان زِ لوکچارُک دیوٗ چھُ ووٚنی دیوٗداس بنیوٚ مُت۔دیوٗداس اوس نہٕ ووٚنی خاص تہٕنٛد گرٕ گژھان۔صرف یٚیلہِ سُہ تیٚآری نیرِ ہا،تمہِ ساتہٕ اوس گُنہِ وِزِ نٚیپری رٕنی کربکھ لایان۔''چاچی...... ٹھیکھے چھکھا،کیا چھکھ کران؟''

''وولا گوبرا اژُو،بہوٚ پُہرس کھنڈس۔'' چاچی آسس واپس ونان۔

''نا ے چاچی بیٚیہِ گُنہِ ساتہٕ۔ژٕ یرگوم۔وُنی کیٚس چھُس بہٕ چکرس درامُت۔'' دیوٗداس اوٗسس ونان واپس۔

گُنہِ گُنہِ ساتہٕ آس دیوٗداسس تہٕ پاروتی پانہٕ وٲنی لڑٲے تہِ گژھان۔گُنہِ ساتہٕ آس پاروتی تھوٚ دوٚ ئِتھ دارِ رٕکنی نظر دِوان،یٚیلہِ دیوٗداس چاچی ہٕستۍ کتھٕ اوس کران آسان،سوٲس لوٚ تہِ پٲٹھی وسان۔

دیوداس نِس کمرس اوس اکثر راتس گاش دزان آسان۔ گرم آسنہٕ سببہٕ ٲس ہوا باپت دٲرِ تہٕ ؤژھے آسان۔ پاروتی ٲس اکثر تس وُچھنہٕ خاطرٕ پننہِ کمرٕ منٛزٕ ژُرٕ نظرٕ دِوان روزان، مگر ژٲنگی گاشہٕ منٛزٕ ٲس نہٕ خاص کینٛہہ وُچھِتھ ہیٚکان۔

پاروتی ٲس بچہٕ پانہٕ پیٹھے واریاہ خوددار۔ سوٲس ہر ساتہٕ یہِ کوٗشِش کران روزان زِ یتھ غمس منٛز سو مبتلا چھےٚ تمیٛک گژھنہٕ رژھ تہِ کانٛسہِ محسوٗس گژھن۔ تس ٲس پتہِ پتا اگر سو پنٛن بٔنن کانٛسہِ نِش باوِ تہِ تمہِ سِتی تہِ نیرنہٕ کانٛہہ فٲیدٕ۔ اگر ووٕنی کانٛہہ تس ٲکی ہمدردی ہاوِ تِتہِ گژِھہانہٕ تس برداش۔ سوٲس زانان اگر لوٗکن نِش کتھ لٔج تمہِ دِن طعنہٕ، تمہِ کھوتہٕ کرِ ہا سو مرنٕے بہتر۔

منور ماہس اوسُکھ پرٛس کھاندر کوٚرمُت، مگر سوٲس نہٕ وُنہٕ وٲرِ وٕگمٕژ۔ سوٲس مٔنٛزی مٔنٛزی چکر کرِنکہِ بہانہٕ پاروتی نِش یِوان۔ دونوے وِیٚسہٕ آسہٕ خوٗب دربارا کران۔ اور چِہ یور چہِ کتھو علاوِ آسہٕ پننہِ کتھہٕ تہِ کران۔ مگر ازٕ اگر پاروتی تھی کھاندرن متعلق کتھ ٲس ووتھان سوٲس نہٕ بلکل تہِ اوگٕن توجہ دِوان، یا تہِ ٲس کتھے ڈالان نتہٕ ٲس ژھوپہٕ لاگان۔

راتھ شامن اوس پاروتی ہُنٛد مول گرٕ واپس آمُت۔ سُہ اوس کینٛہہ دوہہ برونٛہہ پاروتی ہِنٛدِ باپت لڑکہٕ ژھانڈنہٕ درامُت۔ ٲزی کہِ لٹہِ اوس سُہ کتھ بند کٔرِتھ آمُت۔ اکھُتے ٲسِن کھاندرٕک باقی شرط وشرٲیت تہِ پورٕ گٔری متۍ۔ یِیٚتہِ پیٹھٕ یوٗ ہے وُہ پنٛژٕہ میل دوٗر بردوان ضلع کِس ہاتھی پوتا گامُک زمیندار اوسُن پاروتی باپت وَرژ ورمُت۔ روپین ہنٛز چھنہٕ تٔمِس کانٛہہ کمی۔ ووں گوٚو وٲنسہِ آسہِ یوٗ ہے ژتجی ہیو۔ پرٛس ٲس ٲمِس گوڈٕنچ

کھانداربن سورگہٕ واس گٲمٕژ۔توے اوٚسس نِو کھاندرُک حاجت پیوٚمُت۔ پاروتی ہٕنٛدِ رِشتٕچ خبر بوزِتھ کیاہ آس سآرِسے گرس خوشی میژمٕژ۔ سو کتھ تہٕ آس نہٕ، البتہٕ آسہٕ اَڈی ناخوش تہٕ۔ووں گوٚ وامہِ رشتہٕ ستۍ میلہٕ ہن بھون چودری ہٕنٛدِ گرِ تہٕ ژۄرساس روپیہِ اِو موکھ گٕری گرچھ سارِوے زنانوژھوپے۔

اکہِ دوہ دوہلہِ تٕچ بتہٕ کھنہٕ وِزِ دیوداس نہٕ ماجہِ کتھ۔

"پاروچھُ کھاندروونی۔"

"کرِ چھُس؟" دیوداسن پرٕژھنس بتہٕ پٹھٕ کلہٕ تھوٚ دٕتلتھ۔

"یٔمی رہتہٕ۔راتھ آسہٕ تم لڑکی وٕچھنہِ آمتی۔اکھُتے اوسُکھ مہرازٕ تہٕ ستۍ۔"

پڑی ہے!مےٚ نے چھنہٕ امہِ کتھِ ہنز بلکل تہٕ پتہٕ۔" دیوداسن پرٕژھنس حآرآنی سان، تِکیازِ تس اوس امہِ خبرِ ستۍ سیٹھاہ دِل دُکھیومُت۔

" ژےٚ کتہِ لگہِ ہی پتا گوبرا۔ دپان مہرازٕ چھُ وورُد۔ وآنسہِ تہٕ چھُ واریاہ۔ووں گوٚ وبوزنہٕ پٲٹھی چھِ ونان زِ سیٹھاہ روپیہِ وآلی چھِ۔چلو، جانٕے گوٚو، پارو گرِژھ آباد۔" ماجہِ دیتنس جواب۔

دیوداس اوس کلہٕ بوٚن کُن تھاٲوتھے بتہٕ کھوٚان زِ ماجہِ وٚنُس بیٚیہِ۔"تم آس یژھان سانی کھاندر کرُن۔"

"اِتوہہِ کیاوٚون وکھ؟" دیوداسن پرٕژھنس بتہٕ پٹھٕ کلہٕ تھوٚ دٕتلتھ۔

" چھی۔چھی۔أسہٕ کتھ کٕنہ کرٕ ہاواتہِ رِشتہٕ۔اکھ چھِ یم کورِ کٕنٕن والنہِ خانداٹکی تہٕ دویم یِتھ کٕنہ ہمسایہِ گٲرِتس منز۔رام۔رام۔" ماجہِ وٚننس نس چاٲرِتھ

مگراسان اسانٕے۔

دیوداسس پھٲرنہٕ کٲہنۍ۔صرف رٲ دۄ چھان۔

رژھِ کھنجہِ ژھوپہٕ کرنہٕ پتہٕ ووٚن بێیہِ ماجہِ۔"مےٚ تُجے پٔنٕزِ کن اچھ کتھ چاٲنس مأٔلس نِش۔"

"اِد بابوجی ین کیاووٚن؟" ماجہِ ہٕنز کتھ مٔنزی ژٲٹتھ پُرژھس دیوداسن۔

"سُہ کیا ونہِ ہا۔دوپُن بہٕ دِمہٕ نہٕ پننِس خاندانس مذاق تہٕ کھندٕ کرناونہٕ۔تہٕ میٚتہِ تھوٗن نہٕ کٲہنۍ بقایات۔"

امہِ پتہٕ گٔرنہٕ دیوداسن اکھ کتھ تہِ۔

امی دوہہ آس پاروتی تہٕ منورما اکھٲ کِس سمکھیمٕژ۔تِمو کرِ پانہٕ وأنۍ واریاہ کتھِ۔پاروتی ہٕندی اوٚش ٹأرِی ووتھرأ وِتھ ووٚنۍ منورماہن۔" بێنی بێیہِ کُس طریقہٕ ہیکہِ ووٚنۍ آسِتھ؟"

"کُس طریقہٕ ہیکہِ آسِتھ؟ کیا ژێتہِ کوٚ رتھِ ور پسند گٔرِتھ کھاندر؟ پاروتی ووٚننس اوٚش ووتھرأ وِتھ۔

"میأنۍ چھےٚ بدل کتھ۔نہ چھُ مےٚ پسندٕ ےکوٚ رمُت تہٕ نہ اوس ناپسند کرنُک کانٛہہ سوال ووٚتھمُت۔ووٚنۍ ہےٚ بہٕ دوکھہێمہٕ ہاتہٕ ہێمہٕ ہاکتھ پٔژھ۔پتھ گوٚ وژٕے چھےٚ پأنۍ پانے پننٕ کھورن ملٕکژٕ سنٕز مژ۔

پاروتی ووٚنۍ نہٕ کٲہنۍ۔سوٗ لٔج پانسے ستی خبر کیا سونچنہِ۔خبر کیا سوٗنچِتھ پھوٚل منورماہس وُٹھن پٔژھ اُسن تہٕ امہِ پتہٕ پُرژھنس۔"وأنس کأژہ چھےٚ مہرازٕ لالس؟"

”ؤہنڈِس مہرازس؟“

”چاۓنِس۔“

”یوٚ ہے آسہِ گُنوٗ ہوٗہُر ہیٚو۔“ پاروتی دُیتُس رژھ کھنڈ سوٚچِھتھ جواب۔

”کیا وٚنُتھ ..... گُنوٗ ہا؟“ پانس ستۍ کیاہ تام یاد پاۓ وِتھ وٚنُس منورما ہن۔ ”مےٚ اوس بوزمُت ژٕنجی۔“

پاروتی ترووگوڈٕ اسنہٕ ہناتہٕ پتہٕ وٚننس۔ ”منو..... ہنی خبرٕ کتۍ ہن ہنٛد ہن مہرازن آسہِ ژٕنجی ؤری واۓنس۔ کیا بہٕ تھاوہ سارنۍ ہُنٛد حساب۔ مےٚ چھُ صِرف پژٕ ے پتاز میون مہرازٕ چھُ گُنوٗ ہوٗہُر۔“

”اچھا، تلے پنِنس مہراز سُنٛد پوٗرِ ناوون مےٚ۔“ منورما ہن پرٛژِھنس بُتھِس کُن مُدے گٔنڈِتھ۔

”کیا تنہٕ پٔٹھٕ تہٕ زونُتھ نہ ژٕےٚ وُنہِ۔“ پاروتی وٚننس اسان اسان۔

”نا ے تہٕ مےٚ رٕکتھ پاۓ ٹھی لگہِ ہا پتا۔“

”اَسا تہٕ ییٚلہِ نہٕ پتا چھےٚ ووٚلہٕ بہٕ ونے۔“ پاروتی ترووگوڈٕ اُسن تہٕ پتہٕ کٔرٕ ژھوپہٕ۔ امہٕ پتہٕ نیوٗن منورماہن کنن نِش اٚس تہٕ وٚننس لوٚتہِ لوٚتہِ۔ ”شری دیوداس مکرجی۔“

یہٕ بوزِتھ کھیہِ منورماہن گوڈٕ ووٚٹھ ہِش۔ پتہٕ دیُتُن پاروتی پٔتھ کُن دکہٕ تہٕ و وٚننس۔ ”زیادٕ مکھولہٕ مہ آس کران، ووٚنۍ ونتہٕ صاف صافٕ کیا چھُس ناو؟“

”وُنۍ ووٚن مے نا۔“ پاروتی وٚننس۔

’’اگر دیوداسے لَس ناوچھُ تیٚلہِ کیاز ِچھکھ ؤ دِ ؤ دِ پان ماران۔‘‘ منور ماہن وۄننس بےوأری ہش کٔرِتھ۔

پاروتی گٔیہِ مایوس۔خبر کیا سونچِتھ وۄننس پتہٕ۔’’اِد ساتہٕ ٹُل ،وونِ ودنہٕ بہٕ زاشہہ۔‘‘

’’پارو‘‘

’’؟‘‘

’’ ببنی !ژٕ کیاز ِنہٕ سیوٚ دسیوٚ دونان کیاڈ لیل چھےٚ۔مےٚ چھُنہٕ چون َکھنٕ تہِ سمجھ یوان۔‘‘

’’یہِ مےٚ وُنن اوس تہِ وۄنُم۔‘‘ پاروتی وۄننس۔

’’مگر مےٚ کیاز ِنہٕ کینٛہہ سمجھ یوان۔‘‘

’’پانے ییٚی سمجھ..... وُنِ کٔیس نَے ییٚی تہٕ پتہٕ سمجھکھ سوٗرے پانے۔‘‘ یہِ ؤنِتھٕ پھیوٚر پاروتی دۄیِمس طرفس کُن بُتھ۔منور مأجِ سونچنہٕ زِ شاید چھےٚ پاروتی کیاہ تام مےٚ نِش ژُوٗرِ تھاوان۔امہِ وۄن پاروتی تھوڑا بُتھ تھأوِتھ۔’’ بیٚنی !یٚیمہِ کتھٕ ہُنٛد ژےٚ دوکھ چھُےٚ تیٚج دگ چھےٚ میٚتہِ۔بیٚنی میون دعا چھُ ژٕ گرٕ ھک بجا گرٕ ھنٕی۔ژےٚ گرٕ ھی زندگی منٛز ہمیشہ سوکھ تہٕ خوشی میلنٕی۔وُچھی اگر یہِ کتھ چھےٚ زِ ژٕ چھکھ نہٕ یرٕ ھان پننٕی کتھ کأنٛسہِ وننٕ ،مہ ون،مگر مےٚ نِش ماشوبہِ ژُوٗرِ تھاوِنٕی۔‘‘

واریاہ دُکھی سپدِتھ وۄنُس پاروتی۔’’نا ے منو بیٚنیٚ،مذاق نَے چھسے کران۔یہِ مےٚ پتا چھےٚ تہِ وۄن مَے۔مےٚ چھےٚ صرف یرٕ ے پتا زِ میانِس مألِکس چھُ ناو دیوداس تہٕ

تُمِس چھےٚ وأنِس گنُو ہؤری۔''

'' مگر مےٚ بوزٕ ژےٚ چھُ ہےَ بدل کتہِ تام گوٚنڈ مُت۔''منور ماہو وٚنس۔

'' خبر مےٚ بوزنہٕ کینْہہ منُو۔کھاندر چھامےٚ کرُن رٕنہٕ دادی زِیٖبِہ کُنہٕ کرن۔''

منور ماہن یہِ کینْژھاہ بوزمُت اوس تہِ اُس سو وُنُن یژھان مگر پاروتی ژٕٹ منژ رے کتھ تہِ وٚننس۔

'' تیٚلہِ کیا۔دیوداس چُھے ناژےٚ......؟ ''

''مےٚ کیا۔''

''کیا ژٕ چھکھا سویمبر رچاوُن یژھان۔وولہِ جانہٕ گوٚو،ژٕ رِژٕ ری چھکھ سوُرے طےکران۔'' زورے اسُن پتھ رٕٹتھ وٚننُس منوور ماہن۔

'' کیا چھُ کرُن،وُنہِ چھُنہٕ کہنْہ تہِ طےسپُد مُت۔''

''مےٚ چھُنہٕ کہنْہ تہِ فکرِ تران پاروزٕ ژٕ کیا چھکھ ونان۔'' منوور ماہن وٚننس بڑٕ ہمدردی سان۔

پاروتی وٚننس۔''گوڑٕ دِم دیوداسس پرٕ ژھنہٕ پتہٕ ونے۔''

''کیا پرٕژھہس،یِی یازِنہ چھا یژھان ژےٚ ستی کھاندر کرُن رٕنہٕ نہٕ۔''

''آں۔'' پاروتی دِتُس کلہٕ ستی جواب۔

''یہِ کیا چھکھ ونان ژٕ پارو۔ژٕ پرٕژھ کھایہِ کتھ تُمِس پانے؟'' منور ماہن پُرژھنس حأران ہیو گژھتھ۔

''اِد اتھ منز کیا گناہ چُھ۔''

''پارو ..... کیا پزی پرٕ ژھٕہس ہاپانے!'' منور مہس ژٕج زن کھوٚرٕ وتلہٕ میٚژ۔

''آہنی تہٕ اِد کیا۔ اگر نہٕ بہٕ پانہٕ پرٕ ژہس تہٕ تیٚلہِ کُس پرِ ژھبس؟ ''

'' ژٕ مامنٛد چھکھ لتس یہٕ پرٕ ژھنہٕ؟ ''منور ماہن پرُٕ ژھنس۔

''اتھ منٛز کوٚس شرم چھےٚ۔ ژےٚ ونس منٛد چھے سا؟'' پاروتی ووٚنس واپس۔

''بہٕ چھس لڑکی بێیہِ چھسَے وٚبس۔ مگر پارو ....سُہ ہَے مرد چُھ۔''

پاروتی پھٔٹ اُسی اُسی تہٕ پتہٕ ووٚنس۔'' ژٕ چھکھ مےٚ وٚبس توے چھےٚ ستھ پٔنٕز زانان۔ مگر بیقٕلی سُہ کیا وٚو پر چُھمہٕ کانٛہہ۔ پننہِ دِلٕچ کتھ ییٚلہِ بہٕ ژےٚ ہیٚکے ؤنِتھ، کیا تُمس ہیٚکہٕ ناؤنِتھ۔''

منور مارُٕ زحأران گرٕھتھ اٲہنٛدِس بُتھِس کُن وُچھان۔

امہِ پتہٕ وُٚنُس اسان اسان بێیہِ پاروتی۔ ''منومیأنٛزِ بێنٛز، ژےٚ چُھےٚ تھومُت ٲلی وٚورِ منٛز سندور سجأوِتھ۔ مگر ژےٚ چھُ نہٕ وُنہِ تہِ پتاہ خاندار کیا گوٚو؟.... اگر نَے سُہ میون ڈٔکہٕ لون آسہِ ہاتہٕ میون عزت لتس ستیٚ وابستہٕ آسہِ ہانہٕ، بہٕ کتہٕ بێہمہٕ ہاتیٚلہِ ہتھ پأٹھی پٔنٕز زندگی برباد کرنہِ۔ ییٚلہِ انسان مرنٛک ارادٕ کرِ تیٚلہِ چھُنہٕ سُہ یہٕ سونچان زِ زہر چھاموٚ دُر کِنہٕ ٹیٚٹھ۔ مےٚ کتھ چھےٚ لتس نِش کُنہِ کتھِ شرم کرٕنی۔''

منور ماروز گوڈٕ برٕزِس کھنڈس پاروتی کُن مدے گنٛڈِتھ وُچھان تہٕ پتہٕ ووٚنس۔

''کیا ژٕ ونکھا دیوداسس زِمےٚ دِپٹنس قدمن منٛز جاے؟''

''ہنی! یہے کتھ چھم لتس پرٕ ژھنی۔''

''اگر تُمی موئے نہٕ تیٚلہِ؟''

یہِ بوزِتھ گیہِ پاروتی گوڈٕ ژھوپہٕ تہٕ پتہٕ وۆننس۔'' بیٚنہِ تہِ چھم نہٕ پتاتمہِ پتا کیا حشر آسہِ میون۔''

گھرٕ نیرنہٕ وِزِ آسی منورما پانسے ستی سونچان تہٕ پاروتی ہنٛزِ ہمت داد دِوان۔ کأژہ دِلہٕ ذٕ رچھےٚ یہِ، بہٕ ہیکہٕ نہٕ مُرِتھ تہِ یُتھ جُرت کٔرِتھ۔

پاروتی آس پۆ زُے ونان زِ ژٕ چھکھ ٲلو سِندٕ رسجأوِتھ تھاوان تہٕ نرٛن ہٕنگرِ لاگان۔

☆

VIRASAT

(Quarterly Journal of Enthnic Literature)

Volume:3 No:4

Translation Research Centre, Kashmir
Jammu and Kashmir Acadmey of Art, Culture and Languages
Srinagar

Content

S.No	Title	Author	P.No
1.	Omkar NathKoul Making of Linguist	Pankaj Bhan	3
2.	Srinagar through the ages	M Saleem Beg	12
3.	Birds of Kashmir	Vinakak Razdan	20

Omkar Nath Koul
Making of a Linguist

Pankaj Bhan

Prof Omkar Nath Koul is credited with establishing Kashmiri language studies on modern linguistic parameters based on Chomskyan/cognitive model of language acquisition. Having trained himself as a professional linguist, he worked on different aspects of language learning and analyses and helped establish its structure—phonology, morphology, syntax—and its sociolinguistic features. He also developed linguistically appropriate pedagogy for the teaching of Kashmiri to both native and non-native learners and produced a wide range of textual and supplementary materials for the purpose. While many contemporary linguists and language teaching experts are working on different aspects of Kashmiri language and linguistics, the credit for establishing sound parameters for such studies based on modern linguistics and initiating such studies goes to Prof Koul. He, in many ways, is the precursor, the father figure, for initiating linguistic studies on Kashmiri language, particularly in the areas of phonology, structure, socio-linguistics and pedagogy of Kashmiri language.

Early Influences

Though Prof Koul grew up in the non-descript village of Bugam (in Kulgam district) and adjoining areas, he came under the sway of certain influences that shaped his creative life and professional growth. First and foremost, there was the quiet and unhurried life of the place that gave him ample opportunities for quiet reflection and creative impetus. In his autobiography Whispering Words: A Memoir (Authors Press, New Delhi, 2017), Prof Koul describes the ambience of the locales he grew up in in lyrical terms:

I dream of the muddy virgin roads, the tiring walks on its uneven paths that zig-zag through its meadows, the silent brooks that hiss, the rushing streams that sing, the tall majestic mountains that preside over the area at a distance of a few kilometers away …It is not only the locale of the village that fascinates me; it is the memory of those moments of joy and despair in the company of my relatives, friends, neighbours and acquaintances that inspires me. (p.11)

Again, while specifically talking about his village Bugam, he writes:

…my village Bugam was unconnected with the main towns and cities of the valley. There was neither noise nor the hustle and bustle of cities. Bugam had no modern development in sight. There was no electricity, no tap water, there were no motorable roads or well-built bridges or markets. (p.11)

It were these sylvan surroundings and the quiet, unhurried life that helped Prof Koul's reflective mind to internalise a variety of ideas and impressions. These ideas

and influences helped in developing his ideas on language and literature of Kashmiri language and their application in the life and society of Kashmir.

Secondly, right from his early growing-up years, Prof Koul was exposed to certain cultural activities of the folkish kind taking place in his own or in neighbouring households that ignited his creative faculties. Among these was a band jashn troupe (rural song-and-drama ensemble) that would visit Bugam or the adjoining villages during social festivities or household functions. Sometimes these troupes performed in the Koul household itself entertaining the spell-bound members of the household for long spans, sometimes stretching up to midnight hours.

Another of such cultural dos was the folk performances of Ladishah, a narrative highlighting contemporary events and issues, accompanied by jingling music. Besides, there were also religious story-tellers who would sing long narratives on themes taken from religious texts and which, sung with devotion, transported the audience to a state of spiritual bliss. These folk performances, simplistic in character and rudimentary in expression, did inspire Prof Koul to take interest in literary activities—learning languages, dabbling in literary pursuits like amateur versification, story telling etc., and getting exposed to the linguistic repertoire of Kashmiri language and the cultural ambience in which narratives could be placed.

Thirdly, the cultural ambience in the Koul household was enhanced by the fact that Prof Koul's father, Pt. Prem Nath Koul, was himself a poet of considerable merit. He

wrote his poems under the pen-names of ‘Prem’ and ‘Arpan’. His collection of poems entitled Aadam Yaad Pyom (‘I remembered the human being’) was first published in 1980 and has been published again. Some of his compositions have been quite popular. For instance, he rendered the legend of Puran Bhagat into Kashmiri verse. He also translated the Hindu religious text Bhagwat Gita in Kashmiri verse in Leela style. He also translated stories from the Panchtantra in Kashmiri verse for children. This exposure to literary pursuits in the family and as a natural corollary interaction with other poets and literary cognoscenti around left an impression on Prof Koul’s impressionable mind.

This exposure to literary influences—of both folk and mainstream varieties—led Prof Koul to take interest in the linguistic and literary repertoire of Kashmiri language. The two interests, linguistic and literary, ran parallel to each other all his life. It were circumstances that led to Prof Koul getting more involved in linguistic work than taking serious interest in literary pursuits. Prof Koul himself admits to the role of circumstances in forming the trajectory of professional growth in his life:

There was an eagerness and passion to contribute to the world of words which unfolded around me. The topics or subjects were determined by the work environment, commitments and responsibilities. Accepting proposals from different academic quarters, I took up tasks of authoring, co-authoring, editing and co-editing of papers and books. (p. 287)

Higher Education in Srinagar

However, it was during his college and university days in Kashmir that Prof Koul was exposed to the possibilities that his tryst with words could open up for him. After completing a Bachelor's degree from S. P. College, Srinagar, he joined the University of Kashmir, for his Master's degree. The university environment gave a fillip to his imagination and opened up vistas of possibilities before him. Though he was enrolled for Master's in Hindi literature, he established contacts with faculty members of other literature departments including English, Urdu and Kashmiri. He interacted with them and formed life-long personal and professional relations with them. In this connection, mention may be made of Prof. S. L. Pandita and Prof. Mohammad Sultan Want of the Department of English, Prof Shamsuddin of the Department of Persian, Prof Ali Ahmad Suroor, Prof Shakeel-ur-Rahman and Prof Hamidi Kashmiri of the Department of Urdu and, of course, of Prof P N Trisal and Prof R L Shant of his own Department of Hindi. He interacted with them regularly and kept up professional relations with them throughout his long, fruitful career. It were these luminaries who were witness to Prof Koul's talent and aspirations and advised him to join research in some university outside the valley.

Beyond the Valley

On the advice and encouragement of these mentors, Prof Koul crossed the proverbial Jawahar tunnel and landed up in Delhi on 23 November 1963. As he could not find any satisfactory opening in Delhi immediately, he moved to Agra

where he met Prof Mata Prasad Gupta, Director of the K M Institute of Hindi Studies and Linguistics. He discussed the topic of his research interest in the area of comparative literature related to the Ramkatha (the legend of Ram) kavya in Kashmiri and Hindi with him. Prof Gupta liked the topic and agreed to supervise his research.

While working on his chosen research area, Prof Koul visited Srinagar a number of times to trace the manuscripts of Ramkatha written in Kashmiri by many writers. With lots of efforts, he could locate six Ramayanas in their manuscript forms at different places in Srinagar. He found an old manuscript of Prakash Ram's Ramayana with Vishambhar Nath Bhat at the Damjan village. He found the manuscript of Shankar Ramayana in the Research Library, Srinagar. He found Anand Ramavtarcharit in village Trisal in Pulwama district preserved by a family. He found Vishnu Pratap Ramayana at the house of O N Koul, the son of the writer Vishnu Koul. Two other original manuscripts of Tarachand Ramayana and Amar Ramayana were located in Anantnag district at two different places. After working hard on the research project, Prof Koul finally submitted his thesis in July 1967.

Yet another project that provided immense benefit to Prof Koul in honing his skills in language related pursuits was the one given to him by Prof Braj Kachru, an eminent linguist based in the US. At the time, Prof Kachru was working on a project related to the preparation of a Reference Grammar of Kashmiri. In Prof Koul's own words: 'I found the work quite interesting. I became aware of the

linguistic concepts and terminology while working on the project and having discussions with the Kachrus. My primary job was to provide data from my mother tongue for the descriptive study of the language.' (pp.79-80)

Finally, with his meticulous research and wide experience in language related areas, Prof Koul landed up with a job at Central Hindi Directorate, New Delhi. He was assigned the academic work of teaching Hindi to non-native learners, including foreigners. The job included preparation of lessons with grammatical notes and evaluation of response sheets and he realised the challenges of teaching a language as a second/ foreign language.

Studying Linguistics in the US

Working on some of the projects on linguistics and comparative literature offered Prof Koul enough hands-on experience in the academic areas of his choice. But he felt he lacked a proper theoretical background in linguistics to function as a linguist for working on Indian languages. For this, the US universities, where linguistics had developed as a subject of serious study and professional discipline, was the ideal choice. In order to move forward in the direction, Prof Koul decided to join a Master's course in Linguistics at the University of Illinois at Urbana-Champaign and left for the US on 26 January 1969.

While studying in the University of Illinois, Prof. Koul came into contact with faculty members who were leading scholars in their respective fields of linguistic research. Among those that particularly impressed him were Robert Lees (General Linguistics), Ladislav Zagusta

(Lexicography), David Abercrombie (Phonetics), R. W. Langekar and Charles Kissenberth (Syntax), Bruce Fraser (Structure of English), Howard Macalay (Psycho-linguistics), Dieter Wanner (Historical Linguistics), K Aston (Teaching of English), Barbara Yates (Comparative Education) and, of course, Braj Kachru (Sociolinguistics) and Yamuna Kachru (South Asian Linguistics as well as Hindi Syntax). He formed fruitful professional relations with them on a long-term basis. During his stints at Northern Regional Language Centre (NRLC), Patiala, and at the Indian Institute of Language Studies (IILS), Mysore, he invited some of them for special lectures and research guidance to these institutes for faculty development and research advancement.

Besides attending classes in linguistics, Prof Koul was also asked to teach Hindi and Urdu language courses at the university. He writes: 'That was the first time ever that I took to teaching languages in a formal classroom. I studied all the instructional material seriously and prepared my lessons. I improved upon the teaching methodology and tried to make these classes interactive.' (p. 90)

After completing Master's degree in the University of Illinois, Prof Koul got offers of lucrative jobs in the US. But he decided to return to India to apply his knowledge of modern linguistics and his considerable research experience on the Indian languages, especially on Kashmiri language. He had the feeling that while considerable linguistic work had been done on most Indian languages, Kashmiri had not been studied and analysed in a modern linguistic

framework. He decided to work on it, especially on its structure, its socio-linguistic features and its pedagogy.

These have been some of the factors that helped Prof Koul in his trajectory of growth as a professional linguist who contributed to the development of linguistic research and analysis of Kashmiri language. From a rural lad who imbibed the cultural ambience of his home and surroundings, to a bright sophomore in college and university, to a young research scholar in Agra and Delhi and, finally, to a serious student of modern linguistics in the US—Prof Koul kept his objective in mind and emerged as a leading linguist to make pioneering studies on Kashmiri language. His contribution to the development of Kashmiri language and linguistics remains unparalleled to date.

(For all references in this write-up, please refer to Prof. Omkar Nath Koul's Whispering Words: A Memoir, Authors Press, New Delhi, 2017.)

***

Srinagar through the ages

M Saleem Beg

Nestled in the Himalayas, Srinagar evolved into an organic urbane habitation with its geographic location at almost the centre of the River valley. This organic growth is reflected in its archaeology, literature and well-defined heritage. Throughout time, cities have played a vital role in the development of civilizations. Almost everywhere, the heritage of the past - palaces, places of worship, as well as simple dwellings - testifies to urban planning that respected environment, traditional lifestyles, responsive architecture and abundant artistic wealth. Today, the role of the cities is just as vital. But the relationship between cities and its inhabitants, unchanged for centuries, has undergone a radical transformation.

As a consequence of this transformation very few cities have survived to bear testimony to their past. The city of Srinagar is one of those cities that, even in the present state of decay and decadence, represents through its architecture and other creative forms, its glorious heritage.

The capital city of Kashmir also stands out as the most physical manifestation of the turbulent history of the region.

Founded by Ashoka in 250 BC near present day Pandrethan, the capital was shifted to the present site, around Hariparbat hillock by Paravasena II in 6th century. The city was named Parvarpur.

Archeological records reveal that Pandrethan continued to be a flourishing habitat for a long time. The ancient temple, at present under the administrative supervision of archeological survey of India, was constructed around 910 AD during the reign of King Partha (910-931AD).The temple is a classic example of Kashmiri temple architecture. Kashmiri temple architecture is vastly different from temples of the subcontinent. This architecture depicts an enormous Greek and Roman characteristic both in its style and form. Certainly the mode of worship in these temples would be distinctly at variance with worship in other temples of the same faith.

Pandrethan has also remained a centre of Buddhism even after this great religion was cleansed from the valley. In 1913, ASI excavation yielded, besides several Buddhist sculptures, the remains of two dilapidated stupas and the quadrangular rubble built enclosure of a monastery. ASI assigned the remains to 8th century AD. The most significant finds at Pandrethan are the sculpture of Mahamaya (Mother of Buddha) along with her sisters. Kashmiri scholars claim that the ear ornaments worn by her have close resemblance with the dejhour which is worn by married Kashmiri Pandit women.

This city was destroyed in 960 AD by a devastating fire during the reign of Abhimanyu. There are many missing

threads in rise and fall of Pandrethan. Abhimanyu belonged to Gonda dynasty which patronized shaivism. Their rule saw end of Buddhism as also the demise of Pandrethan. Buddhism emerged from persecution at intervals when a great and just king would extend benign patronage to this religion and doing so was a matter of pride for the king.

Buddhist past of Kashmir has, to say the least, received scanty attention. It does not now find a credible mention when the past history is referred to or commented upon. Kashmir has served as the fountain-head of Buddhism for about thousand years. It is universally accepted that Kashmir has left an indelible mark on religious and cultural landscape of Tibet, Central Asia and China.

Harwan, on the outskirts of Srinagar, evolved into a great centre of Buddhism. The official records of Archeological Survey of India, the present keepers of this archeological site, state that the epoch-making 4th Buddhist council was held during the reign of Kanishka at Harwan.(Inventory of Monuments and Sites of National importance,vol.1 part 1).However this subject has remained confined within the walls of narrow research. This council laid the foundation of Mahayana Buddhism that became the guiding philosophy of mainstream Buddhist thought. This council was attended by great scholars like Vasumitra and Nagarjuna. Vasumitra is said to have presided over this council. Hieun Tsang, who traveled to Kashmir in 7th century writes about this council that the king issued summons to all the learned doctors of his empire. They came in such numbers that severe test was imposed and

only 499 arhats were selected. The impact of the conference and its leading light, Nagarjuna taking the mantle, reverberated in the mystical ethos and subconscious mind of Kashmiris. The visible memory relived by none other than Sheikh Noorudin Wali, the patron saint of Kashmir in a shruk as under;

If you are a seeker of truth, the five.
Otherwise you bend the body and call it Nimaz
If you are able to combine Shiva and Shunya
That indeed is the inner Nimaz

(pouz youd bozakh panchz namakh
Nate maaz nomrakh dapakh nemaz
shivas te shunyis youd muel karakh
Saduew soye chaiy vantar nimaaz)

Shunya in the shruk refers to Shunyata, the emptiness, that was propounded by Nagarjuna. This philosophy refers to the voidness that constitutes the ultimate reality or the undifferenciation out of which all apparent entities and distinctions arise.

Further excavation at Harwan has been stopped after shifting of Srinagar circle of Archeological Survey of India to Jammu. The deliberations at Harwan referred to above are said to have been recorded on copper plates and buried underground for use by future generations. Not much has been revealed about this best kept secret in the womb of

mother Kashmir. However, thanks to ASI, the site is secured from encroachments and vandalism. However the approach to the site has heavily been encroached upon due to apathy of the Administration as also the negligence of ASI. Srinagar shall become focus of world attention as and when excavations for mining the Buddhist past of Srinagar and other parts of Kashmir are restarted.

Hieun Tsang stayed in Srinagar at Jainder Vihara which he mentions as a flourishing centre of Buddhism. This vihara was destroyed by King Kshemagupt in 10th century. Present day Ontabhawan (Amrita Bhawan) and Zakura, Srinagar are part of the glorious Buddhist heritage of Kashmir.

300 years, from 9th till 11th century, have been exciting times for Srinagar. These centuries produced poets, saints and other masters of the then disciplines of knowledge. Bilhan, the great poet and grammarian was born in 11th century at Khonmoh, a village in Pandrethan. Though his intellectual accomplishments surfaced later in South India, where he migrated, his Pandrethan ancestry is a matter of established historical record.

Kashmiris excelled in architectural skills that are depicted in archeological monuments as well as the historical records available about the buildings. As rightly pointed out by Walter Lawrence, “Even now Kashmiris are the most expert craftsmen of the east; and it is not difficult to

believe that the same people, who at present excel all other Orientals as weavers, gunsmiths and as calligraphers, must once have been the most eminent of Indian architects.”

Returning to Srinagar, its selection of present site for the capital was guided by its strategic location and proximity to the River Jhelum. The River and Anchar Lake acted as natural boundaries on north and west, with Dal Lake limiting any expansion to the east. The Hariparbat and Shankar Acharya Hillock served as the natural defining landmarks. Thus the city was confined to the right bank of the River Jhelum extending up to Hariparbat till14th century.

14th century saw the advent of Islam and establishment of Muslim rule. The Muslim rule gave a new character to the city, both to its physical and cultural form.

Srinagar became the hub of the socio-cultural and religious transformation of the region. Then onwards, for another 500 years the city also got a new name, Shehr-i-Kashmir. Coincidentally the city has the same latitude as great Islamic cities of Baghdad, Damascus and Fez, Morroco. The selection of Srinagar as the site for a capital city reflects both the strategic advantage it provided and the ease of communication which linked its various wards with one another internally. Located mostly on the right bank of River Jhelum, the City’s development was determined by the natural physical barriers of the site. River Jhelum and Anchar Lake acted as the natural limiting barriers on the north and west respectively, while Dal Lake curtailed any development on its eastern fringe. The Hari

Parbat and Shankaracharya hillocks served both as a limiting barrier and natural landmarks of the city. Hence, uptill late 19th Century Gojwara-Eidgah-Chattabal corridor in the north and Maisuma-Shergarhi corridor in the south marked the actual physical limits of the city on the ground on its two opposite ends. Still individual isolated wards like Zadibal and Nowshehra can be termed as cultural if not physical extensions of the city.

The transition from Hindu to Muslim rule in the early 14th century gave a further impetus to the physical and cultural evolution of Srinagar. From now on, Srinagar became the focal point of not only the political but also the socio-cultural and religious achievements of the region. Srinagar, which now saw an influx of mystics, saints, preachers, scholars and artisans from Persia and Central Asia, became the synthesis of a new culture – 'Kashmiriyat' – which is a holistic synthesis of prevailing local customs and certain pan-Asian and Persian influences. Henceforth, till the emergence of Sikh rule in the 19th Century, Srinagar would be called simply Shehr-i-Kashmir – 'the City of Kashmir' – an obvious acknowledgement of its pre-eminence as the political and cultural centre of the region.

The city saw an influx of missionaries, poets, artists and craftsmen from great centers of Islamic art, Persia and Central Asia. They established their base mostly near the seat of power, in the city. They also took influences from the

Kashmir saints, poets and philosophers, the Rishis of Kashmir. The interaction and synthesis of men of religion with varying cultural backgrounds gave rise to a belief system of tolerance, accommodation, moderation and strict adherence to the principles of the great religion of Islam. This process of assimilation gave birth to a unique religious and pluralistic architecture, represented by the Khanqah, mosque and vernacular houses. Though the city would be burnt, destroyed and rebuilt many times, yet in the end Srinagar survives as one of the representative intact cities of pre-modern vernacular and timber architecture.

(Author is Convener, INTACH and former Director General, Tourism, J&K Government.)

***

Birds of Kashmir

VINAYAK RAZDAN

The crow family (Corvidae)

The Raven (Corvus corax tibetanus)
Kashmiri name: Botin kav
The Jungle Crow (Corvus macrorhynchos intermedius)
Kashmiri name: Diva Kav, Pantsol Kav. It can be seen around higher reaches of Pahalgam.
The House Crow (Corvus splendens zugmayeri)
Kashmiri name: Kav
The Jackdaw (Corvus monedula monedula)
Kashmiri name: Kavin
The Red-Billed Chough (Pyrrhocorax Pyrrhocorax)
Kashmiri name: Wan Kavin
The Yellow Billed Magpie (Urocissa flavirostris cucullata)
Kashmiri name (in Lolab valley): Lot Raza

The Tit Family (Paridae)
The Grey Tit (Parus major kashmiriensis)
Kashmiri name: Ranga Tsar
The Crested Black Tit (Lophophanes melanolophus)

Kashmiri name: Pintsakon

The Babbler Family (Timaliidae)
The Streaked Laughing-Thrush (Trochalopteron lineatum lineatum)
Kashmiri name: Sheena-pi-pin, The Snow Whistle

The Bulbul Family (Pycnonotidae)
The White-Cheeked Bulbul (Molpastes leucogenys leucogenys)
Kashmiri name: Bill-bi-chur
The Himalayan Black Bulbul (Microscelis psaroides psaroides)
Kashmiri name: Wan Bulbul
The Creeper Family (Certhiidae)
The Himalayan Tree-Creeper (Certhia Himalayana)
Kashmiri name: Koel dider
The Wall-Creeper (Tichodroma muraria)
Kashmiri name: Lamba dider

The Thrush Family (Turdidate)
The Bush chat (Saxicola torquata)
Kashmiri name: Dofa Tiriv
The White-Capped Redstart (Chaimarrhornis leucocephals)
Kashmiri name: Chets tal,Kumidi in Kolahoi area
The Plumbeous Redstart (Rhyacornis fuliginosa fuliginosa)

Kashmiri name: Kola Tiriv
The Black-Throated Thrush (turdus atrogularis)
Kashmiri name: Wanda kostur
Tickell's Thrush (Turdus unicolor)
Kashmiri name: Kostur
The Himalayan Whistling Thrush (Myiophoneus temminckii temminckii)
[Lawrence's The Song Thrush of Kashmir]
Kashmiri name: Hazar Dastan, Kava Kunur

The Flycatcher Family (Muscicapidae)
The Paradise Flycatcher (Terpsiphone paadisi leucagaster)
Kashmiri name: Young and female, Ranga Bulbul
Adult, Fhambaseer (cotton flake)

The Shrike Family (Lanidae)
The Rufous Backed Shrike (Lanius schach erythronotus)
Kashmiri name: Hara wataj (wataj means executioner, the bird name is used also as a phrase in Kashmiri for someone mean.)

The Campephagidae Family
The Short Billed Minivet (Pericrocotus Brevirostris Brevirostris)
Kashmiri name: Wozul mini

The Drongo Family (Dicruridae)
The Indian Grey Dronga (The King Crow) (Dicrurus leucophaeus longicaudatus)
Kashmiri name: Gankots, Telakots

The Warbler Family (Sylviidae)
The Great Reed Warbler (Acrocephalus stentoreus brunnescens)
Kashmiri name: Kurkoch
The Pale Bush Warbler (Horornis pallidus pallidus)
Kashmiri name: Dofa Pich

The Oriole Family (Oriolidae)
The Golden Oriole (Oriolus oriolus kundo)
Kashmiri name: Poshi Nul (flower mongoose)

The Starling Family (Sturnadae)
The Starling (Sturnus vulgaris humii)
Kashmiri name: Tsini-hangur
The Myna (Acridotheres tristis tristis) (The sad grasshopper eater)
Kashmiri name: Hor

Cinclidae (Dipper Family)
The White Breasted Dipper (Water Ousel) (Cinclus cinclus kashmiriensis)
Kashmiri name: Dungal

Family Fringillidae
The Black and Yellow Grosbreak (Perrisospiza icteroides icteroides)
Kashmiri name: Wyet Tont

The Rosefinch (Carpodacus erythrinus roseatus) (erythrinus wrongly given as crythrinus)
Kashmiri name: Gulob Tsar
The Goldfinch (Carduelis caniceps caniceps)
Kashmiri name: Sehara
The House Sparrow (Passer domesticus parkini)
Kashmiri name: Tsar
The Gold Fronted Finch (Metaponia pusilla)
Kashmiri name:Adult, Tyok
Young, Taer
The Green Finch (Hypacanthis spinoides spinoides)
Kashmiri name: Saboz Tsar
The Meadow Bunting (Emheriza cia stracheyi)
Kashmiri name: Won Tsar

Hirundinidae (Swallow Family)
The Swallow (Hirundo rustica)
Kashmiri name: Katij

Motacillidae (Wagtail Family)
The White Wagtail (Motacilla alba hogsoni)
Kashmiri name: Dobbai
The Grey Wagtail (Motacilla cinerea melanope)
Kashmiri name: Khak Dubbai
The Yellow-headed Wagtail (Motacilla citreola citreoloides)
Kashmiri name: Ledor Dub-bai

Alaudidae (Lark Family)
The Little Skylark (Alauda gulgula guttata)
Kashmiri name: Dider
Order – Pici Picidae (Woodpecker Family)
The Green Woodpecker (Picus squamatus squamatus)
Kashmiri name: Koel Makots
The Pied Woodpecker (Dryobates himalayensis)
Kashmiri name:Hor Koel Makots, Koel-Ku-Kor (tree hen)
Koel Tatak in Lolab area
The Wryneck (Iynx torquilla japonica)
Kashmiri name: Viri Mot
Order – Anisodactyli (Coraciadae Family)
The Roller (Coracias garulla semenowi)
Kashmiri name: Nila Krash
Meropioae Family
The Bee-Easter (Merops apiaster)
Kashmiri name: Tulri Khav
Alcedinidae (King-Fisher Family)
The Blue King-Fisher (Alcedo atthis pallasii)

Kashmiri name: Kola tonch

The Pied King-Fisher (Ceryle rudis leucomelanura)

Kashmiri name: Hora Kola Tonch

The Upupidac (Hoopoe Family)

The Hoopoe (Upupa epops epops)

Kashmiri name: Satut

Order – Coccyges Cuculida (Cuckoo Family)

The Pied Crested Cuckoo (Lamator jacobinus)

Kashmiri name: Hor Kuk

Order – Psittaci

Psittacidae (The Parrot Family)

The Slaty Header Parakeet

Kashmiri name: Tota, Shoga in Lolab valley

Order – Striges The Strigidae (Owl Family)

The Indian Barn Owl (Tyto alba Javanica)

Kashmiri name: Rata Mogul

Order – Accipitres (The Birds of Prey)

The Pandionidae Family

Osprey (Pandion haliaetus haliaetus)

Kashmiri name: ?

Gypidae (The Vulture Family)

The Himalayan Griffon (Gyps Himalayensis)

Kashmiri name: Grad

The Egyptian Vulture (Neophron percnopterus percnopterus)

Kashmiri name: Patyal

Falconidae (Birds of Prey)

Pallas Fishing Eagle (Cuncuma leucorypha)

Kashmiri name: Gada Grad

The Black-Eared Kite (Milvus migrans lineatus)

Kashmiri name: Gont

The Kestrel (Falco tinnunculus)

Kashmiri name: Bohar

Order – Columbidae Family Columbidae

The Turtle Dove (Streptopelia orientalis meena)

Kashmiri name: Wan Kukil

The Ring Dove (Streptopelia decaocto decaocto)

Kashmiri name: Kukil

Order – Gallinae (Family Phasianidae)

The Chakor (Alectoris graeca chukar)

Kashmiri name: Kakov

Order – Grallae (Family Rallidae)

The Moorhen (Gallinula chloropus parvifrons)

Kashmiri name: Tech

The Purple Coot (Porphyrio pollocephalus pollocephalus)

Kashmiri name: Wan Tech

The Common Coot (Fulica atra atra)

Kashmiri name: Kolar, Kav-put

Family Jacanidae
The Pheasant-Tailed Jacana (Hydrophasianus chirurgus)
Kashmiri name: Govind Kav, Gair Kov
Family Charadriidae
The Common Sand Piper (Tringa Hypoleuca)
Kashmiri name: Tont Kon, Kula Kavin

Order – Gaviae Family Lardiae
The Whiskered Tern (Chlidonias leucopareia indica)
Kashmiri name: Kreu

Order – Herodiones Family Ardeidae
The Common Heron (Ardea cinerea cinerea)
Kashmiri name: Brag
The Night Heron (Nycticorax nycticorax nycticorax)
Kashmiri name: Bor
The Little Bittern (Ixobrychus minutus minutus)
Kashmiri name: Goi
Order- Anseres-Ducks Family Anatidae
The Mallard (Anas platyrhyncha platyrhyncha)
Kashmiri name:
Male, Neluj,
Female, Thuj

Order-Pygopodes Family Podicipidae
The Dabchick (Podiceps ruficollis albipennis)
Kashmiri name: Pind
Great Snow Pheasant

Kashmiri name: Gor-ka-gu and Ku-buk-der
Impeyan or monal (Lophophorus impeyanus)
Kashmiri name:
Male, Lont
Female Ham

Chukor (Caccabis chukor Gray)
Kashmiri name: Kau-kau (see Koul's naming)

Some additional names from 'The Cyclopædia of India and of Eastern and Southern Asia, Commercial Industrial, and Scientific: Products of the Mineral, Vegetable, and Animal Kingdoms, Useful Arts and Manufactures, Volume 3' by Edward Balfour, 1885.
Some more are from The Valley of Kashmir (1895) by Walter Lawrence, (who does mention that Kashmiris, even if they loved them, had little knowledge about birds around him.
The Snow Partridge (in Gilgit, Koreish)
The Himalayan Snow Cock (Ram chikor of sportsmen; Gurka-kao in Kashmir)
The Chikor Partridge (Kashmiri kak)
Lophophorus refulgens. The Monaul Pheasant (Kashmiri, male Sunal or Suna ' Murg; female Haum)
The Simla Horned Pheasant (Rang Rawul of some Kashmiris; Riar in Hazara)
The Kashmir Pucras Pheasant. Commonly called Koklas.
The Bald Coot (Kashmiri, Kolar)

The Laughing Gull (Kashmiri, Krind)
The European Common Tern (Kashmiri, Kreu)
The Curlew (Kashmiri, Golar)
The Woodcock (Kashmiri, Zar Batchi)
The Grey Goose (Kashmiri, Ans)
The Ruddy Shielddrake (Kashmiri, Tsakao)
The Shoveller (Kashmiri, Honk)
The Gadwall (Kashmiri, Budan)
The Pintail Duck (Kashmiri, Sok Pachin)
The Widgeon (Kashmiri, Shiewrni Budan)
The common Teal (Kashmiri, Keus)
The Blue-winged Teal (Kashmiri, Kulkilar)
The Red-crested Pochard (Kashmiri, Tur)
The White-eyed Duck (Kashmiri, Harwat)
The Smew (Kashmiri. Gagur)
The Lesser Cormorant (Kashmiri, Mung).
The European Cuckoo (Kashmiri, Shakuk or kuku)
The Eastern Calandra Lark. (Fall in Kashmiri.)

The Indian Great Reed Warbler (Kashmiri, Karkat, Kurkoch of Kaul)

***